New Era Magazine
غزل گرافکس
Creation
NEW ERA MAGAZINE
دغا
از قلم
MAWrites
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

دغا

M A Writes از

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کمرے میں ہر جگہ اندھیرے کا راج تھا مگر صرف اک کرسی کے اوپر ایک بلب لگا تھا جس سے نکلنے والی روشنی اس شخص کے اوپر پڑ رہی تھی جس کا پورا چہرہ اک کالے نقاب سے ڈھکا ہوا تھا جس میں سے اس کی گہری کالی آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ کمرے میں موجود ہر شخص کے چہرے پر اسکی وحشت کی وجہ سے خوف طاری تھا

حامد کام ہوا۔۔۔ کمرے میں اچانک اک سرد آواز بلند ہوئی۔

جج۔۔۔جی باس!!!. حامد نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا

ہمممم۔۔۔ گڈ!!!! لاؤ دو معلومات۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لیجئے سر۔۔۔ کہتے ساتھ ہی اک خاکی رنگ کا لفافہ اسے دیا جو کالے نقاب سے چہرہ ڈھکے ہوئے تھا

سرا ز میر خان اک جانا مانا بزنس ٹائیکون ہے

پاکستان کے علاوہ اس کے اور ممالک میں بھی برانچز موجود ہیں مگر مین برانچ پاکستان میں موجود ہے۔ اس کے ماں باپ کا آٹھ سال پہلے انتقال ہو چکا ہے

مرڈر!!!!!......حامد اپنی ہی رو میں بولا جا رہا تھا جب سکارپین نے اس کی بات بیچ

میں کاٹ کر بولی

جج۔۔۔جی بالکل سر

اس کی اک ہی بہن ہے جو کہ نہایت خود سر ،بد تمیز اور مغرور ہے۔اس کا نام امل ہے ۔رشتہ داروں میں اک خالہ موجود ہے جس کے دو بچے ہیں۔ بڑا بیٹا ازھان شاہ ازمیر خان کا ہم عمر ہے اور آرمی میں ہے جبکہ چھوٹی بیٹی نمرہ شاہ امل کے ساتھ ہی یونی میں پڑھتی ہے۔

ہمم۔۔۔ٹھیک !!..سکارپین پر سوچ انداز میں بولا

جانتے ہو حامد سکارپین کو سب سے زیادہ کس چیز میں کشش محسوس ہوتی ہے

نن۔۔ نہیں سر۔۔ حامد بوکھلا گیا

خوف !!۔۔۔۔کہتے ساتھ ہی کمرے میں اک سرد قہقہ گونجا۔کیا کیا نہ تھا اس قہقہے میں موجود۔۔۔۔اذیت ،کرب یا پھر کوئی داستان۔۔۔

Just wait for me Azmeer khan, I am coming.

سکارپین نے سوچا۔۔۔ساتھ ہی اک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔

اٹھ بھی جاؤ گڑیا۔۔۔کب سے جگا رہا ہوں۔۔۔

ازمیر خان جو کب سے اپنی چھوٹی بہن کو پیار سے جگا رہا تھا آخر جھنجھلا کر بولا

افففففف۔۔۔۔۔بھائی اٹھ گئی ہوں۔۔۔

آخر کار بیڈ پر لیٹے ہوئے وجود نے اپنی نیند کی قربانی دے ہی دی

گرے آنکھیں، چھوٹی ناک، سرخ بھرے بھرے گال، خوبصورت کٹاؤدار لب،
لمبے بھورے بال جو کمر پر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے، ناک میں چمکتی لونگ
اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

اچھا اب جلدی کرو فریش ہو لو پھر مل کر ناشتہ کرتے ہیں

ازمیر خان نے اپنی بہن امل سے کہا اور چل دیا۔۔

امل جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئی پنک ٹاپ اور بلیو جینز، لمبے بال جو پونی میں مقید تھے،
آنکھوں میں کاجل اور لائٹ پنک لپسٹک لگائے اک گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

بھاااائیئیئیئی!!!!!!......امل نے آ کر اپنے بھائی کو ڈرانے کی کوشش کی جو کہ وہ

ہمیشہ کرتی تھی۔۔۔۔۔

امل نے جلدی سے ناشتہ کیااور یونی کے لئے اٹھ گئ

اوکے برو۔۔۔ٹاٹا بائے بائے۔۔۔۔۔۔

امل نے ازمیر خان کو کہا

امل آپ کادوپٹہ کہاں ہے

ازمیر خان نے اسے روکا

افففف۔۔۔۔۔۔بھائی آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے یہ تھان کے تھان نہیں لپیٹے

جاتے

امل بیزاری سے کہہ کر چل پڑی

اور پیچھے ازمیر خان نے تاسف سے سرہلایا

فرانس میں رہتے ہوئے سکارپین کو آج پانچ سال ہو گئے تھے اور اب وہ پاکستان واپس

جاناچاہتا تھااپناادھوراکام پوراکرنے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

حامد حامد۔۔۔۔۔۔حااااامددددد!!!!!وہ اب چلایا تھا

جج۔۔۔۔۔جی سر۔۔

Confirmer mon siège au Pakistan

(میری پاکستان کی سیٹ کنفرم کرواؤ)

جو حکم سر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

کہتے ساتھ ہی وہ واک آؤٹ کر گیا

امل کے جاتے ہی ازمیر خان بھی اپنے آفس چل پڑا

چھ فٹ سے نکلتا قد، خوبصورت گرے آنکھیں، کھڑی مغرور ناک، سفید رنگ، اُس پے تضاد کالی داڑھی، کالے ہی بال جن کو جیل لگا کر سیٹ کیا گیا تھا، بلیو پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنے مخصوص لاپرواہ انداز میں اک مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تھا ازمیر خان جو کہ تیس سال کی عمر میں اک کامیاب بزنس ٹائیکون تھا

بیپ۔۔۔۔بیپ۔۔۔۔۔۔۔بیپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے اس موبائل کو۔۔۔۔۔۔

امل جو کہ گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی اپنے موبائل پر لگاتار آنے والے میسجز کی ٹون سن کر جھنجھلا کر بولی

Captain Amal report in head quarters in 1 hour

امل نے اپنے موبائل پر یہ میسج پڑھ کر دوبارہ یو ٹرن لیا

یس سر۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل آدھے گھنٹے میں وہاں موجود تھی

Captain Amal you have to start your mission from today , scorpion is arriving Pakistan.....He would try to reach u .....hope u would try ur best.... Here is the file that contains each and every detail of ur mission---

یہ کہتے ساتھ ہی انہوں نے اک فائل اسکی طرف بڑھائی۔۔۔

واہ سر یہ ہے سکارپین۔۔۔یہ تو بڑا ہینڈسم ہے

امل نے سکارپین کی تصویر دیکھ کر شرارتی انداز میں کہا

امل۔۔۔۔۔۔

کرنل صاحب نے امل کو تنبیہہ کی

But sir I am a little bit confused that if he is always wearing a mask and no one had ever seen him then how did u got that picture.....

امل پر سوچ انداز میں بولی۔۔

وہ بات تو آپ جانتی ہیں کہ ہر مجرم کوئی نہ کوئی سراغ چھوڑ جاتا ہے جو کہ اسے بے نقاب کر دیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔بس سکارپین کی اک غلطی۔۔۔

Ok Captain Amal! wish u best of luck and hope u will do ur best.......

U will meet ur team partners in university.....

کہتے ساتھ ہی وہ باہر چلے گئے اور امل بھی اک نیا عظم لے کر چل پڑی

یونی ورسٹی میں داخل ہوتے ہی آج پھر اس کے چہرے پر خوف نمایاں تھا۔اسے دیکھتے ہی سب سٹوڈنٹس نے باتیں شروع کر دیں اور وہ اب جیالوگوں کے گروپ سے گری ہوئی تھی جو کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کا مذاق اڑانے کے ساتھ ساتھ اس کو برا بھلا کہنے سے گریز نہیں کر رہے تھے۔

نور۔۔۔۔۔۔۔

اچانک کسی نے اسے پیچھے سے آواز دی جس کو سن کر اس کے چہرے پر اطمینان آیا۔۔۔

گندمی رنگت، براؤن آنکھیں، چھوٹی ناک،نازک پنکھڑی جیسے لب،سیاہ ٹراؤزر شرٹ پہنے،سر پر سکارف پہنے اور ساتھ اک چادر لپیٹے وہ بہت خوب صورت نہیں تھی پر اس کی معصومیت اسے پرکشش بناتی تھی۔۔۔۔ یہ تھی نور جو کہ نہایت کم ہمت، ڈرپوک اور کم گو تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے۔۔۔کیوں تنگ کر رہے ہو اسے۔۔۔۔ چلو نکلو جلدی ادھر سے۔۔۔

نور اچانک پیچھے مڑی۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔۔شکریہ امل۔۔۔ تم نے آج پھر میری مدد کی۔۔۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔۔ چلو کلاس میں چلیں۔۔۔۔

امل نور سے بولی۔۔۔۔۔

اوئے چڑیل!!!....میرے نوٹس لائی ہو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Ghazals|Poetry|Interviews

یہ تھااذی جو کہ لاسٹ سمسٹر کا تھا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، براؤن بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، گندمی رنگت، نیلی آنکھیں جن پر نظر کا موٹا چشمہ لگا تھا

اوئے یہ چڑیل کس کو بولا۔۔۔۔

امل اسے دیکھتے ہی چیخی۔۔۔۔۔۔بندر، سڑے کریلے میں کہاں سے تمہیں چوڑیل لگتی ہوں۔۔۔۔

امل فل لڑنے کے موڈ میں تھی

اچھا بس اب میرے نوٹس دو میری کلاس ہے

ازی نے بیزاری دکھائی

سنو کریلے۔۔۔۔۔امل نے پھر سے اُسے بلایا

کیا ہے یار۔۔۔۔دماغ کیوں چاٹ رہی ہو۔۔۔۔۔

ازی پھر سے بولا۔۔۔۔۔

نور تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔امل نور سے بول کر کہ چل پڑی

اور نور بیچاری سوچتی رہی کے اب وہ اکیلی جائے۔۔۔۔

وہاں سے جانئے کے بعد امل ازی کو اپنے یونی کی بیک سائڈ پے لئے گئی

اب مجھے لگتا ہے مشن شروع کرنے کا موقع آ گیا ہے۔۔۔۔۔۔

امل نے ازی سے کہا

ازی بھی ایک سیکریٹ ایجنٹ تھا مگر یہ بات یونی میں کسی کو معلوم نہیں تھی۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

سکارپین اس وقت اپنے محل میں بیٹھا تھا

آج تک اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اپنا چہرا ماسک سے ڈھانپ کر رکھتا۔۔

یہاں تک کہ اس کے اپنے قریبی بندوں کو بھی نہیں معلوم تھا کہ سکورپین کیسا دکھتا ہے

چھ فٹ سے نکلتا قد، گھسری کالی آنکھیں، سفید رنگ، چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی، براؤن بال، بولے تو مقابل کو اپنے سحر میں جکڑ لے، آنکھوں سے ہی مقابل کو زیرِ کر دے۔۔۔بلاشبہ وہ قدرت کا ایک خوبصورت شاہکار تھا۔۔۔مگر اس کی ایک خامی جو اس کی تمام خوبصورتی پر بھاری تھی۔۔۔وہ تھا اس کا دل جو کے کالا تھا۔۔۔دین سے دور، ہر برائی میں ملوث،۔۔۔۔۔وہ ایک گینگسٹر تھا۔۔۔برائی کی دنیا کا بادشاہ۔ انڈر ورلڈ کا ڈآن۔۔۔

اور جو چیز اس کو پسند تھی وہ تھا لوگوں کا اس سے خوف کھانا۔ سکورپین کے لیے لوگوں کا قتل کرنا کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ اس کا قتل کرنے کہ کوئی خاص طریقہ تھا جس سے کے سامنے والے کو مار کر اس کے بازو پے سکورپین کا ٹیٹو بناتا۔ اور مرنے والے

کے چہرے پر تیزاب انڈیل دیا کرتا۔۔۔

Qu’est-ce qui a rendu Hamid réglé

(حامد سیٹھ کا کیا بنا)

Oui, monsieur, deux dinhas ont été trouvés plus tard et vous atterrirez karachi.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(جی سر دو دین بعد کی ہے اور آپ کراچی لینڈ کریں گے)

Quelle est la progression de Good Mall?

(گڈمال کی کیا پراگریس ہے)

Oui, il y avait trois navires, mais un a été jugé défectueux. Le traître a été éliminé

(سر تین جہاز تھے لیکن ایک کامال ناقص نکلا ہے اور غدار کا کام تمام کردیا ہے)

Ok tu vas

(ٹھیک ہے تم جاؤ)

اسکارپین اب اگلا پلان سوچنے لگا۔۔۔

امل اور ازی آپس میں بات کر رہے تھے کے اچانک پیچھے سے ایک تیسرے وجود نے اُن دونوں کو پکارا۔۔۔۔

اوئے۔۔میری پلاننگ میرے ہی بنا۔۔۔

نہیں 222 تمہارے بنا تو یہ پلاننگ نہ مکمل ہے۔۔۔

امل شرارت سے بولی۔۔۔۔

اچھا سنو یہاں سکورپین کے پانچ بندے ہیں ہمارے اوپر نظر رکھنے کے لیے۔۔۔ مگر آج وہ پانچوں اس وقت کینٹین میں ندیدوں کی طرح ٹھونس رہے ہیں۔۔۔اور پروفیسر مراد یونی کے ہیں۔وہ یہاں ایک سال پہلے ہی آئے ہیں۔فرنچ زبان میں ہی اپنے چیلوں سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ تو شکر ہے کے ہمارے ایجنٹ 222 کو فرنچ زبان آتی ہے نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازی نے سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں شرارت کا عنصر نمیاں تھا۔

ہاں آتی ہیں لیکن یہ مت بھولو ہم یہاں مشن پر آئے ہیں۔۔۔

ایجنٹ 222 نے سنجیدگی سے کہا جسے دیکھ کر باقی دونوں b سنجیدہ ہو گئے۔

اب سکورپین کل کراچی لینڈ کرے گا تو اس کے ایک دن بعد یہاں آئے گا اور اس یونی میں پروفیسر آپوآینٹ ہو گا۔۔۔۔

لیکن ایک بات نہیں سمجھ آئی کے وہ صرف امل کے پیچھے ہی کیوں ہے جبکہ اس کی دشمنی تو آرمی سے ہے نہ....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بات ازی نے کہیں تھی۔۔۔۔۔

میرے خیال سے تمہیں ساری بات مشن سے پہلے پتہ ہونی چاہیے تھی لیکن اب تمہیں خود ہی بتانی پڑے گی۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین شاہ اور ولید خان بچپن کے دوست تھے۔۔

ساتھ ہی کھیل کر بڑے ہوئے۔۔زین شاہ اور ولید خان کی دوستی وقت کے ساتھ اور گہری ہوتی چلی گئی۔ایک وجہ یہ بھی تھی کے وہ دونوں اکلوتے تھے۔زین اور ولید نے ایک دوسرے کو ہمیشہ بھائی مانا تھا۔ہر چیز شیئر کرنا۔اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں ان کی دوستی پروان چڑھنے لگی۔زین شاہ کے والد نے اُن کی شادی اپنے دوست کی بیٹی زرین بیگم سے کر دی جو کے ایک خوبورت اور نیک دل خاتون تھی۔زین شاہ کی والدہ حیات نہ ہونے کے وجہ سے اُن کا رشتہ مانگنے کے لیے ولید خان کے والدین گئے ۔۔ولید خان کی والدہ کو زرین بیگم کی چھوٹی بہن ثمرین بہت پسند آئیں اور جب انہوں نے ولید خان سے اپنی خواہش ظاہر کی تو ولید نے رضامندی دے دی۔اس طرح ثمرین رخصت ہو کے خان family کا حصہ بن گئیں۔۔۔۔۔

زین اور ولید دونوں نے آرمی جوائن کرنے کی اجازت چاہی تو اُن کے والدین نے بخوشی اجازت دے دی۔یہاں سے اُن کے دشمن بننے شروع ہوئے۔

(اتنا آسان نہیں ہوتا گھر والوں کو چھوڑ کر، جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنے ملک کی حفاظت کرنا۔کفن سر پر باند کر نکلنا پڑتا ہے لیکن ہم یہی سمجھتے ہیں بس آرمی میں گئے تو صرف عیش ہیں۔موت کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہونے والوں سے پوچھو کے دل کو کتنا

مضبوط کرتے ہیں۔)

آرمی جوائن کرنے کے بعد زین اور ولید کی دوستی سفیان ملک سے ہوئی جو کے اس وقت میجر کے رینک پر فائز تھے۔ یہ دونوں کیپٹن سلیکٹ ہوئے۔ بس اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد بنایا کے دشمن کو نیست ونابود کر دیں گے۔ جان اس ملک پر قربان کر دین گے۔ شہادت حاصل کریں گے۔

زین اور ولید کا پہلا مشن دلاور حسین اور ارمغان خانزادہ کے کالے دھندوں کو بے نقاب کر کے ملک کے ان دشمنوں نے خود پر جو شرافت کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا اس کو ختم کرنا تھا۔۔

جب دلاور اور ارمغان کو اس بات کی خبر ملی کے ان کے پیچھے اب فورسز پڑھ چکی ہیں تو انہوں نے ولید خان اور زین شاہ کے پیچھے اپنے بندے لگا دیئے لیکن وہ تو ملک کے رکھوالے تھے کیسے خود کو بغیر اس ملک کی حفاظت کیے ختم ہونے دیتے۔

زین اور ولید نے بہت مشکل سے اس مشن کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی حفاظت

بھی کی لیکن جب انہوں نے وہ فائل جس میں ملک دشمن عناصر کے منصوبے شامل تھے اور کچھ ایسے راز کہ کے اگر دشمن کے ہاتھ لگ جاتے تو تباہی مچادیتے کو حاصل کر لیا۔

لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس فائل کا کچھ حصہ دوسری فائل میں بھی موجود تھا جو کے ابھی بھی دشمن یعنی کے ارمغان اور دلاور کے پاس ہے۔ لیکن اس میں موجود کوڑ اس فائل میں موجود تب تک بیکار ہیں جب تک کے دوسری فائل موجود نہ ہو۔ اور وہ فائل اس وقت آئی ایس آئی کے پاس تھی۔

لیکن دلاور اور ارمغان نے یہ سمجھا کے شاید وہ فائل ولید خان کے پاس ہے اسی لیے انہوں نے ولید خان کا ایکسیڈینٹ کروایا لیکن قسمت سے وہ بچ گئے۔ البتہ معذور ہو گئے۔

زین شاہ اور ولید خان کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی

زین شاہ کا بیٹا اذہان شاہ اور بیٹی نمرا شاہ جبکہ ولید خان کا ایک بیٹا ازمیر خان جبکہ بیٹی امل خان تھی۔

دلاور حسین کا بیٹا سالار حسین جبکہ ارمغان خانزدہ کا بیٹا۔۔۔۔۔۔

امل کچھ لمحات کے لیے چپ ہو گئی اور ازی کی شکل دیکھنے لگی جبکہ ازی اب نا سمجھی سے اُسے دیکھ رہا تھا کے بات بیچ میں روکنے کا آخر کیا جواز ہے۔۔۔۔

آگے بولو امل۔۔۔۔

امل جب کچھ دیر تک کچھ نہ بولی تو ازی نے جھنجھلا کر اس سے کہا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ نہ ازی۔۔۔وہ نہ تم مطلب تم نہیں۔۔۔۔۔میرا مطلب تم۔۔۔۔افّففّفف۔۔۔۔۔۔۔

امل کو سمجھ نہ آئی کے ازی کو اگلی بات کیسے بتائے کیوں کے شاید اس کو سننے کے بعد تو اُسے خود سے نفرت ہو جاتی یا پھر وہ یہ مشن ہی چھوڑ دے یا کہیں خود کو نقصان نے پہنچا لے۔

ایجنٹ 222 پلیز تم بتاؤ میری ہمت نہیں ہو رہی۔۔

اب بتا بھی دو کیوں میرا دماغ خراب کر رہے ہو تم دونوں ہاں بولو۔۔۔

ازی نے اب تھوڑا غصّے سے کہا جس سے کے وہ دونوں پریشان ہوئے۔

اور یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے تم یعنی کے اذان خانزادہ ارمغان خانزادہ کے بیٹے ہو

۔۔۔۔۔

اب کے ایجنٹ 222 نے ازی کے سر پر گویا بم پھاڑا تھا۔

اور اذان وہ تو بس بیقینی کی کیفیت میں کھڑا تھا گویا کسی نے اس کو فریض کر دیا ہو ۔۔۔۔اس کو لگا کے شاید اس کو موت آ جائے پر نہیں وہ تو زندہ تھا۔کیا یہ تھی اس کی حقیقت کے وہ ایک گینگسٹر کا بیٹا تھا۔اس کا باپ لا پتہ نہیں تھا۔وہ کسی یتیم خانے سے نہیں تھا بلکہ وہ تو ایک مجرم کا بیٹا تھا۔اس وقت اُسے خود سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔۔

میں آج گھر جا رہا ہوں ایسے بھی کل سے مشن سٹارٹ ہے نہ کل ہی ملاقات ہو گی۔

رکو اذان پوری بات سنے بغیر مت جاؤ کیوں کے ادھوری بات بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

امل نے اذان سے کہا۔

ہن۔۔۔۔۔پوری بات۔۔۔۔کیا بات۔۔۔یہ کے میں ایک مجرم کا بیٹا ہوں یا پھر یہ کے مجھ سے اتنے سال جھوٹ بولا گیا۔میں تو خود کو یتیم سمجھ رہا تھا لیکن یہاں تو زندگی

نے ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے کے لگتا ہے کچھ بچا ہی نہیں۔خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا ہوں.

اذان کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا کے تم اس ملک کے رکھوالے ہو۔۔۔۔۔امل نے کہا۔۔

فکر مت کرو کچھ نہیں ہوتا۔اس ملک کا رکھوالا اتنا کمزور نہیں ہے۔۔۔یہ کہ کر اذان اُن کی طرف ایک زخمی مسکراہٹ اچھالتا چلا گیا اور پیچھے اُن دونوں نے کرنل صاحب سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

(کبھی کبھی کچھ فیصلے ہمیں لگتا ہے کے شاید ہمارے لیے اچھے نہیں ہیں مگر جو فیصلہ اللہ کرتا ہے اس سے بہترین فیصلہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ہمیں کوئی چھوٹا سا دکھ ملتا ہے اور ہم اس اللہ سے شکوہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں جو ہمارے لیے سب سے بہترین راستہ چُنتا ہے۔ آزمائشیں بھی تو انہی کو ملتی ہیں جنہیں وہ آزمانے کے قابل سمجھتا ہے مگر ہم یہی کہتے ہیں کے ہم ہی کیوں جبکہ ہمیں تو اللہ سے دعا کرنی چاہیئے کے ہمیں صبر عطا فرمائیں۔ ہمیں آزمائش پر پورا اترنے کی توفیق عنایت فرمائے)۔۔

اب وہ دونوں وہاں سے سیدھا کرنل سفیان ملک کے پاس گئیں کیوں کے اذان کو سچ نہ

بتانے کے پیچھے کی وجہ جاننی تھی۔اب وہ سفیان ملک سے بات کر کے ہی اذان کو باقی کا سچ بتاناچاہتی تھیں۔

آج آخر کار پانچ سال بعد وہ اسی سر زمین پر کھڑا تھا۔اس وقت وہ فقط پندرہ سال کا تھا جب اس کے باپ کو قتل کیا گیا مگر وہ یہ بات بھی جانتا تھا کے اس کا باپ ایک مجرم تھا مگر آنکھوں پر بدلے اور لالچ کی پٹی باندھے وہ یہاں آیا تھا۔۔۔

ہاں وہ سالار دلاور حسین تھا۔۔۔۔دلاور حسین کا بیٹا۔۔۔وہ سکور پین تھا۔

دنیا اُسے ایک بزنس ٹائیکون کی حیثیت سے جانتی تھی مگر اندر کی حقیقت یا تو اسے معلوم تھی یا اس کی بد قسمتی تھی کے کہ حقیقت آرمی کو بھی معلوم ہو چکی تھی۔۔۔اس کے باپ کے قتل کے بعد یا یوں کہاں جائے کہ اس کے گناہوں کی سزا ملنے کے بعد اس نے خود کو دنیا کی نظر میں ایک کامیاب بزنس ٹائیکون بنایا اور بزنس کی دنیا میں اپنا آپ منوایا مگر محنت کے آڑ میں ڈر گز اور اسلحہ کی اسمگلنگ کر کے پیسہ بنایا۔پانچ سال پہلے وہ فرانس چلا گیا کبھی نہ آنے کے لیے مگر وہاں اس کی ملاقات بلیک جیک سے ہوئی جو کے مافیا ہیڈ اور انڈر ورلڈ کا سب سے بڑا گینگسٹر تھا۔سکور پین نے بلیک جیک کے ساتھ مل کر انڈر ورلڈ میں اپنا نام بنانا شروع کیا۔بلیک جیک نے ہی اُسے اُس فائل کا بتایا

جس کے لیے اب وہ یہاں موجود تھا۔

ایئرپورٹ پر اس کی ساحرانہ شخصیت کو دیکھ کر ہر کوئی اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر وہ مغرور انداز میں ایسے چل رہا تھا گویا وہ بادشاہ ہو اور باقی سب اس کی رعایا۔

حامد کل کے لیے ہی اسلاما باد جانے کا بندوبست کرو۔۔۔

شاید اس کا اسلام آباد جانا ہی اس کی زندگی بدلنے والا تھا یہ اس کو ہار سے دوچار کرنے والا تھا۔۔۔۔

جی سر مگر دو دن تو کراچی رکنا چاہیے تھا۔ کل کچھ مافیا کے بندے آپ سے ملنے آئیں گے اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔۔۔

سکورپین کے سامنے بولنے کی ہمت بھی صرف حامد کی ہی تھی کیوں کے حامد سکورپین کا خاص بندہ تھا۔ سالار کو حامد بلکل اپنے جیسا لگتا کیوں کے حامد کے باپ کو بھی آرمی نے ہی قتل کیا تھا۔۔۔

نہیں کل کی ساری ڈیلز کینسل کر دو۔۔۔پہلے اسلام آباد کا کام پورا کریں گا پھر کوئی اور ڈیل۔۔۔ہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

ساتھ ہی کمرے میں بے ہنگم قہقہے گونجے۔۔۔

اور حامد کو اس کی ہنسی سے خوف آنے لگا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کے کیوں سر نے اذان کو پوری بات نہیں بتائی۔۔

امل پر سوچ انداز میں ایجنٹ 222 سے بولی۔

I don’t know--but he must have a strong reason ----uhmmmmm------let’s talk to him ----lets see what’s the reason---

ایجنٹ 222 نے اُسے کہا۔۔۔اب اُن کا رخ کرنل صاحب کے آفس کی طرف تھا۔۔

آخر کار آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ کرنل صاحب کے پاس موجود تھیں۔۔

سر اذان کو پہلے سے پتہ ہونا چاہیئے تھی اس کی حقیقت مگر اب وشاید بہت دلبر داشتہ ہو گیا ہے۔۔۔۔جاتے وقت بھی وہ بہت ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

امل نے کہا۔۔

دیکھو تم دونوں کو بھی مکمل بات نہیں معلوم کیوں کے مشن کے لیے جتنی بات ضروری تھی میں نے بتادی مگر اب پورا سچ تم تینوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔۔۔اذان اور اذہان کو بھی بولا لو تا کہ تم چاروں کو تمام حقیقت معلوم ہو جائے۔

کرنل صاحب نے ان سے کہا۔۔۔۔۔

لیکن سر اذہان کیوں مطلب کیا وہ بھی اس مشن میں شامل ہے حالانکہ اس سے تو ہماری ملاقات بھی نہیں ہوئی۔۔۔

اب کے ان دونوں نے حیرانگی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔۔

نہیں وہ اس مشن میں تو شامل نہیں ہے لیکن ازمیر کی طرح وہ بھی ہماری کافی مدد کر رہا ہے۔۔۔۔

خیر آرمی کے ہر بندے کے لیے کسی خاص مشن کا ہونا ضروری نہیں ہے وہ تو بس ہر دم ملک کے لئے جان قربان کرنے، دشمن کو زیر کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور ازمیر پر تو فخر ہے کے وہ اس سب کا حصہ نہ ہوتے ہوئے بھی ہماری مدد کر رہا ہے۔۔۔

ہاں ویسے ازمیر کو ساری سچائی معلوم ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرنل صاحب بولے۔۔۔

اچھا میں اذان کو کال کرتی ہوں۔

پھر امل نے اذان اور اذہان کو کال کی۔

اذان اس وقت اپنے روم میں موجود تھا۔۔۔آنکھیں رونے کی چغلی کر رہی تھیں۔وہ تو خود کو بھی ایک مجرم سمجھ رہا تھا۔۔نہیں جانتا تھا کے وہ تو ماضی تھا اب وہ حال ہے مستقبل ہے اس ملک کا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک خاموش کمرے میں فون کی گھنٹی کی وجہ سے ارتعاش برپا ہوا۔۔اس نے فون اٹھایا۔امل کا میسیج ملتے ہی وہ گاڑی لے کر روانہ ہوا۔۔۔

****

دوسری طرف اذہان بھی پیغام ملتے ہی روانہ ہوا۔۔۔

اب وہ چاروں موجود تھے اور حقیقت سے پردہ اٹھنے والا تھا۔۔۔

ماضی#

دلاور حسین شروع سے ہی کئی غیر قانونی کاموں میں ملوث تھا۔یہ بات اس کے گھر

والوں کو معلوم تھی۔وہ بھی اس کہ ساتھ دیتے کیوں کے ان کی نظر میں بیٹے کا مستقبل سنور رہا تھا مگر کیا وہ نہیں جانتے تھے کے اپنے بیٹے کے مستقبل سنوارنے کے چکر میں وہ کتنوں کا حال اور مستقبل برباد کر رہے تھے۔جانتے بوجھتے بھی اپنی ہی اولاد کو اندھے کنویں میں اس کے گھر والوں نے دھکیل دیا۔۔

خیر دلاور کی ایک بہن بھی تھی نینا۔نینا بی ایس کر رہی تھی۔اسی یونی ورسٹی میں ارمغان خانزادہ بھی پڑھتا تھا۔ارمغان خانزادہ نے رشتہ نینا کے لیے بھیجا جسے کے قبول کر لیا گیا ۔اس طرح نینا شادی ہو کے خانزادہ فیملی کا حصہ بن گئیں۔ارمغان خانزادہ نے بزنس پڑھا تھا۔انہوں نے پڑھائی کے بعد اپنا بزنس شروع کیا۔شروع میں تو خوب پروان چڑھا مگر آہستہ آہستہ اُن کا نفع نقصان میں تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔انہوں نے بہت کوشش کی لیکن وہ سراغ ہاتھ نہیں لگا جس سے کے ان کے بزنس سیکریٹس باہر جا رہے تھے۔

اس کے گھر والوں نے پسند کی شادی کرنے کے بعد اس سے تمام تعلقات ختم کر دیے تھے۔نینا نے جب اپنے باپ اور بھائی سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نہیں نے دلاور کے ساتھ کام کرنے کا مشورہ دیا۔نینا کے لیے بھی یہ کوئی اتنا برا کام نہیں تھا۔اس

نے ارمغان سے بات کرنے کا فیصلہ کیا مگر ارمغان نے انکار کر دیا تو اس نے گھر چھوڑ کر جانے کی دھمکی دی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کے وہ اذان کو جو کے اس وقت پانچ سال کا تھا اس کو بھی لے جائے گی۔ مجبوراً ارمغان کو ماننا پڑا۔ شروع میں اُسے عجیب لگتا پھر وہ اس میں دھنستا چلا گیا۔ اب وہ ایک بڑا گینگسٹر تھا۔ اس وقت اذان آٹھ سال کا تھا کے اچانک آرمی کو اُن کے کالے دھندوں کی مخبری کر دی گئی۔ ارمغان کے لیئے یہ بہت مشکل لمحہ تھا۔ آرمی نے مشن کے ذریعے دلاور اور ارمغان کو پکڑ لیا۔ اُن دونوں کو الگ الگ رکھا گیا تھا۔ تب ارمغان کو اندازہ ہوا کے اس نے کتنا بڑا جرم کیا ہے۔ لیکن وقت نکل چکا تھا۔ ارمغان نے زین اور ولید کو اذان کے بارے میں بتایا کے وہ اس وقت اپنی ننیھالی خاندان کے پاس ہے۔ ارمغان نے ریکویسٹ کر کے کہ اس کو اس دلدل میں پھنسنے سے بچا لیا جائے۔

آرمی نے دلاور کی فیملی سے اذان کو لے لیا۔ نتیجتاً اُس کی فیملی نے آرمی سے زور آزمائی کی جس کی وجہ سے مقابلے میں اس کا خاندان مارا گیا جبکہ اذان کو بچا لیا گیا۔ دلاور کا بیٹا سالار حسین جو کے ان دنوں اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے گیا ہوا تھا اس کے اندر نفرت اور بدلے کی آگ جلانے لگی یہ بات کسی کو معلوم نہ تھی۔۔۔۔

اذان جو کے اس وقت گیارہ سال کا تھا اس کو سفیان ملک نے اپنے پاس رکھا۔اور چونکہ لڑائی کا اس کے ننھے دماغ پر گہرا اثر پڑا تو اس کو کچھ بھی یاد ان تھا۔ارمغان نے مرتے وقت یہ اچھا کام کیا لیکن دلاور کا بیٹا جو کہ اب سکورپین کے نام سے انڈر ورلڈ میں جانا جاتا ہے وہ اب بھی اسی دلدل میں ہے

ایک بات یاد رکھنا زندگی میں انسان جب ٹوٹتا ہے تبھی دوبارہ اس غلطی کو نہیں کرتا۔ مشکل کا جب تک ڈٹ کر سامنا نہیں کرو گے تو سیکھو گے کیسے۔ خیر تم لوگوں کو یہ سب اس لیے پہلے نہیں بتایا کیوں کے ارمغان خانزادہ اور دلاور حسین کا قِصّہ ختم ہو چکا ہے اور اب سکورپین یعنی کے سالار حسین کا معاملہ تھا بس اسی لیے۔۔۔میں نہیں چاہتا تھا کے مشن کے دوران کیپٹن اذان کو کوئی بھی ٹینشن ملے مگر اب بتانا ہی پڑھا۔۔۔اذان مجھے معاف کر دینا تم سے اتنے سال جھوٹ بولا۔۔۔

ارے آپ معافی کیوں مانگ رہے ہیں۔آپ ہی میرے باپ ہیں۔میں سفیان ملک کا بیٹا ہوں۔مجھے نام سے کوئی فرق نہیں پڑھتا۔میری تربیت آپ نے کی ہے اور یقین کیجئے کبھی آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔

شروع میں آج جب اچانک میری حقیقت کھلی مجھ پر ایک پل کے لیے اپنے وجود سے مجھے نفرت محسوس ہوئی۔ مگر جلد ہی اندازہ ہو گیا تھا کے یقیناً میں نے دل میں بدگمانی پیدا کر لی ہے اور کسی نے کہا تھا کے ادھوری بات دل میں بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

اذان نے یہ بات امل کی طرف دیکھ کر کہی اور ساتھ ہی ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی

بہت محنت کی تھی میں نے اذان۔ حاشر سے زیادہ تمہیں وقت دیا کیوں کہ وہ گیارہ سالہ بچہ بہت ٹوٹا ہوا تھا۔اور جہاں تک بات ہے امل کی کہ سکورپین کیوں امل تک پہنچنا چاہتا ہے تو وجہ یہ ہے کے سالار کو لگتا ہے کہ وہ فائل ولید خان کے پاس ہی تھی جو کے اب ازمیر خان کے پاس ہے اور اسی کے لیے وہ امل تک پہنچ چاہتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ ازمیر خان کی کمزوری امل ہے۔

کرنل سفیان نے آخری بات اذان کو دیکھ کر کہی

سفیان ملک کی یہ بات سنتے ہی اذان خانزادہ کے اندر غصے کی ایک لہر دوڑ گئی۔اس کے لیے یہ سوچ ہی محال تھی کے امل کو نقصان پہنچانے کا کوئی کیسے سوچ سکتا ہے وہ بھی اتنے گھٹیا طریقے سے۔

www.neweramagazine.com

اب جبکہ ہم سب کو سچائی معلوم ہو چکی ہے تو اب سب ذرا مسکرا دو

یہ ایجنٹ 222 کی طرف سے آواز

اگر کوئی اس وقت اذان کو دیکھتا تو یقیناً اپنی آنکھوں پر یقین نہ کر سکتا کہ یہ وہی اذان عرف ازی ہے جو کے یونی ورسٹی میں ایک کتابی کیڑا کہلاتا ہے جس کو سوائے کتابوں کے اور کوئی کام نہیں تھا۔۔۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، نیلی آنکھوں میں ذہانت کی چمک لیئے، آرمی کے یونیفارم میں ایک قابل اور ذمے دار فوجی لگ رہا تھا۔ چہرے پر چھائی سنجیدگی اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

امل نے ایک نظر اس کو دیکھا اور ساتھ ہی کچھ سوچ کر اس کے چہرے پر مسراہٹ دوڑ گئی۔

اس کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے کیوں کے سکور پین فلحال کراچی میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازمیر خان اس وقت اپنے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ چہرے پر دکھ اور تکلیف کی ملی جلی کیفیت تھی۔ آج اس کے ماں باپ کی برسی تھے۔ یہ دن ہمیشہ کی طرح اس کے لیے امل کو سنبھالنے کا تھا۔ امل باہر سے جتنی مضبوط تھی اندر سے اتنی ہی ٹوٹی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔ ولید خان اور اُن کی بیوی ثمرین بیگم کا قتل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی:

ولید خان اور زین شاہ دونوں نے آرمی کے اس مشن کو پورا کر لیا مگر ولید خان کی معذوری کی وجہ سے اُن کو آرمی کو خیر باد کہنا پڑا۔

ولید خان کا بیٹا ازمیر خان جو کہ اس وقت بائیس سال کا تھا یونی ورسٹی میں پڑھ رہا تھا ولید خان کی معذوری کے بارے میں سالار کو نہیں معلوم تھا۔

جب سالار نے ولید خان پر حملا کروایا تو اس وقت ولید خان، زین شاہ اور ثمرین بیگم گاڑی میں تھے۔ وہ لوگ ولید خان کا چیک اپ کرانے جا رہے تھے مگر راستے میں ہی سالار کے بندوں نے اُن پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس دن زرین بیگم جو کہ امل اور ازمیر کی خالہ تھیں بچوں کے ساتھ گھر پر ہی رکیں

شام کے وقت تین لاشیں گھر آئیں۔۔

زین شاہ کی لاش کو دیکھ کر زرین بیگم کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا مگر ایمبولینس میں سے نکلی جانے والی اگلی لاش کو دیکھ کر وہ ایک چیخ کے ساتھ ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

اس گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔۔بچوں کی چیخ و پکار، لوگوں کے بین سب مل کر ایک وحشت ناک منظر پیش کر رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل اور ازمیر کے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا جبکہ اذہان اور نمرا بھی باپ کے سائے سے محروم ہو چکے تھے۔

ازمیر، امل، اذہان اور نمرا کی تربیت زرین بیگم کے ہاتھوں ہی ہوئی۔زرین بیگم نے اس کڑے وقت میں خود کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ان چاروں بچوں کی پرورش بھی کی۔

سفیان ملک نے اس مشکل وقت میں چاروں بچوں کو باپ کا پیار دیا اور زرین بیگم کے

سر پر بڑا بھائی بن کر ہاتھ رکھا۔اُن کا اپنا بھی ایک بیٹا تھا حاشر ملک۔ساتھ ساتھ اذان خانزادہ بھی۔سفیان ملک نے جس طرح ان کی فیملی کا ساتھ دیا اس سے ان تمام لوگوں کے دلوں میں سفیان ملک کی عزت اور بڑھ گئی۔۔۔۔

امل گھر واپس آئی۔باہر چہرے پر مسکراہٹ سجائے دل میں چھپائے غم کو لیے پھیرنا اس کے لیے تکلیف دے تھا۔

***یہ جو تم بے وجہ مسکراتے ہو

کیا غم ہے جسے چھپاتے ہو

--

امل گھر آنے کے فریش ہونے روم میں گئی۔۔۔۔

کھانا۔۔۔۔۔امل نے سوچا پر خود پر چڑھائے خول کو زیادہ دیر تک نہ بنا بنائی۔آخر ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر نکل گئے۔اور پھر اس کی خوبصورت سرمئی آنکھوں میں رونے کی وجہ سے سرخ ڈورے نظر آنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسے آج بھی یاد تھا جب اس کے ماں باپ کو بیدردی سے قتل کرنے کے بعد اُن کی لاشیں گھر بھیجی گئیں۔وہ تو سکتے میں ہی آگئی تھی.انکے خون سے بھرے وجود کو دیکھ کر کچھ پل کے لیے آس پاس کی کوئی ہوش نہ رہی۔

آج بھی اس کو وہ دن یاد تھا۔اب وہ اپنے ماں باپ کے کمرے میں جانے کے لیے چل پڑی۔

آ۔۔آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔دیکھیں مما آپ تو کہتی تھی کے آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر کھلائیں گی روز مگر مم۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔مجھے تو بس آپ چاہیے تھیں۔۔۔بابا آپ نے کہا تھا کے میری گڑیا تو آرمی میں جائے گی۔۔دیکھیں نہ چلی گئی ہے مگر اپنی گڑیا کو دیکھنے نہیں آئے نہ آپ۔۔۔مما بابا پلیز آجاؤ نہ میں بہت یاد کرتی ہوں آپ کو۔پلیز آجاؤ۔اپنی گڑیا کو چپ کروا دو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے امل کی ہچکی بندھ گئی۔۔۔۔

ازمیر خان جو کے ابھی آفس سے تھکا ہوا آیا تھا اپنے ماں باپ کے کمرے کے باہر سے گزرتے ہوئے امل کی آواز سن کر رکا۔امل کی باتیں سن کر اس کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔۔

امل گڑیا۔۔۔۔بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہو

ازمیر خود کو کمپوز کر کے اندر داخل ہوا۔اور امل سے بولا۔

بھائی۔۔۔۔۔امل ازمیر کو دیکھ کر بھاگ کر اس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

بھائی مما بابا کیوں ہمیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے میں نہ بہت زیادہ اُن کو یاد کرتی ہوں۔اُن کو بولا لائیں نہ پلیز۔۔۔۔۔

امل گڑیا چپ ہو جاؤ دیکھو۔۔۔۔

ازمیر کی امل کو سنبھالنے کے چکر میں اپنی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔۔

بھائی آپ۔۔۔آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑ کے جانا۔۔میرا آپ کے سوا ہے ہی کون۔

امل اب ازمیر سے اپنا خدشہ ظاہر کرنے لگی۔۔۔

ارے گڑیا میں آپکو کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گا اور آپ نے یہ کیوں کہا کے آپ کا اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خالہ ہیں، نمرا ہے، اذہان بھائی، سفیان انکل اور سب سے بڑی بات تمہارا ہمسفر ہے نہ میری گڑیا۔۔۔۔

ساتھ ہی ماضی کا ایک خیال ازمیر کے ذہن میں آیا۔۔۔۔۔

گڑیا آپ میرے فیصلے سے خوش تو ہو نہ۔ کہیں میرا دو سال پہلے کیا گیا فیصلہ غلط تو نہیں۔۔۔۔

ازمیر نے کسی خدشے کی تحت پوچھا۔۔۔۔

نہیں بھائی آپ کا فیصلہ میرے لیے کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔۔

امل نے ایک مان کے ساتھ ازمیر خان کو بولا اور ازمیر خان کو لگا شاید اُسے کتنی ہی بڑی خوشی مل گئی ہے۔۔امل کو ہمیشہ ازمیر خان نے بیٹی ہی مانا تھا اور اس کے کافی نخرے اٹھائے تھے۔۔ازمیر خان کی جان بستی تھی امل خان میں۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو سال پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذہان بھائی آپ کب ہمیں حیا بھابی سے ملوائیں گے۔۔۔یار بھائی ہم نے تو صرف ابھی تک ہماری ہونے والی بھابی کی پک ہی دیکھی ہے۔۔۔

امل اور نمرا اس وقت اذہان کے سر پر کھڑے ہوئے اس کا دماغ چاٹ رہی تھیں۔۔

یار دو دن بعد نکاح ہے مل لینا نہ۔اب میں نے تو نہیں کہا تھا کے دونوں دفعہ پشاور ہمارے ساتھ نہ جاؤ۔۔۔۔۔

یار بھائی اب ہمارے امتحان تھے تو کیا کرتے۔۔۔

نمرا بولی۔۔۔۔

اچھا بس دماغ نہ کھاؤ۔۔۔ چلو جاؤ جلدی سے ابھی بہت تیاریاں کرنی ہیں۔۔۔ چلو چلو۔۔۔۔

اذہان شاہ یہ کے کرامل اور نمرا سے جان چھڑاتا ہوا نکلا کیوں کے کام بہت تھے اور ٹائم کم تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن بعد نکاح ہے اور یہاں ان کو دیکھو حیا بھابی سے ملنا ہے۔۔

اذہان نے ان دونوں کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی یار اچھا ہمیں شوپنگ پر تو لے چلیں۔۔۔

نمرا التجا کرتی ہوئی بولی۔۔

اچھا یار لے جاؤں گا آج شام کو تیار رہنا۔

ٹھیک بھائی۔۔۔۔۔

دونوں اب بچوں کی طرح اچھلتے ہوئے بولیں۔

ازہان کی ملاقات حیا سے تب ہوئی جب وہ یونیورسٹی میں ایک مشن کے لیے گیا تھا۔یونی ورسٹی میں ایک گروہ ایسا تھا جو یونی ورسٹی کے طلباء کو نشے پر لگاتے اور پھر اُن سے پیسے وصول کرتے۔ازہان جب اپنے مشن سے متعلق یونی کی بیک سائڈ پر بات کر رہا تھا تو حیا نے اس کو سن لیا۔وہ بہت احتیاط سے بات کر رہا تھا مگر حیا صدا کی جاسوس اس کا پیچھا کافی دنوں سے کر رہی تھی۔

ازہان جیسے ہی بات ختم کر کے موڑا حیا نے اس کو جالیا۔۔

اوہ۔۔۔تو آپ آرمی سے ہیں۔۔۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔میں تو سٹوڈنٹ ہوں یہاں۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

ازہان تھوڑا گڑ بڑا کر بولا۔۔

یار پلیز بتا دیں نہ قسم سے بلکل جہان سکندر والا لک ہے آپکا۔۔اور مزے کی بات بتاؤں میرا نام بھی حیا ہے۔۔۔اور تو اور آپ سیکریٹ ایجنٹ بھی ہیں۔۔۔ہائے اللہ۔۔کیوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہ میں گڑھ رکھ کر بیٹھ گئے ہیں کچھ تو بول دیں۔۔۔

اور اذہان تو بس اس بولنے کی پٹاری کو منہ کھولے دیکھ رہا تھا کہ خود اس کو بولنے کہ موقع دے بھی رہی اور کہ رہی ہے کے منہ میں گڑھ رکھ لیا۔۔۔۔۔۔

اوہ مادام ذرا بریک پر پاؤں رکھو اور پہلے یہ بتاؤ کے تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

ہائے غُصّہ بھی جہان سکندر جیسا ہی آتا ہے۔۔۔واہ واہ کیا بات ہے۔۔

حیا کی گاڑی پھر سے چلنے شروع ہی چکی تھی۔۔

اُف کون ہے یہ جہان سکندر۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذہان تنگ آکر بولا۔

یار ایک تو آپ ناولز بھی نہیں پڑھتے ہوں گے۔بورنگ فوجی۔۔۔۔۔۔حیا نے چہرے کے زاویے بگاڑ کر کہا جس سے اذہان کو ہنسی آ گئی۔

اچھا ویسے آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔پلیز بتا دیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔پکا۔

حیا نے بڑی رازداری سے کہا اور پھر اذان نے حیا کو حقیقت بتائی۔

حیا نے بھی کافی مدد کی تھی اذہان کی۔وہاں اُن دونوں کی دوستی ہوئی اور پھر کب دوستی

محبت میں تبدیل ہوئی دونوں کو ہی معلوم نہ ہوا

اذہان نے اس کے لیے رشتا بھیجا جسے حیا کے گھر والوں نے خوش اسلوبی سے قبول کر لیا۔

اب دو دن بعد اذہان اور حیا کا نکاح تھا۔۔

نکاح کا دن۔۔۔۔۔۔

جلدی کرو کب سے انتظار کر رہے ہیں سب لیکن تم لڑکیوں کی تیاری ہی نہیں ختم ہو رہی مطلب حد ہے یار۔

اذان کی جنجھلای ہوئی آواز آئی۔۔۔

ہاں کیا ہے سڑے کریلے بولو۔۔۔اب اگر تمہاری ایک بھی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔تو میں تمہارا سر تمہاری گردن سے الگ کر دوں گی۔۔۔۔

امل خطرناک تیور لیے اذان کی طرف بڑھی۔

یااللہ کہاں ان بھوتنیوں میں مجھے پھنسادیا یار پلیز اب کیا نکاح کے بعد پہنچنا ہے ظالم لڑکیوں۔۔۔۔۔

اذان کی دہائیاں عروج پر تھیں۔

اچھا یار چلو ہم تیار ہیں۔۔۔

امل کہتے ہی اذان کی طرف بڑھی۔۔۔اذان تو امل کو دیکھتے ہی رہ گیا۔۔۔۔وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔

پرپل کلر کا باربی فراک جس کے پیٹ تک سلور نگینوں سے کام ہوا تھا اور نیچے سے پھولی ہوئی تھی اور آستینیں بھی پھولی ہوئی تھیں یہ پیروں تک تھی ساتھ ہی پرپل سینڈلز۔بالوں کو سامنے سے ہلکا ساپف بنا کر اٹھایا گیا تھا اور باقی کے بال کھلے چھوڑ کر اُن کو رول کیا گیا تھا اور دونوں کندھوں سے آگے ڈالے گئے تھے۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے پرل لگے ٹاپس پہنے گئے تھے اور گلے میں چھوٹے سے پینڈینٹ میں بھی ایسا ہی نگ لگا ہوا تھا۔سرمئی آنکھوں میں کاجل،آئی لائنر اور مسکارا۔ساتھ ہی بلڈ ریڈ لپسٹک لگائے اذان خانزادہ کو آج امل خان آسمان سے اُترا ہوئی کوئی حور لگی۔

لگ تو اذان بھی کسی سے کم نہیں رہا تھا۔

بلیک پینٹ اور وائٹ چیک والی شرٹ پہنے اور اس کے اوپر بلیک ہی کوٹ پہنے، بالوں کو

جیل لگا کر سے کیئے،اپنی نیلی سحر انگیز آنکھوں کے ساتھ سب کو مات دے رہا تھا۔

امل کو دیکھ کر اذان کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔

اوئے کریلے اگر اچھی طرح میری تیاری کا جائزہ لے لیا ہو تو چلیں

امل کے ایسا بولنے پر اذان گڑ بڑا گیا۔

ہاں۔۔۔۔۔ہاں چلو۔۔۔

چلو بھی۔۔۔امل کہ کر نمرا کی طرف بڑھ گئی وہ تینوں حال میں پہنچے تو ہر جگہ لوگوں کہ رش لگا ہوا تھا۔نکاح شروع ہونے میں وقت تھا۔امل اور نمرا تو حیا کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں جبکہ اذان باقی لڑکوں کی طرف چل پڑا۔

امل اور نمرا روم میں داخل ہوئیں تو حیا برائیڈل ڈریس پہنے،لائٹ میکپ لیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی،حیا کی بہن حور حیا جیسی ہی خوبصورت تھی،دونوں بہنیں نازک سی تھیں۔ازمیر خان جب امل کا پتہ کرنے آیا کے وہ آگئی ہے یا نہیں۔اس نے برائیڈل روم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

یس آجائیں۔۔۔۔۔امل اونچی آواز سے بولی۔

ازمیر اندر داخل ہوا۔

امل میری گڑیا کسی ہو اور اتنی دیر کیوں لگائی کب سے انتظار کر رہا ہوں میری شہزادی کا

۔

ازمیر امل سے بات کرنے لگا مگر جیسے ہی نظر نمرا پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔ براؤن آنکھوں میں لائنر، مسکارا، ڈارک پنک لپسٹک لگائے، بلیو رنگ کی میکسی پہنے، بالوں کو پُشت پر کھلا چھوڑے اور بلیو ہی سینڈلز پہنے، ہلکی جو یلری پہنے وہ ایک معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازمیر خان بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں ہمیشہ کی طرح چہرے پر سنجیدگی رکھے، اپنی سحر انگیز پر سنلٹی سے سب کو خود کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔

بھائی آپ کچھ کہنے آئے تھے کیا۔۔۔ امل نے ازمیر سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

ہاں حیا کو باہر لے آؤ۔۔ مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں۔

جی بھائی۔۔۔ امل بولی

امل، نمرا، حور، حیا کو باہر لے کر آئیں۔

حیا سفید رنگ کا لہنگا جس کے اوپر گولڈن کام ہوا تھا پہنے ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ہلکی جویلری اور میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی۔

حور نے بھی بلیک رنگ کی فراک پہنی تھی جس پر سلور نگ لگے تھے۔

سب لوگ سٹیج پر موجود تھے۔

"حیا بنت ظہیر ملک آپ کہ نکاح اذہان شاہ ولد زین شاہ سے باواض بیس لاکھ روپے حق مہر پڑھایا جاتا ہے۔۔ کیا آپکو قبول ہے؟۔۔۔۔۔

حیا کے والد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس نے ہاں کہا۔۔۔۔۔

اسی طرح تین دفعہ قبول کرنے کے بعد اب اذہان شاہ سے پوچھا گیا۔

اذہان شاہ ولد زین شاہ آپکا نکاح حیا بنت ظہیر ملک کے ساتھ بیس لاکھ روپے حق مہر پڑھایا جاتا ہے۔ کیا آپکو قبول ہے۔۔۔۔

اذہان شاہ نے ہاں کہا اور اسی طرح تین دفعہ بولنے کے بعد ہر جگہ مبارک سلامت کا شور اٹھا۔۔۔۔۔

اب سب لوگ کھانا کھانے لگ گئے۔امل بھی اپنے لیے کھانا لینے گئی

ہائے۔۔کیامیں یہاں بیٹھ سکتا ہوں اگر آپ برا نہ مانیں تو۔۔

ایک خوش شکل نوجوان امل کے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

بولا۔۔۔

جی آپ کون اور آپ یہاں کیوں بیٹھنا چاہتے ہیں۔

امل ایک آبرو اٹھا کر بولی۔۔

بندے کو فہد لغاری کہتے ہیں۔میں اذہان کا دوست ہوں۔خود تو بیٹھا سٹیج پر ٹھونس رہا ہے مگر میں بیچارہ اکیلا ہوں تو کیا میں یہاں بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہوں۔

فہد لغاری۔۔۔ایک جانامانا بزنس مین۔ہینڈسم اور اخلاقاً اچھا اور شریف انسان تھا۔

جی بیٹھ جائیں۔۔۔امل بیزاری سے بولی

اور آپ کیا کرتی ہیں۔۔۔۔

اب کے فہد نے پوچھا۔

میں فضول بولنے والوں کا سر پھاڑتی ہوں

امل غصّے سے بولی کیوں کے کھانے کے درمیان میں مداخلت اُسے بلکل پسند نہیں تھی

۔

اوہ۔۔۔۔لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول رہا ہوں۔۔۔

Well I am fahad laghari and u????

فہد نے دوستانہ انداز میں پوچھا

I am amal.....amal khan ...

اب کے امل بولی

اسی طرح کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے کے وہاں اذان آ گیا۔

امل کو فہد کے ساتھ بات کرتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگیں۔۔۔۔

امل آپکو واز میر بھائی بولا رہے ہیں۔۔۔

اذان امل سے بولا اور امل بچاری صدمے سے اُسے دیکھنے لگی کے اذان خانزادہ اور امل خان سے تمیز سے بات۔۔۔۔۔

چلو امل میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہوتی ہے۔ فہد لغاری یہ کہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

جبکہ اذان خانزادہ کو اب تک غصّہ تھا

نکاح کا فنکشن بہت اچھے سے تے پایا اور رخصتی حیا کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد رکھی گئی۔

سب دوبارہ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔۔۔۔

آج اتوار تھا تو ازمیر نے ضروری بات کرنے سفیان ملک اور زرین بیگم کو بلایا۔

ہاں ازمیر کہو کیا ضروری بات کرنی ہے۔

سفیان ملک بولے۔۔ تبھی اذان بھی وہاں آگیا۔ آؤ اذان بیٹھو تم بھی سن لینا۔

جی بھائی۔۔۔اذان بولا۔

انکل مسز لغاری نے فہد لغاری کے لیے امل کا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔اور مجھے تو یہ رشتا ہر لحاظ سے مناسب لگ رہا ہے۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔۔

ازمیر نے گویا اذان خانزادہ کی سماعتوں پر بم پھاڑا۔۔۔۔

لیکن ازمیر اتنی جلدی۔۔۔میرا مطلب ہے پہلے پتہ کرا لیے ہیں۔۔۔امل تو کتنی چھوٹی ہے ابھی۔۔۔کیا تم نے۔۔۔۔میرا مطلب آپ نے امل سے پوچھا۔۔۔۔۔کیا اس نے ہاں کر دی۔۔۔۔۔

آرام سے لڑکے بریک پر پاؤں تو رکھو۔۔۔۔ہاں میں نے امل سے پوچھا ہے اُسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

ازمیر بولا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ویسے فہد بچا تو مجھے بھی کافی اچھا لگا تھا ایک کام کرتے ہیں مسز لغاری کو فون کرتے ہیں۔۔۔بات پکی کر دیتے ہیں۔

سفیان ملک نے کہتے ساتھ ہی مسز لغاری کی طرف فون ملایا۔

ہیلو۔۔۔جی مسز لغاری۔کیسی ہیں۔۔۔۔۔جی میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔جی امل کے سلسلے میں ہی بات کرنی تھی۔۔۔جی جی۔۔

اذان سے اس سے آگے نہ سنا گیا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جی جی بلکل اسی جمعہ کو نکاح ہو گا۔۔انشاءاللہ۔۔۔۔جی جی ضرور کیوں نہیں۔۔اچھا چلیں اللہ حافظ۔۔۔۔

سفیان ملک نے فون بند کیا۔۔۔

بھئی مبارک ہو امل کا نکاح انشاءاللہ اگلے جمعہ کو ہو گا۔۔اور زرین بیگم آپ سے اور ازمیر سے کچھ اور بات بھی کرنی تھی۔۔۔

جی جی بھائی صاحب ضرور کیوں نہیں۔۔کہیں۔۔۔

دیکھیں اس جمعہ کی شام کو امل کا نکاح تو ہو گا مگر آپ سے ازمیر کا باپ بن کر ازمیر کے لیے نمرا کو مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

سفیان ملک بولے اور ازمیر کی تو مانو کسی نے دل کی بات کر دی ہو۔۔۔۔

جی بھائی صاحب مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں تو خوش ہوں گی البتہ آپ ازمیر بیٹا سے بھی پوچھ لیں۔

نہیں خالہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

ازمیر بولا۔۔۔

بس تو پھر تے ہے اس جمعہ کو ایک نہیں دو دو نکاح ہوں گے۔

سفیان ملک نے مٹھائی منگوائی۔سب اب اپنے اپنے گھر چلے گئے۔۔۔۔

ہائے میری نکچری سی دوست پلس کزن بنے گی میری بھابھی۔امل نے نمرا کو میسج کیا تو وہ شرما گئی۔۔۔

سفیان ملک مٹھائی لیے اذان کے کمرے میں آئے تو پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔انہوں نے آگے بڑھ کر لائٹ لگائی تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔

ارے اذان اٹھو مبارک ہو بھئی امل کا رشتا پکا ہو گیا ہے اس جمعہ کو نکاح ہے بچی کا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذان خانزادہ کو آج ایک کے بعد ایک جھٹکے مل رہے تھے۔۔۔۔۔

اذان بس بےیقینی سے اُنہیں دیکھتا رہا کیا وہ باپ ہونے کا صرف دعویٰ کرتے ہیں۔۔ کیا اذان کی آنکھوں میں موجود داستان کو نہیں پڑھ پائے

اذان بھئی ازمیر اور نمرا کا بھی نکاح پکا ہو گیا ہے۔۔۔۔

سفیان ملک بولے۔۔۔۔

مب۔۔۔۔مبارک ہو۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔خیر ابھی میرے سر میں درد ہے کل بات

کریں گے۔۔پلیز لائٹ بند کر دی ج ئے گا۔اذان بولا اور سفیان ملک حیران پریشان
سے اذان کے رویے کو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔۔۔

اس دن کے بعد سے امل کا سامنا اذان سے نہ ہوا۔کیسے تیاریوں میں ہفتہ گزر گیا پتہ بھی
نہ چلا اور آج نکاح کا دن آ پہنچا۔۔۔

دونوں لڑکیوں نے وائٹ فراک کے ساتھ وائٹ ہی چوڑی دار پاجامہ اور لال چنری
لیے رر کھی تھی۔لائٹ میکپ میں دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔
ازمیر بھی بہت خوبرو لگ رہا تھا۔وائٹ شیر وانی پہنے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا

اذان کی اپنی الگ ہی شان تھی۔

بلیک کلف لگے شلوار قمیض پہنے کاندھے پر م محروں شال ڈالے آج ایک الگ ہی
شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔فہد لغاری نے بھی تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔وہ آتے ہی
سب سے پہلے اذان سے ملا۔

یار مبارک باد ہی دے دو آج نکاح ہے میرا۔۔۔۔

فہد بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔۔کیوں نہیں مبارک ہو۔

اذان سنجیدگی سے بول کر سائڈ پر ہٹ گیا۔

فہد لغاری کو وہ سب سے کھینچا لگا۔

خیر فہد آگے بڑھ کر سب سے مبارکباد وصول کرنے لگا۔۔۔

سب سے پہلے ازمیر اور نمرا کا نکاح پڑھایا گیا۔

قبول کرنے کے بعد اب مولوی صاحب امل کی طرف پہلے پڑھانے گئے۔

امل کمرے میں تھی۔۔۔مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا تو امل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

ازمیر خان نے امل کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس نے ہاں کہا اور بھائی کے گلے لگ کر رونے لگ گئی۔۔۔

سب طرف شور اٹھا کے دلہن نے قبول کر لیا ہے اب مولوی صاحب لڑکے سے پوچھنے آرہے تھے۔۔۔۔

اذان اس سے زیادہ برداشت نہ کر سکا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے پر اُسے سفیان ملک ملے۔۔۔۔

ارے اذان بیٹا آپ اس وقت کہاں جارہے ھو۔ابھی تو نکاح ہونے والا ہے۔۔۔

بس پاپا کچھ کام تھا۔۔

ارے ایسے کیسے نکاح اٹینڈ کر کے جانا۔چلو اندر۔۔۔

جی چلیے۔۔کچھ بھی تھا اذان خانزادہ سفیان ملک کی بات نہیں ٹال سکتا تھا

وہ دوبارہ اندر داخل ہوا۔۔ازمیر نے سفیان ملک کو آتے دیکھا تو مولوی صاحب سے نکاح شروع کرنے کا بولا۔۔۔اذان کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

اذان خانزادہ ولد ارمغان خانزادہ آپکا نکاح امل بنت ولید خان سے حق مہر پچاس لاکھ روپے سکّہ رائج ال وقت پڑھایا جاتا ہے۔۔۔کیا آپکو

قبول ہے۔۔۔؟؟؟

اذان کو لگا شاید اس نے غلط سنا ہے۔۔۔

وہ ہونقوں کی طرح سب کی شکلیں دیکھنے لگا جہاں سب کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔۔اب کے اذان نے شوک کی

حالت میں قبول ہے کہا۔۔۔ کتنی ہی دیر کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔

یعنی اس کے ساتھ مذاق ہوا تھا مگر پھر فہد لغاری کیوں سب سے مبارک باد وصول کر رہا تھا۔۔اس سب کے جوابّ بھی اس کو کچھ دیر میں مل گئے۔ فہد لغاری کا نکاح حیا کی چھوٹی بہن حور سے ہو رہا تھا۔

ایک ہفتہ پہلے اذان کے کمرے میں جانے کے بعد سفیان ملک نے ازمیر سے اذان کی امل کے لیے پسندیدگی کا بتایا جیسے ازمیر نے دل سے قبول کیا۔۔۔۔ مسز لغاری کو فون کر کے معذرت کی۔انہوں نے برا نہیں منایا۔انہوں نے فہد لغاری سے جب اس کی پسند پوچھو تو اس نے حور کا نام لیا۔۔۔ لیکن اذان خانزادہ کے منہ چھپا کر جانے پر سفیان ملک کو تھوڑا غصّہ آیا جس کا بدلہ اُن سب نے اذان کو بیوقوف بنا کر لیا۔۔اور امل اس پلان میں پورے طریقے سے شامل تھی۔۔۔

اس طرح امل ولید خان سے امل اذان خانزادہ بن گئی۔۔۔۔۔۔

****

حال///****

یہ تھا وہ دو سال پہلے کا ازمیر خان کا فیصلہ جس کے لیے اب وہ مطمئن تھا۔ رخصتی امل اور نمرا کی پڑھائی کے بعد ہی رکھی گئی۔

اُن کا ارادہ امل، نمرا، حیا اور حور کی اکھٹی شادی کرنے کا تھا۔۔۔۔۔

پر کون جانے قسمت کس موڑ پر دھوکہ دے جائے اور خوشیاں نصیب بھی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔۔۔

اگلی صبح کس کے لیے کون سا طوفان لانے والی تھی کون جانے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج سکورپین اسلاما باد آنے والا تھا۔ یہ شہر اس کے لیے طوفان لانے والا تھا یا باقی سب کے لیے۔

سکورپین کا پلان چینج ہو گیا تھا۔ اب وہ بجائے ٹیچر کے وہاں سٹوڈنٹ بن کر جائے گا۔ کیوں کے اس کا کہنا تھا کہ وہاں ٹیچر بننے پر اس کی اور بھی ذمہداریاں ہوں گی

سالار اسلاما باد پہنچ چکا تھا۔ اس بات کی خبر امل لوگوں کو مل گئی تھی۔

یونی ورسٹی میں ہر جگہ گہما گھیمی تھی۔ سالار اپنی سحر انگیز پرسنلٹی کے ساتھ

یونی ورسٹی میں داخل ہوا۔ہر کوئی اس کو دیکھنے لگا۔سب اس کی ظاہری خوبصورتی کو دیکھ کر متاثر ہو رہے تھے جبکہ اندر کا حال اُن میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

سالار چلتا جا رہا تھا کے سامنے سے آتے وجود سے ٹکرا گیا۔اس کو تو کوئی خاص فرق نہیں پڑا البتہ نور جو پہلے ہی سہمی ہوئی تھی سالار سے ٹکرانے کی وجہ سے رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔ نتیجتاً اُس کے ہاتھ میں پکڑی کتابیں نیچے گر گئیں۔نور کے چہرے سے اس کے خوف کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

سالار کا نور کا ڈر نا دیکھ کر آنکھیں چمک گئیں۔یعنی یہاں اس کی اصلیت جانے بغیر اس سے ڈرنے والا اس کا پہلا شکار۔۔۔۔۔۔

بد تمیز، جاھل، اندھی۔۔۔۔۔۔ تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔۔آنکھیں ہیں یا بٹن ۔۔۔نظر نہیں آتا تمہیں۔۔۔

سالار نور پر جان بوجھ کر چیخا تا کہ سب لوگوں پر اس کی دھاک بیٹھ جائے۔

سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔نور نے رونا شروع کر دیا۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔کون ہو تم۔۔۔ایسے کیوں چیخ رہے ھو اس پر۔۔۔۔

تبھی مجمعے میں سے ایک چیختی ہوئی آواز آئی جس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

سب سٹوڈنٹس جان گئے تھے کے نور کے حق میں بولنے والی آ گئی ہے۔

کون ہو تم۔۔۔ مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو۔۔۔۔ جانتی نہیں ہو کہ کون ہوں میں۔

سالار چیخا۔۔۔۔

چیخو مت۔۔۔ چیخنا مجھے بھی آتا ہے۔۔۔ تمہیں نور کی بیزتی کرنے کہا کوئی حق نہیں پہنچتا۔اور جہاں تک میری بات ہے تو میں وہ ہوں جو یہاں کسی کے ساتھ بتمیزی برداشت نہیں کرتی، کوئی یہاں اپنا جاگیر دارانہ حکم نہیں سنا سکتا، میں یہاں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دیتی۔ خیر امل ولید خان نام ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔

اب کے سالار کو دھچکا لگا۔اس نے توامل کی نظروں میں اچھا بننا تھا۔۔ یہ پہلے ہی دن کیا ہو گیا تھا۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔۔۔۔۔ مس امل ولید خان۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔

ہن۔۔۔مجھ سے کیا کہ رہے ہو جس کی بیزتی کی ہے اُسے بولو۔۔۔۔۔

امل کہتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔۔

تمہیں میری معافی کی ضرورت ہے۔۔۔۔

سالار امل کے جانے کے بعد دانت پیس کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔مم۔۔۔میں نے آپ۔۔۔۔آپ سے نہیں کہا۔۔۔بلکہ آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔مم۔۔۔۔میری ہی غلطی ہے۔۔۔

نور آنسو کے ساتھ بولی۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔سالار طنزیہ بول کر آگے چل پڑا۔۔۔۔۔

پیچھے نور آنسوں پیتی چلی گئی۔۔۔

سر مراد کا آفس کہاں ہے۔۔۔۔مجھے اُن سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔۔سالار نے ایک لڑکے سے پوچھا جو کے اس کو شکل سے ہی بھوندوں لگا۔

جی آگے سے جا کر رائیٹ میں تیسرے نمبر والا۔

وہ لڑکا اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔

ہمم۔۔۔سہی۔۔تم بھی تھوڑی سے خود پر توجہ دی۔۔۔کیسے بھوندو ہو تم۔۔۔سالار اس پر بھی طنز مار کر چل پڑا۔۔۔سالار کے جانے کے بعد امل دیوار کے پیچھے سے نکلی۔۔۔۔

ہاں کرلیے کہ کر تو تمہیں ٹھیک گیا ہے۔۔خود پر دھیان دو ذرا۔۔۔امل اذان کو شرارت سے بولی۔۔۔۔

اذان کے چہرے پر سالار کے جانے کے بعد ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی جس کو وہ جلد ہی چھپا گیا۔۔۔امل اور اذان نے سالار کو ٹریپ ہی ایسے کیا تھا کے اُسے کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔۔

اب چلیں تماری کلاس میں اٹھائیس سال کا نیا سٹوڈنٹ آیا ہے۔اذان طنزیہ بول کر چل پڑا۔ساتھ ہی امل بھی ہنس کر چل پڑی۔اب اُنہیں ایجنٹ 222 کو ڈھونڈنا تھا۔

امل جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی سالار کی بیوقوفی کو دیکھ کر کیوں کے سالار بظاھر تو بے نیاز بنا بیٹھا تھا مگر اس نے امل کی ساتھ والی کرسی پر اپنا بیگ رکھا تھا۔امل چلتی ہوئی اپنی کرسی تک گئی۔۔۔

یہاں میری جگہ ہے مسٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امل سالار کے سر پر کھڑی ہو کر بولی۔۔

اوہ۔۔۔آپ کی جگہ ہے۔۔۔۔۔آپ تو صبح والی ہے نہ۔۔۔مس لڑاکا۔۔۔۔

سالار اُسے بولا۔۔۔اگر کوئی سالار کو یوں مذاق کرتے دیکھ لے تو یقیناً اُسے غشی کے دورے پڑھیں۔۔۔۔کیوں کے سالار حسین اور مسکراہٹ۔۔۔۔کوئی میل نہیں۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ہیلو۔۔۔میں کہاں سے لڑاکا لگی تمہیں۔۔۔اور میرا نام امل ہے۔۔سمجھے۔۔۔

امل اُسے تنبیہہ کے انداز میں بولی۔۔

اگر کوئی اور سکور پین کے سامنے اس طرح بولنے کی جرات کرتا یقیناً اس کا اوپر کا ٹکٹ کٹ چکا ہوتا۔۔۔۔مگر امل خان سے سالار حسین کو فائل چاہیئے تھی اور اس فائل کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔کچھ بھی۔۔۔۔۔

پروفیسر مراد نے اس کا کلاس میں سب سے تعارف کروایا اور پھر اپنا پڑھنے لگ گئے ۔۔پڑھنے کے دوران بھی وہ آنکھوں کے اشارے سے سالار سے بات کرتے رہے۔۔۔۔

کلاس ختم ہونے کے بعد سر مراد جانے لگے تو سالار نے انکو بلایا۔

سر کیا ہم دو منٹ بات کر سکتے ہیں۔۔ سالار بولا۔۔۔۔

جی کیوں نہیں بوس۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے بیٹا۔

سالار کے آنکھیں نکالنے پر سر مراد جلدی سے گڑ بڑا گئے۔جی ٹھیک ہے میں آپکے آفس میں آجاؤں گا۔۔۔۔۔

سالار بول کر نکل گیا جبکہ پیچھے سر مراد سب سٹوڈنٹس کے سامنے شرمندہ شکل لے کر رہ گئے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بات سنو۔۔۔ مراد۔۔ سیدھے شرافت سے یا تو میرا نام لو یہ بیٹا کہو۔۔۔اب اگر غلطی سے بھی تمہارے منہ سے بوس نکلا تو تمہیں پتہ ہے کیا پتہ کل نیوز کی ہیڈ لائنز میں یہی ہو

پروفیسر مراد کا راتوں رات قتل۔۔ مجرم فرار۔۔۔۔

سالار نے نقشہ ہی ایسا کھینچا کے وہ بیچارہ گھبرا گیا۔۔

نن۔۔۔۔ نہیں میں نہیں بولوں گا اب۔۔۔۔

مراد گھبرایا ہوا بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ گڈ۔۔۔

اچھا کینٹین کے مالک سے بات کر کو۔۔۔ جتنے پیسے مانگے دے دو۔۔ڈر گزاب سے یہاں کے سٹوڈنٹس کو عادت ڈالو۔۔۔ بھی پیسہ کمائیں گے یہاں سے۔۔۔

سالار پھنکارہ۔۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔ جیسا آپکو بہتر لگے

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار وہاں سے جانے کے بعد امل کو ڈھونڈھنے نکل پڑا کیوں کے امل کلاس کے بعد چلی گئی تھی اور وہ اب اس کو ڈھونڈنے چل پڑا۔۔۔ آخر نمبر بھی تو بھرہانے تھے۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔

سالار کو امل آخر کار کینٹین میں نظر آگئی۔۔۔

جی۔۔۔ مجھ سے کچھ کہا۔۔۔ امل حیران ہونے کا ناٹک کرتے ہوئی بولی۔۔۔۔

جی آپ سے ہی کہا۔۔۔ مس امل۔۔۔ سالار دانت پیس کر بولا۔۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا

کے سامنے کھڑی امل کا گلا دبا دے۔۔۔

اُم۔۔۔بیٹھ جائیں۔۔۔سالار سنتے ہی بیٹھ گیا۔۔۔

خیر آپکو نہیں لگتا کے ایک کلاس میں ہیں اب ہم۔۔۔تو ہمیں لڑائی چھوڑ کر دوستی کر لینی چاہیے۔۔۔۔۔سالار بڑی چالاکی سے بولا۔۔پر سامنے بھی امل تھی۔۔۔کیسے جانے دیتی۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔بلکل صحیح کہا۔۔۔۔

ارے نور۔۔۔نور سنو۔۔۔۔ایک منٹ میں آئی۔۔۔امل نور کو دیکھ کر آواز دینے لگی پر جب وہ نہیں آئی تو امل اس کے پیچھے چل پڑی۔۔۔سالار کے ضبط کی انتہا ہو رہی تھی ۔۔۔۔کیوں کے آج تک سالار کو کسی نے اگنور نہیں کیا تھا۔۔۔

سامنے دیکھتے امل نور کو لیے آ رہی تھی اور سالار جو کے امل کے سامنے نمبر بڑھا رہا تھا نور کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ نور کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔

ارے۔۔۔دیکھو صبح تم نے اس کو سوری بول بھی دیا پھر بھی تم سے ڈر رہی ہے۔امل نور کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

امل نور کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔اتنی دیر میں نمی بھی وہاں آگئی۔۔۔

اوئے نمی۔۔۔۔کب سے تیرہ انتظار کر رہی ہوں۔۔کہاں تھیں تو۔۔۔۔

امل نمی کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا آپ دونوں باتیں کریں مجھے لائبریری جانا ہے۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔۔

نور بول کر چل پڑی۔۔۔۔۔

پیچھے نمّی اور امل کھانا کھانے لگ گئیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

امل اور نمی کھانا کھانے لگیں۔۔نور لائبریری کی طرف چل پڑی۔

لائبریری پہنچ کر اس نے اپنے کام کی بک لی اور اسائنمنٹ بنانے بیٹھ گئی ویسے بھی نور بہت کم گو، کم ہمت تھی۔اُسے لوگوں کے درمیان بیٹھنے سے ایسے بھی وحشت ہوتی تھی۔وہ سر جھکائے اپنے کام میں مشغول تھی تبھی اس کے سامنے والی کرسی پر کوئی آکر بیٹھا۔نور نے سر اٹھا کر دیکھا تو سالار اسے بیٹھا سرد آنکھوں سے گھور رہا تھا۔

نور کو اس کی آنکھوں میں دیکھ کر خوف آیا جہاں ہر طرف وحشت ہی وحشت تھی۔

نور نیچے دیکھ کر کام دوبارہ کرنے لگ گئی مگر خوف سے ہاتھوں میں لرزش واضع تھی۔

مس نور۔۔۔۔۔۔سالار لائبریری میں ہونے کی وجہ آہستہ آواز میں بولا۔

جج۔۔۔جی۔۔۔۔مجھے بلایا آپ نے۔۔۔۔۔۔

نور ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔

تم۔۔۔تم اب۔۔۔۔امل۔۔۔۔سے۔۔۔دور۔۔۔رہو۔۔۔گی۔۔۔۔

سالار ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔

اب اگر تم امل کے قریب بھی نظر آئی تو میرا غُصّہ تو تم دیکھ چکی ہو مس نور۔۔۔

سالار نے نور کو ڈرانے کی کوشش کی۔۔۔

جی۔۔۔اب میں امل سے بات نہیں کروں گی۔۔۔

نور ڈرتے ڈرتے بولی۔۔۔سالار کو لوگوں کو ڈرا کر ایک عجیب سی خوشی ملتی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔

سالار بول کر چل پڑا جبکہ نور دوبارہ اپنا کام کرنے لگ گئی۔۔۔لائبریری میں یہ منظر کسی نے بڑے غور سے دیکھا۔۔۔

سالار لائبریری سے جانے کے بعد امل کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔۔وہ کسی صورت بھی جلد از جلد اپنا کام کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہاں سے جانے کے بعد وہ گراؤنڈ کی طرف بڑھا۔لیکن ساتھ ہی اُسے محتاط رہنا تھا۔

لیکن قسمت اس کو دیکھ کر طنزیہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

سالار گراؤنڈ میں پہنچا تو امل کے ساتھ نمّی اور رازی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔۔سالار کا بس نہیں چل رہا تھا کے اُن سب کا قتل کرے اور فائل لے کر چلا جائے۔کیوں کے امل کے نخرے نہیں اٹھائے جا رہے تھے۔۔۔اور اوپر سے اس کی بتمیزی مگر اُسے تحمل سے کام لینا تھا۔۔۔

امل میں نیا ہوں اور دو مہینے لیٹ بھی ھوں کیا تم مجھے اپنے نوٹس دو گی اور اور کچھ ہیلپ بھی کرو گی۔۔

سالار امل کے سر پر کھڑے ہو کر بولا۔۔

یہ کون ہے امل۔۔۔۔۔۔نمی امل سے بولی

یار تم نے آج پہلی کلاس نہیں لی نہ اسی لئے تم نہیں جانتی اسے۔۔۔یہ سالار ہے

۔۔۔لڑاکا طیارہ۔۔ہر وقت لڑنے کے لئے تیار۔۔۔ تھوڑی عجیب مخلوق۔۔۔

امل نے اتنے شاندار انداز میں سالار کا تعارف کروایا کے اس کا دل چاہا کے امل کا سر پھاڑ دے۔یقیناً یہ لڑکی اُسے بہت نچانے والی تھی اوراس کے ضبط کا امتحان لینے والی تھی۔

امل کے بولنے کے بعد چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے اُن کے ساتھ بیٹھ گیا

۔۔۔اچھا تو آپ نمی ہیں اور آپ ازی۔۔۔۔سالار دوستانہ انداز میں بولا۔۔۔۔

بلکل ہم دونوں تو یہی ہیں اور آپ کیسے ہیں لڑاکا طیارہ۔۔۔۔

ازی شرارت سے بولا۔۔۔سالار کے لیے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔اور آپ مسٹر چشماٹو۔۔۔

سالار اب ازی کو تنگ کرنے کے لیے بولا۔

ارے۔۔۔آپ کو میرا نام کیسے پتہ۔

ازی ڈیٹھائی سے بولا۔

میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہئے۔۔۔آخرکار سالار اٹھ کر چل پڑا۔۔۔

حاشر ملک آج تین سال بعد اپنے باپ کے سامنے موجود تھا۔۔۔

چھے فٹ سے نکلتا قد، سفید رنگ، کالی گھنی داڑھی، براؤن آنکھیں، بلیک پینٹ، گرے شرٹ اور ساتھ بلیک اور وائٹ لائنوں والی اپر پہنے، وائٹ جوگرز پہنے، ایک ہاتھ میں گھڑی پہنے اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ سفیان ملک کے سامنے موجود تھا۔

حاشر۔۔۔کیسے ہو۔۔۔ تین سال بعد میری آنکھوں کو ٹھنڈک مل رہی ہے میرے بیٹے۔۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔

سفیان ملک نے آنکھوں میں آنسوں لئے بولے۔۔

بلکل ٹھیک ابو۔۔۔آپ سنائیں۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حاشر سفیان ملک سے بغلگیر ہو کر بولا۔

بیٹا کب تک ادھر ہو۔اور کہاں ٹھیرے ہو۔

ابو آپ تو جانتے ہیں کے میری جوب ایسی ہے۔ہیں اپنے کام سے ہی آیاہوں تو ظاہر ہے اُن کی ساتھ ہی رکوں گا۔

ہمم۔۔ چلو صحیح میں چلتاہوں تم کھانا کر جانا۔سفیان ملک اپنااچانک کام کاسن کر چل پڑے۔

پیچھے حاشر ملک اذان کو کال کرنے چلا گیا۔

اچھا اب ہماری آخری کلاس ہے۔امل سب سے بولی۔

ہاں چلو۔۔۔۔۔نمی بھی بولی۔

اوئے تم لوگوں کی کلاس میں دوبارہ سر مراد کی کلاس ہے۔

ایک کلاس کی لڑکی نے اُن کے سر پر بم پھاڑا۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔یار یہ کیا دوبارہ پھر سے۔۔۔۔اُف۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمی بولی۔۔۔

ضرور اس کے پیچھے بھی سر کی کوئی چال ہی ہو گی۔۔

امل بولی۔۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔۔نمی نے بھی حمایت کی۔۔

وہ دونوں کلاس میں داخل ہوئیں۔جہاں امل کے ساتھ والی کرسی پر سالار پہلے سے بیٹھا تھا۔

یار امل میری جگہ تو یہ بچھو بیٹھا ہے۔میں کہاں جاؤں اب۔ نمی کو اچانک ہی طیش آیا۔

رکو میں پوچھتی ھوں اس سے۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ہیلو۔۔ مسٹر لڑاکا طیارہ۔۔۔۔ یہ کیا ہر دفعہ میری ہی جگہ ملتی ہی تمہیں بیٹھنے کے لیے۔۔۔۔

امل نے اُسے غُصّہ دلانے کی کوشش کی

اوہ۔۔۔اچھا یہ آپکی جگہ ہے۔ معافی، مجھے نہیں معلوم تھا۔۔

سالار اتنی معصوم شکل بنا کر بولا کے امل کو لگا یقیناً یہ پہلے نوٹنکی رہ چکا ہے۔۔۔۔

لیکن اب تو معلوم ہو گیا نہ کہ یہ میری ہے اور میرے ساتھ نمی بیٹھتی ہے اس لیے اٹھو۔۔۔

امل بولی۔۔۔

یار اب تو میں بیٹھ گیا ہوں نہ تو کیا ہوا اب تم ادھر ہی بیٹھ جاؤ نمی کہیں اور بیٹھ جائے گی۔۔۔۔۔

سالار نے تو آج معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔میں بیٹھ جاتی ہوں نمی تم جیا کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

امل نمی کو بول کر بیٹھ گئی۔۔

تو مطلب یہ نمرا اچڑیل ہے بھی اسی کلاس میں۔۔۔چلو کوئی نہیں۔۔۔۔

سالار نے سوچا اور ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔

مسکراہٹ تو اس کی تب سمٹی جب امل اٹھی اور اس کی جگہ جیا آکر بیٹھی۔۔۔

تم۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔امل۔۔۔امل رو کو کہاں جا رہی ہو۔

سالار جیا کو امل کی جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر بولا۔

ہاں سالار تم نہیں اٹھ رہے تھے نہ اور مجھے نمی کے ساتھ بیٹھنا تھا اسی لیے میں نے اور جیا نے اس معاملے میں صلح کر لی۔۔اور سالار کا دل چاہا کے آج اس کا قتل کر ہی دے۔۔

امل پیچھے نمی کے ساتھ بیٹھ گئی۔اور جیا سالار کے ساتھ۔۔۔

ویسے سالار میں نے سنا ہے کے تم فرانس سے آئے ہو۔ویسے میں بھی گئی ھوں فرانس کافی بار۔ویسے تمہیں وہاں کی زبان تو آتی ہو گی۔ویسے مجھے اطالوی زبان آتی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

اور۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔۔جیا ابھی بول ہی رہی تھی کہ سالار دھاڑا۔۔۔

اب ایک اور آواز نہ آئے تمہاری۔

سالار بولا۔۔جیا اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔۔

سر مراد کلاس میں آئے۔

جی سٹوڈنٹس تو آج مجھے آپکی دوسری کلاس بھی ملی ہے۔

ہماری بدقسمتی۔۔۔۔

کلاس میں نسوانی آواز گونجی جو کے یقیناًامل کہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔

مس امل آپکے مینرز کیا یہی ہیں۔۔

سر مراد طنزیہ بولے۔

پھر کلاس کو لیکچر دینے لگ گئے۔۔

سالار نے آنکھوں کے اشارے سے سر مراد کو کچھ سمجھایا جس کو دیکھتے ہوئے انہوں

نے اُو کے کا اشارہ کیا۔۔

سالار امل کو میسج کرنے لگا۔

تمہارے پاس نوٹس ہیں، اس سبجیکٹ کہ کتنا کام ہوا، اور بھی ایسے ب یتکے میسج، وجہ
امل کو موبائل میں مصروف کرنا تھا۔

مس امل۔۔۔۔۔۔ مس امل۔۔۔۔۔ کیا آپ مجھے سن رہی ہیں۔۔۔

جان تو امل بھی گئی تھی کے یقیناً سالار کوئی چال چلنے والا ہے اسی لیے اُسے میسج کے
جواب دیتی رہی۔۔۔

جی سر۔۔۔ آپ نے مجھے کچھ کہا۔ امل انجان بنتے ہوئے بولی۔

یہاں آکر وہ سمجھائیں جو میں سمجھا رہا ہوں۔

سر مراد بولے۔۔۔

اب کے سالار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

ارے سر میں۔۔۔ اب س میں اتنی بھی بتمیز نہیں ہوں جیتنے آپ سمجھ رھے
ھیں۔ میں اپنے ٹیچرز کی بہت عزت کرتی ہوں۔ جبکہ سر مراد اور باقی سب امل کو دیکھ

رہے تھے کے شاید اس کا دماغ چل گیا ہے کیوں سر کچھ کہ رہے تھے اور امل کچھ بول رہی تھی۔

مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔

سر مراد بولے۔۔۔۔۔

مطلب سر سب جانتے ہیں کے آپ کو پڑھنے کا طریقہ نہیں آتا اور اب اگر میں آپ سے زیادہ اچھا سمجھاؤں گی تو آپ کی کیا عزت رہ جائے گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل رازداری سے بولی۔۔۔

سر مراد کا چہرہ غصّے اور شرمندگی سے سرخ ہو گیا جبکہ باقی کلاس کے چہرے پر دبی دبی ہنسی تھی۔ مس امل آؤٹ فرام مائے کلاس۔

سر مراد روب دیکھا کر بولے۔۔۔

ارے سر آپ کیوں اس بیچاری کو ڈانٹ رہے ہیں۔ صرف اس نے مذاق کیا تھا۔۔۔

مسٹر سالار یا تو آپ اس کی حمایت میں نہ بولیں نہیں تو آپ بھی اس کے ساتھ ہی نکل جائیں۔۔۔

اور یہ ہوا سالار کا پلان کامیاب۔۔۔جو کے اُسے لگا۔یعنی نمبر بھڑھانے کا طریقہ ۔۔سالار نے بیگ اٹھایا اور نکل پڑا جبکہ امل جاتے ہوئے نمی کو آنکھوں سے اشارہ کرنا نہ بھولیں۔

کلاس سے باہر آنے کے بعد

یار امل کہاں جارہی ہو۔

سالار امل کو آگے جاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔

ہاں تمہارا بہت شکریہ یار کیا ہے نہ میں ازی کی طرف جارہی ہوں۔۔تم بھی کسی کو دیکھ لو۔

امل بولی۔۔

یار مگر میں تمہاری وجہ سے کلاس سے نکلا ہوں۔۔مجھے کمپنی تو دو۔۔۔

سالار دانت پیس کر بولا۔۔اگر سالار سے کوئی صبر کے معنی پوچھتا تو یقیناً وہ اسے آج کے دن کا نام دیتا۔۔

میں نے نہیں کہا تھا کے میرے پیچھے آو یا میری حمایت کرو۔۔اور ہاں یہ تو آخری کلاس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی تو اب گھر جاؤ۔۔

امل بول کر چل پڑی۔۔۔۔

پیچھے سالار فائل حاصل کرنے کے بعد امل کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔۔۔۔۔

وہاں سے جانے کے بعد سالار نے کینٹین کا رخ کیا۔۔کیوں کے کینٹین کا مالک پیسوں کے معاملے میں نخرے دیکھا رہا تھا۔۔۔اب سالار نے اس کو اپنے طریقے سے سمجھانا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے۔۔۔۔ارے۔۔۔۔ارے،ارے۔۔۔۔۔کہاں زاہد صاحب۔۔۔کہاں چھپ رہے ھیں ۔ابھی تو ہم نے ملاقات کرنی ہے۔آپ کہاں چل دیئے۔۔۔۔۔

سالار کینٹین کے مالک کو چھپتا دیکھ کر بولا۔۔

ارے نہیں صاحب آپ کا کوئی کام ہو اور میں نہ کروں ایسا ہو سکتا ہے کیا۔۔۔

کینٹین کا مالک چاپلوسی کرتے ہوئے بولا۔۔۔

بلکل کیونکہ اگر جو میری بات نہیں مانتا یقین کرو پچھتاتا ہے۔۔۔

سالاراس کودھمکانے کے انداز میں بولا۔۔

جی،آپ فکر نہیں کریں ایساکچھ نہیں ہوگا جس سے آپ کو شکایت ہو۔

اب کے کینٹین کے مالک کواپنی موت سامنے نظرآئی۔

ہمم۔ایسا۔۔۔ہی۔۔۔۔ہونا۔۔۔چاہیئے۔۔۔

سالارایک ایک لفظ چبا کر بولتا وہاں سے نکل گیااور سالار کے جانے کے بعد کینٹین کے مالک نے سالار کوایک سوایک گالیوں سے نوازا۔۔۔

ازی۔۔۔ازی سنو۔۔۔یار۔۔۔۔۔بیک سائڈپرآؤ۔

امل شروع میں تیز جبکہ آخری جملہ آہستہ سے بولا۔

اچھاچلو۔۔۔۔ازی بھی رازداری سے بولا۔۔۔

وہ دونوں بیک سائڈپرآگئے۔۔۔

Hello! Agent 222 can u hear me.... Reply fast...come to the back side of uni...I have something to tell you both.... come fast

please.....

امل اپنے کان میں لگے مائکروفون کے ذریعے بولی۔۔۔ تبھی اس کے فون پر میسج موصول ہوا۔۔۔

Ok I am coming....

یار یہ سالار تو مجھے امپریس کرنے کے چکروں میں ہے۔آج میں نے بھی اس کے صبر کا ایسا امتحان لیا نہ کہ اس کو دن میں ہی تارے نظر آ گئے ہوں گے۔

اچھا خیر جو بات بتانے آئی تھی۔ایجنٹ 222اور تم اب غور سے سنو۔آج اس بچھو کے بچے نے کینٹین کے مالک کو آج خرید لیا ہے۔۔۔اب اس کو غائب کروانا ہے اور ہاشم کو اس کی جگہ رکھنا ہے۔ویسے بھی اس ملک میں دشمنوں کی صرف ایک ہی جگہ ہے۔ہاشم کو اس جگہ پھر رکھنا پڑے گا پر ایسے کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔۔۔

امل ساری ترتیب بتاتے ہوئے بولی۔

نہیں ایک دم سے اس کو غائب کرنا ٹھیک نہیں ہو گا۔پہلے اس کا ذرا نقصان کروانا پڑے گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔یہ بھی صحیح ہے۔مگر تمہارے پلان پر عمل کرنے کی وجہ سے اُسے شک نہ ہو جائے۔۔۔

اذان اپنا موقف دیتے ہوئے بولا۔۔۔

I agree with Azaan... I think he is right ....

ایجنٹ 222 نے اذان کی حمایت کی۔۔۔

اوہ۔۔۔نور۔۔۔۔کیسی ہو۔۔۔بھئی تم تو بڑی فرمابردار نکلی۔۔۔یار تم تو امل کے آس پاس بھی نظر نہیں آئی۔۔۔گڈ۔۔۔۔

سالار کینٹین کے بعد گھر جا رہا تھا جب اُسے نور نظر آئی۔۔۔اس کو نور کو ڈرانے میں نجانے کیا مزا آتا تھا۔۔۔۔

مم۔۔۔میں نہیں بولی۔۔۔اُن۔۔۔اُن سے۔۔نہیں بولی میں۔۔۔۔۔میں کبھی نہیں بولوں گی۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔امل سے نہیں۔۔۔نہیں بولتی۔۔۔ابھی بھی نہیں بب۔۔۔بولی۔۔۔۔

نور ڈر ڈر کر بولی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔بولنا بھی نہیں۔۔۔بولنا۔۔۔چاہئے۔۔۔بھی۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔

سالار دھمکانے والے انداز میں بولا۔۔۔حالانکہ اُسے نور سے کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر نجانے کیوں اُسے نور کے چہرے پر خوف عجیب کمینی سی خوشی دیتا تھا۔۔۔۔

اچھا چلو اب اپنے سارے نوٹس شرافت سے مجھے دے دو۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے پھر سے غُصّہ آجائے۔۔۔۔

سالار کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیوں وہ فضول میں نور سے لمبی بات کر رہا ہے۔۔۔شاید نور کی معصومیت میں ایک کشش تھی۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔وہ۔۔۔میرے نوٹس۔۔۔۔میں آپکو کیسے۔۔۔وہ میں نے پڑھنا۔۔۔۔میں نہیں دے سکتی۔۔۔۔

نور معصومیت سے بولی۔۔۔۔

اچھا چلو جاؤ۔۔۔سالار فون پر میسیج دیکھ کر بولا۔۔۔۔

نور موقع دیکھتے ہی فرار ہوئی۔۔

Fille timide---

(ڈرپوک لڑکی)......

سالار نور کے فوراً بھاگ جانے پر زیرِلب مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

یار ویسے پتہ نہیں سالار کو نور بچاری کو ڈرا کر کیا مزا آتا ہے۔۔۔

ازی اور امل گھر جا رہے تھے کہ راستے میں ازی امل سے بولا۔۔۔۔

یار تم تو اس سائیکو کو جانتے ہو نہ۔۔۔۔اُسے خوف کتنا پسند ہے۔۔۔اُف میں تو اس کے چہرے پر وہ خوف دیکھنا چاہتی ہوں جب ہم اس سے وہ فائل حاصل کر لیں گے اور اُف۔۔۔۔۔۔جب اُسے میری اصلیت پتہ چلے گی۔۔۔ہائے۔۔۔انتظار ہی نہیں ہو رہا ۔۔۔۔

امل پرجوش ہوتے ہے بولی۔۔۔۔

اچھا اب زیادہ ایکسائٹڈ نہ ہو کیوں کے ابھی تو پہلا دن تھا۔۔۔۔ازی بولا۔۔۔

ایجنٹ 222 کہاں ہے۔۔امل نے استفار کیا۔۔۔

ہاں اُسے کچھ کام تھا تو اُسے جلدی جانا پڑا۔۔۔

ازی نے امل کے سوال کا جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔چلو سہی۔۔۔۔امل نے کہا۔۔۔

اب ازی اپنے راستہ اور امل اپنے راستے۔

ازمیر خان ابھی آفس میں بیٹھا تھا کہ جو اطلاع اُسے ملی اُسے سن کر اس کی دماغ کی رگیں تن گئیں۔

سالار حسین واپس آچکا تھا، اس کو، امل کو پھر سے توڑنے۔۔۔۔

پر اب دیکھنا یہ تھا کہ قسمت کس کا ساتھ دیتی ہے۔۔۔۔اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔
ہر بار مجرم بچ نہیں سکتا۔۔۔

ہمدانی صاحب میری بات سنیں ظہیر صاحب کی کمپنی کی جو ڈیل ہے اس کا فائنل لیٹر بنا کر اُنہیں میل کر دیں اور ہاں جو ایک اور کمپنی تھی کیا نام تھا اس کا۔۔۔۔۔ہاں وہ اس۔ا ایچ۔۔۔ہاں اس کی ڈیل کینسل کر دو۔۔۔۔۔۔اور لیٹر میں لکھ دینا کہ اُن کی کمپنی میں کوئی وقت کی پابندی نہیں کرتا۔۔۔۔

ازمیر خان پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔

پر سر۔۔۔۔ابھی ہمدانی صاحب کچھ بولنے ہی لگے تو ازمیر خان نے پہلے ہی اُسے ہاتھ

اٹھا کر کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔۔۔

جی سر بہتر جیسا آپ کو صحیح لگے۔۔۔۔

ہمدانی صاحب بول کر باہر چلے گئے۔۔۔

پیچھے ازمیر خان امل کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔کیوں کے اس مشن میں اس کی جان کو بھی کافی خطرہ تھا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔بھائی۔۔۔کہاں ہیں آپ۔۔۔

امل گھر آتے ہی چیخنے لگ پڑی۔۔۔

ہاں گڑیا آج میں جلدی آگیا۔۔آپ کیسی ہو۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے۔۔سالار سے ملی۔۔۔اس نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔۔۔تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔

ازمیر خان نے ایک ساتھ ہی کئی سوال کر ڈالے۔۔۔۔ صبح سے وہ امل کے لیے پریشان تھا۔ نجانے سالار امل کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔

جی بلکل ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔دیکھیں آپکے سامنے ہوں۔۔۔۔۔۔امل نے ازمیر کو تسلی دی۔۔۔

ازمیر نے آنکھوں میں آنسوں لیے امل کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

امل اس میں تمہاری جان کو بھی خطرہ ہے۔۔میں اسلئے نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔جانتی ہو مما، بابا اور زین انکل کے بعد اب اور کسی کو کھونے کے ہمت نہیں ہے۔۔۔ازمیر کرب سے بولا۔۔

بس بھائی پلیز روئیں نہیں۔۔آپ ہی دکھی ہوں گے تو مجھے کون سنبھالے گا۔۔۔

امل ازمیر کا دکھ دیکھ کر بولی۔۔۔

ارے نہیں پاگل میں کہاں رو رہا ہوں۔۔۔یہاں آو میرے پاس کچھ ہے تمہارے لیے۔۔۔

جی بھائی۔۔۔دیں جلدی کریں۔کیا لائیں ہیں۔۔۔۔

ہاں ہاں دے رہا ہوں۔۔۔یہ لو۔۔۔

ازمیر نے امل کے ہاتھ پر چاکلیٹس کا ڈبا رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آ۔۔۔بھائی۔۔۔آپ کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔ہائے۔۔۔واہ جی واہ۔۔۔مزے ہو گئے۔۔۔

امل بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا چلو اب ساری اکھٹی نہیں کھا جانا۔۔۔

ازمیر سمجھاتے ہوئے بولا کیوں کے وہ جانتا تھا کہ امل کو چاکلیٹس کتنی پسند ہیں۔۔۔اور اب اس نے بس شروع ہو جانا ہے۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

امل بول کر کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔

سر۔۔ہمدانی صاحب نے لیٹر میل کیا ہے۔۔۔ہماری کمپنی کی ڈیل کینسل کر دی گئی ہے۔۔۔یہ لکھا ہے کے ہم وقت کی پابندی نہیں کرتے۔۔۔

حامد سالار کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔میں نے آج تک ہر ڈیل سائن کی ہے۔۔۔۔یہ کیسے کیسے دوسری کمپنی کو مل گئی۔۔۔

سالار دھاڑا۔۔۔کیونکہ بزنس ٹائیکون سالار حسین آج پہلی دفعہ کسی پروجیکٹ کو ہارا تھا۔۔

سر ابھی تحمل سے کام لینا چاہیے۔۔۔دیکھیں ابھی اگر کچھ کیا تو سب کو ہم پر شک ہو سکتا ہے۔۔۔

حامد بولا۔۔۔

ہم۔۔۔کہ تو تم صحیح ہو رہے ہو۔۔۔خیر پرانی فیکٹری چلو۔۔۔آج سامان کی جانچ میں خود کروں گا۔۔۔باقی دس بچے جو اغوا کیے تھے اُن کی بھی وہیں رکھا ہے نہ؟؟؟۔۔۔۔

سالار نے حامد سے کہتے ہے آخر میں اغواشدہ بچوں کا پوچھا۔۔

جی سر اُدھر ہی ہیں۔۔۔۔حامد نے جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے گاڑی نکالو۔۔۔۔

ٹرن۔۔۔ٹرن۔۔۔۔۔امل مشن سے متعلق کوئی فائل دیکھ رہی تھی جب پاس پڑا اُسکا موبائل بجنے لگا۔۔۔امل نے دیکھا کہ ازی کی کال آرہی ہے۔۔۔

ہاں۔۔ہیلو۔۔۔ازی خیریت اس وقت فون کر رہے ہو۔۔۔۔۔

امل نے ازی کا فون اٹھا کر بولا کیوں اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔۔

ہاں خیریت ہے۔۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔آج رات ہم ریڈ کروانے والے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں سالار کی فیکٹری پر۔۔۔۔۔

ہاں معلوم ہے۔۔۔۔۔اذان بول رہا تھا کہ امل بات کاٹ کر بولی۔۔۔۔

اچھا پوری بات تو سنو۔۔۔اذان کو اپنی بات کاٹنا گوار گزرا۔۔۔

اوہ۔۔اچھا ہاں بولو۔۔۔۔

سنو۔۔۔اپنا موبائل آف کر لو۔۔۔۔

ہاں صحیح ویسے بھی کرنے ہی لگی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل بولی۔۔۔۔

ہاں اور لینڈ لائن بھی مت اٹھانا۔۔۔

اچھا بابا نہیں اٹھاتی۔۔۔۔اب کام کر لوں میں۔۔۔

امل بولی۔۔۔۔۔ہاں کر لو۔۔۔ازی نہ کہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

رات کے اندھیرے میں جب سب لوگ گھیری نیند سو گئے تھے۔۔۔۔ملک کے رکھوالے اس وقت جاگ رہے تھے۔سناٹا ہر جگہ پھیلا ہوا تھا۔۔۔رات کی تاریکی عجیب

وحشت پیش کر رہی تھی۔۔۔

فضا میں ہوا کے سرسرانے کی آواز اور جانوروں کی ملی جلی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

ایسے میں کالے دھندوں کا کاروبار کروانے والے بھی رات کے اندھیرے میں اپنے گنا گار کاموں کے لیے نکل پڑے تھے۔۔۔

پرانی فیکٹری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے لوہے کا لمبا سا دروازہ تھا۔۔۔جو کالے رنگ کا تھا شاید کبھی مگر عرصے سے بند رہنے کی وجہ سے اس کا رنگ ماند پڑ چکا تھا۔۔۔سالار اور حامد اندر داخل ہوئے۔۔۔سامنے لمبی سی سنسان راہداری تھی۔۔۔اس کے آگے تین کمرے تھے۔۔۔باقی آگے ایک لفٹ جو کی خراب تھی۔۔۔اس کے ساتھ سیڑھیاں اور پھر اوپر کا دروازہ تھا مگر اوپر اُن کا کوئی کام نہیں تھا۔۔۔وہ سامنے بنے تین کمروں میں سے دوسرے کمرے میں گئے۔۔۔باہر سے نظر آنے والا خستہ حال یہ کمرہ اندر سے دیکھو تو حیران رہ جائیں۔۔۔یہ فیکٹری شہری آبادی سے دور تھی۔۔۔اس لیے یہاں کوئی نہیں آتا جاتا تھا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہو کر سالار نے کمرے میں لگے فریم پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بھڑھایا۔۔۔فریم سے ایک چھوٹا سا نشان اُبھرا۔۔۔اس نے اس نشان پر پانی ڈالا تو وہ لال رنگ کا ہو گیا۔۔۔اس نے اس لال رنگ کو غور سے دیکھ کر اس پر بنے پیٹرن پر اپنی انگلیاں تین بار زور سے دبائیں تو کمرے میں موجود قالین کے نیچے سے آواز آئی۔۔۔اس نے قالین ہٹایا تو وہاں نیچے خالی جگہ میں ایک راہداری بن چکی تھی۔۔۔وہ اتر کر حامد سمیت اس جگہ سے نیچے گئے تو وہاں ایک اور کمرہ تھا۔۔۔سالار لوک کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے ایک طرف اسلحہ پڑا تھا جبکہ دوسری طرف دس بچے زمین پر پڑے تھے۔۔۔

ارے۔۔۔۔میلے پالے پالے سے بچے کیا کل لہ ہیں۔۔۔ہممم۔۔۔

سالار بچوں کو ڈراتے ہے بولا۔۔۔

مما۔۔۔پاپا۔۔۔۔بچوں نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

چپ۔۔۔چٹاخ۔۔سالار نے ایک بچے کو تھپڑ مارا اور باقی بچے دیکھ کر سہم گئے۔۔۔

اب آواز نہ آئے کسی کی نہیں تو۔۔۔۔یہ کہتے ساتھ ہی سالار نے گن ایک بچے کے

ماتھے پر رکھی۔۔۔باقی بچے یہ دیکھ کر اور خوفزدہ ہو گئے۔۔۔۔

ارے سر چل جائے گی۔۔۔پلیز نیچے کرلیں اسے۔۔۔۔۔۔ویسے بھی ان بچوں کی قیمت کافی لگی ہے۔۔۔

سالار قیمت کا سنتے ہی ٹھنڈا ہوا۔۔۔

گنز دکھاؤ۔۔۔بارود وغیرہ تیار ہے۔۔۔۔اور نئے قسم کے چاقو جو آئے تھے وہ ذرا دکھاؤ۔۔۔

سر لایا لیکن اگر وہاں چلیں یہاں تو بچے ڈر جائیں گے۔۔۔۔

حامد نے رائے دی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک چلو۔۔۔سالار کو نجانے کیسے بچوں پر ترس آیا۔۔۔ابھی حامد یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فضا میں گولی چلنے کی آواز آئی۔۔۔

حامد یہ گولی کیسے چلی۔۔۔ہمارے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔سالار اچانک گولی کی آواز سن کر بولا۔۔۔۔

سر میں کیمرا کے ذریعے چیک کرتا ہوں۔۔۔۔حامد عجلت میں بولا۔۔

سر۔۔۔سر۔۔پی۔۔یہ تو رینجرز نے ریڈ کر دی ہے۔۔۔سر ابھی ہمیں۔۔۔ابھی نکلنا ہونگا۔۔۔جلدی کریں۔۔۔

حامد بولا۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو رینجرز کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔اور یہاں کروڑوں کا سامان ہے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔کچھ حل سوچو۔۔۔

سالار غصّے سے بولا۔۔۔

سر سامان دوبارہ مل جائے گا مگر ابھی اگر پکڑے گئے تو مال کے ساتھ ساتھ جان سے بھی جائیں گے۔۔۔۔ابھی نکلیں چھوڑیں ان کو۔۔۔۔

حامد بول کر کمرے میں موجود خفیہ دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

چلیں سر۔۔۔۔

حامد دروازہ کھولتے ہے بولا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک۔۔۔۔سالار بول کر چل پڑا۔۔۔۔

وہ سب رہداری سے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔سامنے گرے مادے پر چلنے کی وجہ سے

لوگوں کے پیروں کے نشان رہ گئے تھے۔۔۔رینجرز کی ٹیم اس کو ہی فالو کرتے ہوئے اندر گئے۔۔۔۔

وہاں انہوں نے بچوں کو بازیاب کروایا۔۔اُنہیں۔انکو گھر پہنچانے کا بولا۔۔۔

سر مشن کمپلیٹ۔۔۔۔

اذان ماسک اُتار کر اپنے کان میں لگے بلیوٹوتھ پر

بولا۔۔۔**********************

سر آج ہم تعداد میں کم تھے اسی لیے۔۔۔ہمیں کیا معلوم تھا کہ ان کو پتہ چل جائے گا۔۔۔

حامد بولا۔۔۔

مگر اُن کو مخبری کی کس نے۔۔۔

سالار کا غُصّہ کسی صورت کام نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اگلی صبح امل یونی ورسٹی کے لئے تیار ہو رہی تھی جب ازمیر خان امل کے پاس آیا اور اُسے اپنی حفاظت کی تاکید کرنے لگا۔۔۔

بھائی آپ فکر نہیں کریں آپ کی امل بہت بہادر ہے اور میں اپنی حفاظت اچھے سے کر لوں گی۔۔۔ویسے بھی یونی میں اذان سارا دن میرے ساتھ رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔آپ فکر نہیں کریں۔۔۔۔

امل ازمیر خان کو دلاسہ دیتے ہوئے بولی مگر کہیں نہ کہیں اُسے بھی دل میں فکر تھی۔۔۔۔۔اپنی نہیں بلکہ اپنے سے جُڑے لوگوں کی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ صحیح۔۔۔۔چلو میں بھی چلتا ہوں۔۔۔خدا کی امان۔۔۔۔۔

ازمیر بول کر چل پڑا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔خدا کی امان۔۔۔

سر کیا آپ آج یونی نہیں جائیں گے۔۔۔۔مطلب کل کے نقصان کے بعد۔۔۔نجانے کیسے مخبری ہوئی۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے سر اپنا ہی کوئی دشمن بنا بیٹھا ہے۔میں نے بندے لگا دیے ہیں کام پے۔۔۔جلد ہی آپکو اچھی خبر سننے کو ملے گی۔۔۔۔

حامد بول کر سالار کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔۔

ہمم۔۔۔۔ صحیح اور یونی تو جاؤں گا۔اس چھوٹے سے نقصان پر بڑا نقصان نہیں کرا سکتا

سالار سوچتے ہے بولا۔۔۔

اور ہاں بلیک جیک آرہا ہے پاکستان مگر اس سے میری خفیہ میٹنگ رکھو۔۔۔ایک کام کرو کلب میں رکھ لو۔۔۔۔ویسے بھی وہاں نشے میں دھت لوگوں کو کیا سمجھ آئے گا۔۔۔

تو کیا سر آپ اس کو۔۔۔میرا مطلب انکو آپ کیا وہ فائل دے دیں گے۔۔۔۔۔

حامد تھوڑا ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔

پاگل سمجھ رکھا ہے کیا۔۔۔اس کو وہ فائل دے دوں۔۔۔جانتے ہو وہ دوسری فائل جو ازمیر خان کے پاس ہے اس کو بلیک جیک کسی اور طریقے سے بھی حاصل کر سکتا ہے مگر جب تک وہ فائل جو میرے پاس ہے۔۔۔۔۔

سالار ایک پل کو رکا۔۔۔۔

اگر وہ اس کے پاس چلی گئی تو میری جو اتنی اہمیت ہے نہ۔۔۔۔۔وہ ایک پالتو کتے سے زیادہ نہ ہو گی۔۔۔۔۔۔اب تمہیں ہر چیز کا پتہ ہے اسی لیے تم سے کچھ نہیں چھپا

رہا۔۔۔

سالار حامد کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی تو مجھے وہ فائل حاصل کرنی ہے۔۔۔جب تک یہاں ہوں۔۔۔اپنے کالے دھندوں میں اس کی مدد کی ضرورت ہے مگر جیسے ہی وہ فائل حاصل کرلی تو میں پھر بلیک جیک کا بھی کام تمام کردوں گا اور پھر انڈر ورلڈ میں ایک ہی نام ہوگا۔۔۔۔۔سکور پین۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔سالار کہتے ساتھ ہی ہنسا۔۔۔۔

حامد تو اتنا وحشت ناک قہقہہ سن کر ہی نکل گیا۔۔۔جبکہ سالار یونی جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے۔۔۔اذان امل کو یونی میں داخل ہوتے دیکھ کر بولا۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔۔ہمارے مشن کا پہلا اسٹیپ کامیاب رہا۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اذان اور امل نے تالی ماری۔۔۔

ہائے۔۔۔مبارکاں۔۔۔میرے بناہی۔۔۔۔ایجنٹ 222 نے کہا۔۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔آجاؤ کس نے روکا ہے۔۔۔۔امل شرارت سے بولی۔۔۔۔

ہمم۔ صحیح ہے بس اذان کے آتے ہی پارٹی بدل لیا کرو تم امل کی بچی۔۔۔۔۔

ایجنٹ 222 نے شرارت سے امل سے کہا۔۔۔۔

نہیں یار اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔میں تو تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

امل خجل ہو کر بولی۔۔۔۔۔

بس بس رہنے دو۔۔۔میرا منہ نہ کھلواؤ۔۔۔۔۔۔۔

یار ابھی تو ہم یونی کی بیک سائڈ پر ہیں ایسا نہ ہو کے وہ بچھو کا بچہ آ جائے۔ ہم پر اُسے شک ہو جانا ہے۔۔۔۔۔

ایجنٹ 222 نے کہا۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو تم نے ٹھیک کہا ایجینٹ 222۔۔ چلو چلیں۔۔۔اذان بولا۔۔۔۔

ایک منٹ پہلے میری بات سنو کے اکیلے میں مجھے تم دونوں میرے نام سے پُکارا کرو۔۔ یہ ایجینٹ 222 کیا ہوتا ہے۔۔۔

او کے بوس۔۔۔اذان بولا۔۔۔۔۔

چلیں نمرا۔۔۔۔۔۔۔

اب کہ امل بولی۔۔۔

ہاں بلکل چلو۔۔۔۔۔۔۔ایجنٹ 222 یعنی کہ نمرا بولی۔۔۔۔۔

سالار یونی میں داخل ہوا تو پہلے روز کی طرح کے نظریں اس پر اٹھیں مگر وہ سب سے لاپرواہ چلتا امل کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔کیوں کہ اسے اس سب سے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہی اُسے امل، ازی اور نمی نظر آئے۔۔۔

سالار مسکراتا چل پڑا۔۔۔۔

امل۔۔۔امل۔۔۔رکو یار۔۔۔۔سالار امل کہ پیچھے بھاگتے ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اس کا دل چ چاہ رہا تھا کہ امل کو بس قتل ہی کر دے۔۔۔کیوں کہ امل کلاس میں جانے کے چکر میں تیز تیز بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آخر کار جب وہ کلاس نے داخل ہوا تو صرف نور کے ساتھ جگہ خالی تھی۔۔۔امل کے ساتھ نمی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔سالار کو مجبوراً نور کے ساتھ بیٹھنا پڑا۔۔۔۔۔۔

بیٹھتے ہی وہاں موجود کسی کہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی جسے سالار نے تو نوٹ نہیں کیا۔۔۔

پہلی کلاس سر احتشام کی تھی جو نہایت سخت ٹیچر تھے۔۔۔

اُن کے داخل ہوتے ہے ساری کلاس میں خاموشی چھا گئی۔۔۔ سالار کل کے نقصان کی وجہ سے بہت غصّے میں تھا اوپر سے امل کے نخرے تھے کے کم ہی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔ سالار نے پاس بیٹھی نور کی طرف دیکھا تو کچھ سوچ کر چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

نور۔۔۔ نور یہ لو میرا رجسٹر اور اس پر میرے لیے لیکچر نوٹ کرو۔۔۔۔۔ سالار حکم دینے کہا انداز میں بولا۔۔۔۔

مم۔۔ مگر میں کیسے۔۔۔ مطلب۔۔۔ مجھے اپنا بھی لیک۔۔۔ لکھنا ہی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ آپ خود لکھ لیں۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں تو۔۔۔۔۔۔

نور ہکلاتے ڈرتے بولی

اچھا۔۔۔۔ تو اب تم مجھے۔۔۔۔ انکار کرو گی۔۔۔ معصومہ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار نور کے ڈرتے معصوم چہرے کو بغور دیکھتے ہے بولا۔۔۔۔۔

میرا نام تو نور ہے۔۔۔ معصومہ نہیں۔۔۔۔

نور سالار کے معصومہ کہنے پر حیرانگی سے بولی۔۔

ارے پر تم ہو ہی اتنی معصوم کے میں تمہیں معصومہ ہی بولوں گا۔۔۔

سالار نور کو دیکھتے ہوئے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔۔۔

Hey both of you at the 2 row , stand up and get out of my class...right now....

سر اُن دونوں کو بولتا دیکھ کر بولے۔۔۔۔

پر سر میں نہیں۔۔۔ میں نہیں بولی۔۔۔ انہوں نے بولا۔۔۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔

نور ہچکیوں کے درمیان بولی کیوں کے پہلی دد فعہ ایسا ہوا تھا کے نور کی کسی ٹیچر سے بیزاتی ہوئی تھی۔۔۔

No arguments.....

سر احتشام چلائے

نور روتے ہوئے باہر چلی گئی جبکہ سالار کو نجانے کیوں نور کے آنسوں نے تکلیف دی۔۔۔۔۔۔

سالار بھی مٹھیاں بھینچ کر باہر نکل گیا۔

ہیلو۔۔۔ایک ٹیچر ہے ادھر۔۔۔۔احتشام خان۔۔۔۔مرمت کروانی ہے اس کی۔۔۔بس زیادہ نہیں اتنا کے ایک مہینے تک ہوش نہ آئے۔۔ہسپتال میں ہی مزے کی نیند سوئے۔۔۔۔ویسے بھی پروفیسر صاحب بہت تھک گئے ہیں۔۔۔۔ہم اپنے استاد کا خیال رکھتے ہوئے اُنہیں آرام کا موقع دیں گے۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔کہتے ہیں فون بند کر کے قہقہ لگایا۔۔۔

سر احتشام یونی سے باہر نکلے کیوں کے آج انکی ایک ہی کلاس تھی۔۔۔وہ چلتا ہوا جا رہا تھا کہ سامنے سے دس بندے ہاتھ میں ڈنڈا لیے کر آئے۔۔اُنہیں خطرے کی بو محسوس ہوئی۔۔۔وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھے مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔وہ

لوگ اُنہیں چاروں طرف سے گھیر چکے تھے۔اب انکو بچنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو بھاگنے کی کوشش کی مگر انہوں نے انکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اُنہیں ڈنڈوں سے دھوڈالا۔۔اب وہ پارکنگ میں بیہوش پڑے تھے۔۔۔اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا جو اُنہیں ہسپتال لے کر جاتا۔۔۔۔

اگلے روز یونی میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ سر احتشام کو کسی نے بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا ہے اور اس وقت وہ ہسپتال میں موجود ہیں۔۔اُن کی حالت کافی خراب ہے اور اُن کو آئی سی یو میں رکھا گیا ہے۔۔

مجھے تو سو فیصد یقین ہے کہ یہ سالار کا ہی کام ہے۔۔۔کل اتنی سی انسلٹ نہیں برداشت کر سکا یہ۔۔۔

امل افسوس سے بولی۔۔۔

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔۔۔

نمرا بولی۔۔۔

اچھا چلو سب اپنی اپنی جگہ سنبھالو۔۔۔۔۔سالار آگیا نہ تو ہمارا بھانڈا نہ پھوٹ

جائے۔۔۔

اذان بولا۔۔۔

ہاں تو جاؤنہ اپنی کلاس میں ہماری کلاس۔۔۔۔بلکہ ہماری کلاس فیلو کا پیچھا کبھی چھوڑ بھی دیا کرو وازی صاحب۔۔۔۔

نمرا بولی۔۔۔شرارت اس کہ لہجے سے واضح تھی۔۔۔۔

یار اب اس کو تو ساری زندگی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔البتہ تم کباب میں ہڈی کیوں بن رہی ہو۔۔۔۔۔

اذان نے نمرا سے کہا۔۔۔۔

یار اب دفع بھی ہو یہاں سے۔۔۔تم دونوں جنگلی جانوروں کی طرح لڑ رہے ہو۔۔۔

اوئے۔۔بھابی صاحبہ۔۔۔چپ کر کے اپنی جگہ بیٹھو نہیں تو میں نے ازمیر بھائی سے تمہاری شکایت لگانی ہے۔۔۔اور تم کر لیے۔۔۔۔چلو اپنی کلاس میں۔۔۔۔

امل روب دیکھتے ہے بولی۔۔۔

ہاں تو لگا دینا شکایت۔۔۔چغل خور۔۔۔میں کونسا ڈرتی ہوں تمہارے بھائی سے۔۔۔

نمرا امل سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے بھئی نہیں ڈرتی۔۔۔۔میں بھی بھائی کو بتادوں گی۔۔۔۔میرا کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

امل بولی۔۔۔۔۔

اوئے خبردار جو بولی۔۔۔منہ بند رکھنا سمجھئی۔۔۔۔

نمرا فوراً بولی۔۔۔

اوئے اب چپ کرو سالار آرہاہے۔۔۔۔۔

ہمم۔۔چلو۔۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔میں چلتا ہوں۔۔۔اذان سالار کو آتے دیکھ کر بولا۔۔۔

تم۔۔۔تمہیں کیا کوئی اور کام نہیں ہے جو ہر وقت امل کے سر پر سوار رہتے ہو۔۔۔

سالار ازی کو دیکھ کر طنزیہ بولا۔۔۔۔۔

تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔مسٹر۔۔۔۔۔لڑاکا طیارہ۔۔۔۔

ازی نے بھی سالار کو دیکھ کر طنزیہ کہا۔۔۔۔

ہاں امل میری دوست ہے۔۔۔مجھے نہیں تو اور کس کو مسئلہ ہو گا۔۔۔۔

سالار پر اعتماد طریقے سے بولا۔۔

اِدھر لگا ان سب کو حیرت کا شدید جھٹکا کیوں کے اُنہیں چار دن میں ہی سالار سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔

تمہیں کس نے کہا کے میں تمہاری دوست ہوں۔۔۔

امل نے سالار کو غُصّہ دلانا چاہا۔۔۔۔

یار۔۔۔۔تم۔۔۔۔نے۔۔اتنی۔۔مدد۔۔۔۔کی۔۔۔میری۔۔۔تو۔۔تم۔۔۔میری دوست ہوئی نہ۔۔۔۔

سالار دانت پیس کر غُصّہ ضبط کرنے کے لیے بولا۔۔۔اور دانتوں کو ایسے پیسا جیسے ان کے درمیان امل ہو۔۔۔

اچھا۔۔۔لیکن یہ تو اتنی جلدی دوست نہیں بناتی۔۔۔

پیچھے سے نمی نے آکر کہا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔ٹھیک ہے اب ھٹو مجھے بیٹھنے دو۔۔۔

سالار نمی کو آتے دیکھ کر جلدی سے امل کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔مگر یہ تو میری جگہ ہے۔۔۔۔

امل کے ساتھ سالار کو بیٹھتے دیکھ کر نمی بولی۔۔۔۔۔

اب تو میں بیٹھ گیا نہ۔۔۔۔۔۔

سالار بولا۔۔۔۔

ازی ان کی باتیں سن کر بیزار ہوتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

سالار امل کے ساتھ جبکہ نمی منہ بناتے ہوئے کہیں اور بیٹھ گی۔۔۔

کلاس شروع ہو چکی تھی مگر سالار کی بے چین نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

آخر کار اُسے وہ پہلی رو میں بیٹھے نظر آ گئی۔۔۔بوٹل گرین سکارف، پنک شلوار قمیص اور سکن کلر کی چادر اوڑھے وہ الگ ہی اس کے دل کی دنیا ہلا رہی تھی۔۔۔پنک کپڑوں میں وہ بھی گلابی رنگ کا پھول لگ رہی تھی۔۔۔اوپر سے آج اس نے نظر کا چشمہ بھی لگا رکھا تھا جو کے اُسے مزید کیوٹ بنا رہا تھا۔۔۔آج نور، سالار حسین جیسے پتھر دل

انسان کے دل کے تار اپنی معصومیت کی وجہ سے چھیڑ گئی تھی۔۔۔نور کو دیکھتے سالار کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔کچھ سوچ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔مگر اچانک امل پر نظر پڑتے ہی سالار کے چہرے کے نقوش تن گئے۔۔۔نجانے کب وہ فائل حاصل کرے کیوں کے یہ تو وہ پہلے دن سے طے کر کے آیا تھا کے فائل حاصل کرنے کے بعد اس نے امل کو زندہ نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

*******_**************************

یونی کا ٹائم ختم ہو چکا تھا۔۔۔سب اپنے گھر چلے گئے تھے بس کچھ سٹوڈنٹس ہی بس کے انتظار میں کھڑے تھے جن میں نور بھی شامل تھی۔۔۔سالار نے دیکھا تو اپنی برینڈ نیو کار لے کر نور کے پاس آیا۔۔۔

نور۔۔۔نور۔۔۔آجاؤ گھر چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔۔

سالار نے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے نور سے کہا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔میں۔۔۔میں۔۔چلی جاؤں گی۔۔۔نور سالار کو دیکھ کر ڈرتے ہے بولی۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے۔۔۔سالار کو نور کا خود کو انکار کرنا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔چلو۔۔۔بیٹھو۔۔۔ورنہ میرے غصے کو جانتی ہو نہ۔۔۔

سالار نور کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔

جی۔۔اچھا۔۔۔نور منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی جو کے سالار کو بہت کیوٹ لگی۔۔۔۔

اوہ ہیلو۔۔۔۔میں تمہارا ڈرائیور نہیں ھوں۔۔۔آگے بیٹھو۔۔۔

سالار نور کو پیچھے کا دروازہ کھولتے دیکھ کو بولا۔۔۔۔

ہن۔۔۔۔بیٹھتی ہوں۔۔۔۔۔

نور آگے آکر بیٹھی۔

سالار نے گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔

تو تمہارے گھر میں اور کون کون ہے۔۔۔۔

سالار نے گاڑی چلاتے ہوئے نور سے پوچھا۔۔۔

میرے گھر میں تو بس میں اور ابو ہیں۔۔بس امی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

نور آنکھوں سے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔

سوری۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا۔۔۔سالار نور کے رونے پر بولا۔۔۔

اِدھر تھا دنیا کے لوگوں کے لیے سب سے بڑا جھٹکا۔۔۔سالار اور

سوری۔۔۔امپوسیبل۔۔۔۔

نور نے سالار کو حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

سالار نور کے ایسے دیکھنے پر دل ہی دل میں مسکرایا۔۔۔اچانک یہ چھوٹی سی لڑکی اُسے

اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تمہارے ابو کیا کرتے ہیں۔۔۔۔

سالار نے پوچھا۔۔۔۔

وہ بیمار ہیں۔۔۔بستر سے نہیں اٹھ سکتے۔۔۔۔ہرٹ اٹیک کے بعد سے کافی بیمار

ہیں۔۔۔۔

نور نے بتایا۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہے بڈھا جلدی ہی ٹپک جائے گا۔۔۔پھر فائل حاصل کر کے نور کو ہمیشہ کے

لیے ساتھ فرانس لے جاؤں گا۔۔۔۔

سالار دل ہی دل میں سوچتے ہوئے بولا لیکن قسمت کے فیصلے سے تو وہ بے خبر تھا۔۔۔۔

(انسان اپنے بہت سے فیصلے کرتا ہے، مگر ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔۔۔ قسمت کا لکھا تو کوئی نہیں جانتا۔ مگر ہم بس آگے کی پلاننگ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔"

اے میرے بندے! ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے۔ ہوگا وہی جو میری چاہت ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر انسان اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔۔۔۔)

بس یہیں روک دیں۔ میں چلی جاؤں گی آگے۔۔۔۔

نور سالار کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

یہاں کیوں۔۔۔ تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔۔۔

سالار نے ایک آبرو اچکا کر کہا۔

وہ آگے گلی تنگ ہے تو گاڑی آگے نہیں جائے گی۔۔۔

نور شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ تمہارے ابو کی طبیعت بھی پوچھ لوں گا۔۔۔۔

سالار نے نور سے کہا۔ دراصل سالار نور کے گھر جا کر دیکھنا چاہتا تھا کے کیا وہ سچ کہہ رہی ہے یہ نہیں۔۔۔

سالار نور کے ساتھ اس کے گھر گیا اور اس کے باپ سے مل کر مطمئین ہوا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک مہینے بعد۔۔۔۔۔۔۔

سالار نور سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔امل کو بھی اپنے جال میں پھنسا رہا تھا۔۔۔وہ امل سے منگنی کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ اس کے گھر تک رسائی حاصل کر سکے۔۔۔اس ایک مہینے میں اس کہ بزنس کو کافی نقصان ہو رہا تھا۔۔۔وجہ از میر خان کا بزنس ڈیل کینسل کرنا۔۔۔اس وقت سالار از میر خان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔۔۔۔بلیک جیک کچھ ضروری کاموں کی وجہ سے آ نہیں پایا تھا اور جلد ہی آنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

نور کی سالار سے ہچکچاہٹ بھی کم ہو گئی تھی۔۔۔۔سالار نے نقلی ماں باپ کے ذریعے

نور سے منگنی کرلی تھی۔۔۔سالار نے نور سے کہا تھا کے امل سے کچھ خاندانی دشمنی کے باعث منگنی کرنی پڑے گی مگر جلد ہی وہ اسے توڑ دے گا۔۔۔۔نور بڑی مشکل سے مانی تھی۔۔۔۔

آج سالار نے امل کو پروپوز کرنا تھا۔۔۔۔

امل کیا تم میرے ساتھ یونی کے بعد چلو گی ریسٹورانٹ۔۔۔کچھ بات کرنی تھی تم سے۔۔۔

سالار مکاری سے لہجے میں محبت سموئے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔ضرور۔۔۔۔

امل نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔۔امل بھی سالار کے سامنے یہی دیکھا رہی تھی کے وہ بھی اُسے چاہتی ہے۔۔۔

دراصل سالار اپنے خاندان کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔فائل تو بس بہانہ تھی۔۔۔

یونی کے بعد سالار امل کو لے کر ریسٹورانٹ گیا۔۔وہاں لنچ کرنے کے بعد وہ اُسے سمندر کنارے لے گیا۔۔۔

امل کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔۔

سالار گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا۔۔۔۔

اور امل حیرانگی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھ کر خوش ہوتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

۔

امل نے حیران ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

سالار۔۔۔سالار مجھے بلکل۔۔۔مطلب۔۔۔۔میں کیسے۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔تم سچ کہ رہے ہو۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔اف۔۔۔میں۔۔۔۔میں کتنی خوش قسمت ہوں۔۔۔۔تم نے۔۔۔تم نے تو میرے دل کی بات کر دی۔۔۔۔۔۔

امل نے تو بڑی بڑی ایکٹریسز کے بھی ریکارڈ توڑ دیئے۔۔۔۔

ہاں امل میں آج سے نہیں بلکہ پہلے دن سے تمہیں پسند کرتا ہوں۔کب یہ پسند محبت میں بدلی سمجھ ہی نہیں پایا۔۔۔اب میں نے سوچا تم سے بات کروں۔۔۔آریا پار۔۔۔۔۔

سالار نے بھی کم ایکٹنگ نہیں کی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ مگر سالار۔۔۔ مجھے لگا کہ تم نور سے۔۔ مطلب شاید تم نور کو پسند کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

امل نے سالار کے چہرے کے زاویے بگڑتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

کون۔۔۔ نور۔۔۔۔ وہ ڈرپوک۔۔۔ کم اون یار۔۔۔۔ میں تو ہمیشہ سے ڈرپوک لڑکیوں سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔ مجھے تو تم جیسی بہادر لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔

سالار امل کو دیکھ کر ضبط سے بولا۔۔۔

آہاں۔۔۔ مجھ جیسی یا میں۔۔۔ ویسے اس نور چھپکلی کو تمہیں پسند کرنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ تم نہ اپنے والدین کو میرے گھر بھیجو۔۔

امل سالار کے ضبط کا مکمل امتحان لیتے ہوئے بولی۔۔۔ سالار کی آنکھیں غصّے سے سرخ ہو گئیں۔۔۔ مگر چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے امل کو رنگ پہنائی۔۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔ موم ڈیڈ کو بھیجوں گا اس ہفتے۔۔۔۔

سالار لہجے میں محبت سموئے بولا۔۔۔

ہاں ٹھیک۔۔۔جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔۔۔

امل نے بھی شرمانے کے بھرپور ایکٹنگ کی۔۔۔

ایک کلام کروں گا جو ماں باپ نور کی طرف لے کر گیا تھا وہی اس کی طرف بھی کے جاؤں گا۔۔۔۔

اچھا چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔(سر سے اُترو میرے)سالار نے آخری بات دل میں کہی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔۔چلیں۔(واہ رے امل کیا دن آگئے ہیں۔۔۔اس بچھو سے بھی آپ جناب کر کے بات کرنی پڑے گی۔۔۔ہائے رے قسمت)۔۔۔۔۔۔

امل نے بھی اپنے دماغ میں سالار کے لیے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔۔

سالار امل کو چھوڑنے کے بعد حامد کی بتائے جگہ پر چل پڑا۔۔۔کیوں کے آج سامان کے تین ٹرک جانے تھے۔۔۔جبکہ جانچ سالار خود کرنے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

سالار حامد کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچا تو مال چیک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔وہاں موجود اسلحہ

اور ڈر گز دیکھ خت اُسکا دل خوش ہو گیا۔۔۔

حامد۔۔۔سب کو بونس دو۔مال دیکھ کر تو دل جیت لیا تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔شکریہ بوس۔۔۔بس آپ کی دعائیں ہیں۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔چلو۔۔۔یہ سارا مال لوڈ کر واور نگرانی میں پہنچاؤ۔۔۔۔۔

سالار تحکم انداز میں بولا۔۔۔

جی سر۔۔۔اٹھاؤ مال۔۔۔اس کو لوڈ کر و۔۔۔دھیان سے۔۔۔یار اُدھر نہیں

رکھو۔۔۔اس کو پہلے رکھو۔۔۔ہاں سب دھیان سے رکھو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حامد سب کو بتاتا ہوا سالار کی طرف آیا۔۔۔۔

جی سر۔۔بلایا آپ نے۔۔۔حامد نے سالار کے آنکھ کے اشارے سے اس کے پاس آکر

پوچھا۔۔

ہاں میرا بھائی بنانا ہے تمہیں۔۔۔۔اس پاگل لڑکی کے گھر رشتا لے کر جانا ہے

۔۔۔۔نقلی ماں باپ کا بھی انتظام کرو۔۔۔۔

سالار نے اپنا منصوبہ بتایا۔۔۔

جی بہتر سر۔۔جیسا آپ کو صحیح لگے۔۔

اس کے بعد سالار کلب کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

بھائی۔۔پلان تو کامیاب جا رہا ہے۔۔سالار اپنے کرائے کے پیرنٹس کو لانا چاہتا ہے۔۔۔

امل نے گھر آکر ازمیر خان کو بتایا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ صحیح ہے کہ دینا بھائی میرے معاملے میں کافی ٹچی ہیں۔۔۔بڑی مشکل سے مانے ہیں۔۔۔۔۔بس گڑیا اپنا خیال بہت رکھنا۔۔۔میں ہوں یا نہ ہوں۔۔۔اذان ہر پل تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔بس اُسکا ساتھ نہیں چھوڑنا۔۔۔

ازمیر کرب سے بولا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ایسے تو نہ۔۔۔ کہیں۔۔۔۔میں کیسے۔۔آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔نہ آپ مجھے چھوڑ کر کہیں جا رہے ہیں اور نہ ہی میں آپ کو۔۔۔اگر اذان کو اتنی ہی تکلیف ہے تو وہ رخصت ہو کر آجائے یہاں۔۔۔۔۔امل روتے ہوئے آخر میں حل نکال کر بولی۔۔۔۔

ارے۔۔ہاہاہاہا۔۔۔میری معصوم سی گڑیا۔۔۔کہیں نہیں جارہااورنہ تمہیں جانے دوں گا۔۔۔

ازمیر امل کو گلے لگاکر بولا ساتھ ہی ایک آنسو ازمیر کی آنکھ سے نکل کر امل کے بالوں میں جذب ہوگیا۔۔۔۔۔

اچھا چلو اذان آیا ہوا ہے۔۔۔۔جاؤ۔۔اُسے کمپنی دو۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔خالہ بھی آئی ہیں۔۔۔۔

ازمیر امل کو بتاتے ہوئے بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ۔۔۔اچھا صرف خالہ ہی آئی ہیں یا اُن کی ایک عدد بیٹی بھی آئی ہے۔۔۔۔

ہاں وہ تمہاری بھابی کچن میں ہے۔۔۔تم بھی ہیلپ کرواؤ اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔

ازمیر امل سے بولا۔۔۔

جی جی کیوں نہیں۔۔۔۔بھابی صاحبہ کی مدد کرواتی ہوں پر پہلے منہ ہاتھ تو دھو لوں۔۔۔۔۔

اچھا پر جلدی۔۔۔۔امل بول کر کمرے میں چل دی۔۔۔۔۔تو ازمیر نے اُسے جلدی

آنے کی تاکید کی۔۔۔

*****************************__****

امل اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک اس کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

آآآآآآآآ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار ڈرا دیا تم نے کر لیے۔۔۔ہٹو یار کیا چیز ہو تم۔۔۔۔۔۔امل کمرے میں داخل ہوئی تو اذان امل کے بیڈ پر بیٹھا اس کے میک اپ لیے اُنہیں دیکھ رہا تھا اور شاید عنقریب اُن کو رہنے بھی نہ دیتا اگر امل وقت پر نہیں آتی۔۔۔۔

پہلے تم بتاؤ۔۔۔کیسی رہی ڈیٹ۔۔۔سالار کے ساتھ۔۔۔۔

اذان طنز کے تیر چلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اوہ کم ان۔۔۔۔اب یہ ٹیپیکل شوہروں والے سوالات مت شروع کر دینا۔۔۔تم جانتے ہو کہ میں مشن پر ہوں۔۔۔۔

امل نے بیزاریات دکھائی۔

ہائے۔۔۔سالار۔۔۔قسم سے۔۔۔تم سچ کہ رہے ہو۔۔۔تم نے تو میرے دل کی بات کر دی ہے۔۔۔۔۔

اذان امل کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔۔

استغفراللہ۔۔۔۔اذان کے بچے۔۔۔کریلے۔۔۔بندر۔۔۔مطلب تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔۔۔دفعہ ہو نکلو میرے کمرے سے۔۔۔کریلے۔۔۔بلکہ تم تو۔۔تم تو ۔۔۔۔جلن محسوس کررہے ہو۔۔۔۔اف۔کوئی جل رہا ہے۔۔۔۔ تچ تچ تچ تچ۔۔۔۔۔۔بڑاافسوس ہوا۔۔۔۔۔

امل بھی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اچھا یار میں نیچے جارہا ہوں۔آجانا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذان بول کر چل پڑا۔۔۔***********************************

****

ازمیر خان امل کو بول کر کچن کی طرف گیا کیوں کے اُسے چائے کی شدید طلب ہوں رہی تھی۔۔۔۔

نمرا۔۔۔سنو کیا ایک کپ چائے ملے گی۔۔۔سوری امل کو بول دیتا مگر وہ فریش ہونے

گئی ہے اور اذان بھی ادھر ہی ہے۔۔۔شاید وہ کیس سے متعلق کچھ بات کریں اور سر میں بھی کافی درد ہے۔۔۔تو اگر تم برا نہ مانو تو۔۔۔۔۔۔

ازمیر اپنی بات بول کر چپ ہوا۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔اس میں برا منانے کی کیا بات ہے۔۔۔میں ابھی آپ کو چائے دیتی ہوں

ازمیر بھائی۔۔۔۔

نمرا اچانک بولی۔۔۔۔

ارے پاگل لڑکی۔۔۔۔بھائی کیوں بول رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔شوہر ہوں تمہارا۔۔۔کچھ تو خیال کرو۔۔۔۔۔ازمیر نمرا کے بھائی بولنے پر فوراً بولا۔۔۔۔

سوری۔۔۔آئندہ نہیں بولوں گی۔۔۔۔۔یہ لیں آپ کی چائے۔۔۔۔۔نمرا ازمیر کو چائے پکڑاتے بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔چائے تو کافی اچھی بنائی ہے ہماری بیگم نے۔۔۔۔

ازمیر چائے کی چسکیاں لے کر بولا۔۔

وہ۔۔۔ازمیر بھاآآ۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔امی نے آپ کو کچھ دینے کو کہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرا ازمیر بھائی بولتے ہی فوراً اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ گئی۔۔۔

اچھا۔۔۔کیالائی ہیں آپ میرے لیے۔۔۔۔۔

ازمیر نے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا۔۔۔

یہ۔۔۔۔نمرا نے سرخ گلابوں کا بوکے ازمیر کے ہاتھ پر رکھا۔۔۔۔۔

خوبصورت ہے۔۔۔۔مگر آپ سے زیادہ نہیں۔۔۔۔ایک ریکویسٹ کر سکتا ہوں۔۔۔۔

ازمیر نمرا کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔

جج۔۔جی کہیں۔۔۔۔۔۔نمرا بولی۔۔۔۔

مجھے سفید رنگ کے پھول بہت پسند ہیں۔۔۔۔جب اُگلی دفعہ پھول لائیں نہ میرے لیے تو سفید لائے گا۔۔۔

ازمیر نے نمرا کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

جی اچھا۔۔۔نمرا نے بھی جواب دیا۔۔۔ازمیر چائے کے کر باہر نکل پڑا۔۔۔

(کون جانے وقت کب بازی لے جائے، کس کو خوشیاں راس آئیں اور کس کو نہیں

۔۔۔۔۔یہ تو آگے ہی پتہ چلنے والا تھا۔)

****

آج سالار اپنے ماں باپ بلکہ کرائے کے ماں باپ کے ساتھ امل کے گھر موجود

تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔آپ تو جانتے ہیں کے بچے بس آج کل اپنی ہی مرضی کرتے ہیں۔میرے

سالار کو تو آپ کی امل بہت پسند ہے۔۔۔اب تو میں بھی مل چکی ہیں امل سے تو کیا خیال

ہے یہ رشتا پکانہ کر لیا جائے۔۔۔۔۔

سالار کی ماں لہجے میں محبت سموئے بولی۔۔۔۔

ٹرن۔۔۔ٹرن۔۔۔۔۔

ایکسیوزمی۔۔۔۔۔سالار اپنے فون پر آنے والی بیل کو دیکھ کر باہر چال پڑا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔بولو۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔بکواس بند

کرو۔۔۔تم لوگ کہاں مرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔کروڑوں کا سامان تھا اُن میں

۔۔۔دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔

ٹھک۔۔۔۔۔۔۔سالار نے زور سے موبائل دیوار پر دے مارا۔۔۔کیوں کال کر کے سالار کو بتایا گیا تھا کے تین ٹرک جو کے ڈرگز اور اسلحہ سے بھرے پڑے تھے۔۔۔ایک میں آگ لگ گئی اور بارود ہونے کی وجہ سے آگے پیچھے والے ٹرک بھی تباہ ہو گئے۔۔۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے۔۔۔میں نکلتا ہوں ڈیڈ موم۔۔۔۔۔

سالار عجلت میں آتے ہوئے بولا۔۔۔

ارے بیٹا بات تو سنو۔۔۔۔مٹھائی کھاؤ۔۔۔مبارک ہو بھئی۔۔۔اگلے اتوار کی شام کو منگنی ہے تمہاری امل کے ساتھ۔۔۔۔۔

سالار کی نقلی ماں جلدی سے بولی۔۔۔۔

جی۔میں آکر بات کرتا ہوں۔۔۔۔سالار بول کر نکل پڑا۔۔۔چلیں ہمیں بھی اجازت دیں۔۔۔سالار کا باپ بولا۔۔۔

ہفتہ کیسے گزرا معلوم ہی نہ ہوا۔۔۔آج سالار اور امل کی منگنی تھی۔۔۔۔۔سالار نے

امل کو انگوٹھی پہنائی۔۔۔اذان دور کھڑا سالار کے ہاتھ میں امل کا ہاتھ دیکھ کر ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا

سالار نے امل کو انگوٹھی پہناتے وقت جان بوجھ کر ایسے پہنائی کے اس کے ہاتھ میں کٹ لگ گیا اور خون رسنے لگ گیا۔۔۔۔۔

سالار نے انگوٹھی پہنائی تو سٹیج سے اتر گیا۔۔۔

آخر کار منگنی سالار سے ہو ہی گئی۔۔۔۔

منگنی کا فنکشن ختم ہونے کے بعد اذان امل کے روم کی طرف گیا تو اس کے کمرے سے رونے کی آواز آئی۔۔۔

امل۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔تم۔۔۔تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔

اذان امل کو روتا دیکھ کر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

اذان۔۔۔دیکھو۔۔۔۔یہ دیکھو میرے ہاتھ میں آج اس شخص کے نام کی انگوٹھی ہے جس نے۔۔۔جس نے میرے ماں باپ کا قتل کیا۔۔۔اذان میں کیسے برداشت کروں۔۔۔مجھے نہیں ہو رہا برداشت۔۔۔۔۔

امل پلیز یار۔۔۔چپ کرو۔۔۔۔تمہارے آنسو نہیں برداشت ہوتے مجھ سے

۔۔۔۔یار نہیں رونہ۔۔۔۔

اذان کو امل کے آنسو تکلیف دے رہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نہیں۔۔۔رو رہی۔۔دیکھو۔۔۔

امل آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔چلو صحیح۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذان نے کہا۔۔۔۔

کیا خیال ہے۔۔۔امل کو منگنی کا تحفہ نے دیا جائے۔۔۔سالار اور بلیک جیک اس وقت کلب میں بیٹھے ہوئے تھے جب سالار بولا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔بلیک جیک نے ایک آبرو اچکا کر بولا۔۔۔

بلیک جیک پاکستان آچکا تھا اور وقت وہ اور سالار کلب میں موجود تھے....

مطلب یہ کے دیکھو نہ اب تو امل کی حفاظت کے لیے میں موجود ہیں تو اب بھائی کی کیا ضرورت اُسے۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

سالار نے کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔

خبیث ہو تم بہت۔۔۔۔۔۔بلیک جیک بھی سالار سے ہنس کر بولا۔۔۔۔۔

ازمیر خان ایک ضروری میٹنگ کے بعد گھر جا رہا تھا۔جب چار گاڑیاں اس کی گاڑی کے ارد گرد رکیں۔۔۔۔اُسے خطرے کی بو محسوس ہوئی۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا مگر اس کے نکلتی ہی اُن آٹھ افراد نے اس پر فائر کھول دیے۔۔۔چند منٹ کا کھیل اور اب سامنے ازمیر خان کی لاش سامنے پڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ جا چکا تھا اس دنیا سے۔۔۔ان سب لوگوں سے۔۔۔امل، نمرا سے بہت دور۔۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔آخری بات جو اس نے سنی وہ سالار کی آواز تھی۔۔۔۔

فکر مت کرنا۔۔۔امل کو بھی جلد تمہارے پاس بھیجوں گا۔۔۔۔بائے۔۔۔ازمیر خان۔۔۔۔۔۔

فون کر دو اس کے گھر والوں کو۔۔۔۔۔۔

ایک بندہ اس کی لاش کو ٹھوکر مارتا چل پڑا۔۔۔۔۔

اذان کے موبائل پر کال دیکھ کر اذان نے اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔جی بول رہا ہوں۔۔۔۔اچھا میں آ رہا ہوں۔۔۔

اذان کے چہرے سے پریشانی چھلکنے لگی۔۔۔

کیا ہوا اذان۔۔۔امل جو کسی کام سے اذان کے پاس آئی تھی اُسے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

امل یار۔۔۔میری بات غور سے سنو۔۔۔۔از میر بھائی کی گاڑی پر حملا ہوا ہے۔۔۔پلیز خود کو سنبھالنا۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔

اذان خود کر چل پڑا مگر پیچھے امل کو ساکت چھوڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نمرا۔۔۔نمرا۔۔۔اٹھو۔۔۔بھائی۔۔بھائی۔۔۔۔نمرا۔۔۔وہ۔۔وہ

اذان۔۔۔فون۔۔۔۔۔

امل حواس باختہ سی نمرا کے کمرے میں اُسے جگانے آئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا امل۔۔۔اِدھر بیٹھو۔۔۔یہ لو پانی پیو۔۔۔۔

نمرا نے امل کی بگڑتی حالت دیکھ کر کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاہوااب بتاؤ۔۔۔نمرانے پوچھا۔۔۔۔

نمرا۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ نہ بھائی۔۔۔۔اذان کو۔۔۔فون آیا تھا۔۔۔بھائی کی گاڑی

۔۔۔۔۔گاڑی پر حملا۔۔۔ہوا۔۔۔ہوا ہے۔۔۔

یہ سنتے ہی نمرا کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا۔۔۔نمرا سکتے کی سی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔۔۔

نمرا۔۔۔سنو۔۔۔۔دیکھو بھائی۔۔۔۔ٹھیک ہیں یوں۔۔۔۔یوں رومت۔۔۔

پیپ۔۔۔پیپ۔۔۔۔۔۔پیپ۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کی آواز سن کر امل اور نمرا نیچے بھاگیں۔۔۔۔۔

سامنے اذان کچھ بندوں کے ساتھ مل کر ازمیر کی لاش کو گاڑی سے نکال کر گھر میں لا رہا تھا۔۔۔۔۔

امل اور نمرا دونوں سکتے کی سی کیفیت میں کھڑی تھیں۔۔۔۔

امل بھاگی تھی۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔بھائی اٹھیں۔۔۔۔بھائی یہ کیا مذاق ہے۔۔۔ اٹھیں نہ۔۔۔

امل دیوانہ وار بول رہی تھی۔۔۔۔

امل پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔۔اذان امل کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

ایک۔۔۔۔ایک منٹ اذان۔۔۔مجھے بھائی۔۔۔۔۔سے بات کرنے دو۔۔۔۔بھائی اٹھیں۔۔۔ہاں آپ۔۔آپ تھک گئے ہیں نہ۔۔۔۔۔یہاں نہیں سوئیں نہ۔۔۔۔ٹھنڈک لگ جائے گی۔۔۔۔۔مذاق نہیں کریں بھائی۔۔۔اٹھ جائیں ورنہ آپ کی گڑیا آپ سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔۔

امل ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل بات تو سنو۔۔۔۔۔اذان نے دوبارہ کوشش کی۔۔۔۔۔

ایک منٹ اذان کیا مسئلہ ہے۔۔۔بھائی سے بات تو کرنے دو۔۔۔اچھا بھائی نمرا کی بات سنیں گے نہ۔۔۔نمرا چلو بھائی کو بولو اٹھیں۔۔۔چلو۔۔۔۔۔

امل صدمے سے نمرا کو بولی۔۔۔اور نمرا اس کے سے تو شاید زبان ہی تالو سے چپک گئی تھی۔۔

بھائی۔۔۔دیکھیں پتہ ہے آپکو کے نہ۔۔۔میں نے۔۔۔ساری چاکلیٹ کھالی

ہے۔۔۔آپ نے منع کیا تھا نہ۔۔۔اب آپ ڈانٹ دے مجھے۔۔آج۔۔۔آج میں نے سر پر دوپٹہ بھی لیا ہے بھائی۔۔۔اٹھیں نہ۔۔آپ نے تو کہا تھا کہ اپنی گڑیا کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔۔۔۔اذان بھائی کو اٹھاؤ۔۔۔بس بہت ہو گیا مذاق۔۔۔۔اُن سے۔۔۔اُن سے کہو مذاق نہیں برداشت ہو رہا۔۔۔۔

امل پاگلوں کی سے کیفیت میں بولی۔۔۔۔

وہاں یہ منظر دیکھ کر ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔۔امل کا آخری خون کا رشتہ بھی اس سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذان بیٹا جنازے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔سفیان ملک اندر آ کر بولے۔۔۔

جی۔۔۔۔بہتر۔۔۔۔۔اذان نے جواب دیا۔۔۔۔اذان کہ کر آگے بڑھا۔۔۔سب نے ازمیر کے جنازے کو کندھا دیا۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔کہاں لے کر جا رہے ہو بھائی کو۔۔اذان چھوڑو بھائی کو۔۔۔۔کدھر کے کر جا رہے ہو۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔بھائی۔۔۔بھاآآآآآآآآئییییی۔۔۔۔۔

امل چیخنے کے ساتھ ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔۔۔

اذان۔۔۔یہ کہاں لے کر جارہے ہو ازمیر کو۔۔۔اچھا تھک گئے ہیں نہ۔۔۔ہاں لے جاؤ۔۔۔۔آرام کر لیں گے۔

نمرا کو دیکھ کر اچانک اذان کو کسی پاگل کا گمان ہوا۔۔۔۔

اذان باقی سب سمیت ازمیر کی میت کو لے کر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

امل۔۔۔۔امل گڑیا۔۔۔میری جان۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔

امل کو اچانک آواز آئی۔۔۔۔۔سامنے اندھیرے میں سفید حالے میں ازمیر خان کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی۔۔۔آپ اٹھ گئے۔۔۔دیکھا میں نے کہا تھا نا سب سے کے آپ مذاق کر رہے ہیں۔۔۔

امل نے سامنے ازمیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

امل۔۔۔میری بات دھیان سے سنو۔۔۔۔اب میں نہیں ہوں۔۔۔مگر تمہیں یہ مشن پورا کرنا ہے۔۔۔۔اپنے آپ کو مضبوط بنانا ہے۔۔۔۔اذان کا ساتھ نہیں چھوڑنا۔۔۔اب چلتا ھوں۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔

کہ کرازمیر پیچھے ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔رکیں کہاں جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے ضرورت ہے آپ کی۔۔۔رکے نہیں جائیں۔۔۔۔

امل دیوانہ وار بولی۔۔۔۔

مگرازمیر کا وجود سفید روشنی میں غائب ہو گیا۔۔۔۔۔

بھاآآآئییییی۔۔۔۔۔۔۔امل ایک چیخ کے ساتھ اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

دیکھا تو اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔اس کا پورا وجود پسینے میں شرابور تھی۔۔

بھائی۔۔۔ایک سرگوشی امل نے کی۔۔۔۔۔

امل اٹھ کرازمیر خان کے کمرے کی طرف گئی۔۔۔وہاں ازمیر خان کے کمرے کا دروازہ کھولا دیکھ کر ایک امید کی کرن جاگی مگر اندر سے آتی نمرا کی سسکیوں کی آواز نے اس کی آخری اُمید بھی توڑ دی۔۔۔۔۔

امل اندر داخل ہوئی تو نمرا ازمیر کی تصویر ہاتھ میں لیے سرخ گلاب کے پھول جو گلدان میں سجائے گئے تھے اُن میں سے ایک کو نکال کر اس تصویر پر رکھ چکی تھی اور اب رو

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نمرا۔۔۔امل نے پُکارا۔۔۔۔۔

نمرا اپنی آواز سنتے ہی امل کے گلے لگ گئی۔۔۔دونوں نے ہی اپنی زندگی کھوئی تھی۔۔۔

نمرا جی۔۔۔امل۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔ازمیر بیشک ہمارے درمیان نہیں ہے۔مگر امل میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو ازمیر کی کمی نہیں محسوس ہونے دوں گا۔۔حاشر اُن دونوں کی آواز سن کر اندر آیا۔۔۔۔

حاشر کو بھی ابھی ہی خبر ملی تھی۔۔۔۔سالار فرانس جا چکا تھا۔۔اس نے فلائٹ پہلے سے بک کروالی تھی۔۔۔ازمیر کا قتل کرتے ہی وہ پاکستان سے چلا گیا۔۔اس کا ارادہ ایک ہفتہ فرانس رکھنے کا تھا۔۔۔

اذان تم۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔میں نہیں چھوڑوں گی سالار کو۔۔۔وہ قاتل ہے اذان۔۔مجھے لے چلو۔۔۔

امل اذان کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

امل سنو۔۔۔دیکھو اگر ابھی اس کے سننے کچھ بھی شو کیا تو ہمارا پلان ناکام ہو سکتا ہے۔ازمیر بھائی نہیں رہے مگر اُن کے مرنے کی وجہ یاد رکھنا۔۔۔ہمیں ہر حال میں اس مشن۔کو پورا کرنا ہے۔۔۔۔بتاؤ دو گی نہیں میرا ساتھ۔۔۔

اذان نے ہاتھ آگے کیا جیسے امل نے آنسو پونچھتے ہے تھام لیا۔۔۔

تین دن بعد آج نمرا ازمیر کی قبر پر موجود تھی۔۔۔۔آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔

ازمیر آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔دیکھیں آج آپ کے لیے سفید پھول لائی ہوں۔۔۔آپ نے تو ساری زندگی ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا نہ۔۔۔کیا اتنا کچا تھا آپ کا وعدہ۔۔۔میں آپ کو بولا رہی ہیں۔۔۔اپنی نمرا کی بات سن لیں۔۔۔۔۔

نمرا ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔

پلیز دعا کر لائن پھر ہمیں چلنا بھی ہی۔۔۔حاشر بولا۔۔۔۔۔۔

جی اچھا۔۔۔گھر میں کسی اور کی موجودگی نہ ہونے کی وجہ سے حاشر کو ہی آنا پڑا۔۔۔

گڑیا۔۔۔کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔امل اور ازمیر لاؤنج میں موجود تھے۔۔۔۔

اب منظر بدل گیا تھا۔۔۔۔۔

امل آپ کا دوپٹہ کہاں ہے۔۔۔

دوبارہ منظر بدلا۔۔۔۔

ارے گڑیا۔۔ہاتھ جلا لیا دکھاؤ۔۔۔

پھر منظر بدلا۔۔۔۔

امل دیکھو کیا لایا ہیں آپ کے لیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Reviews

اچھا اب ساری ایک دفعہ ہی مت کھانا۔۔۔

دوبارہ منظر بدلا۔۔۔

گڑیا میں رہوں گا یا نہیں۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔اذان کا ساتھ نہیں چھوڑنا۔۔۔

امل کو پورے گھر سے ازمیر کی آوازیں آرہیں تھیں۔بھائی۔۔۔ایک سرگوشی امل کے منہ سے نکلی ساتھ ہی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہ گئے۔۔۔

میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی سالار۔۔۔اپنی فیملی کا خون رایگان نہیں جانے دوں

گی۔۔۔۔

امل ایک عزم سے بولی۔۔۔۔

جاری ہے۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔۔

ازمیر خان کی موت کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔کل رات سالار بھی پاکستان واپس آگیا تھا۔نمرا کا دکھ بہت بڑا تھا مگر اس کو سنبھالنے میں اس کے گھر والوں نے کافی مدد کی تھی۔امل کو سب سے زیادہ اذان نے ہمت دلائی تھی۔باقی سب نے بھی امل کا کافی ساتھ دیا۔۔۔

امل میری بات سنو۔۔۔سالار کو دیکھ کر ضبط مت کھونا۔۔اگر اُسے ذرا سی بھی بھنک پڑھ گئی تو ہمارا تو کام ہو گیا۔۔۔۔اذان امل کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

اذان بھائی کا قاتل سامنے ہو گا۔۔میں کیسے برداشت کروں گی۔۔۔مجھے نہیں۔۔۔نہیں آرہا کچھ سمجھ۔۔۔

امل روتے ہوئے بولی۔۔۔

دیکھو امل آگیا ہے سالار۔۔اب پلیز بھائی کا بدلہ لینا ہے نہ۔۔۔تو ہمت سے کام لینا ہو گا۔۔نہیں تو تم تو جانتی ہو کتنا شاطر ہے وہ۔

اذان امل کو سمجھاتے ہوئے بولا۔۔۔

اذان نے سالار کو آتے دیکھ لیا تھا اسی لیے امل کو جلدی جلدی سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

امل۔۔۔ڈارلنگ کیا ہوا۔۔یہ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔

سالار معصوم ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔

سالار مجھے ان فضول بیہودہ ناموں سے آئندہ مت پکارنا۔۔۔

امل سے غُصّہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔

اوکے۔۔۔۔پر تم غُصّہ تو نہیں کرو۔۔۔۔۔اچھا ہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ۔۔۔۔سالار بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

سالار وہ۔۔۔ایک پل کے لئے امل کا دل کیا کے سالار کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو نا۔۔ کیا ہوا۔۔۔ سالار نے پھر کہا۔۔

ازمیر بھائی نہیں رہے۔۔۔۔۔۔

امل ہچکیوں کے درمیان بولی کیوں کے باپ جیسے بھائی کے قاتل کے سامنے ہی خود کو مظلوم بنانا پڑھ رہا تھا۔۔۔امل کو روناازمیر کی موت کا اتنا نہیں آیا مگر اب دل شدتِ غم سے پھٹنے کو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔ یہ کیا کہ رہی ہو امل۔۔۔۔ازمیر بھائی کا قتل کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔سالار فوراً بولا۔۔۔

یہاں نے تو نہیں بتایا کہ بھائی کا قتل ہوا ہے۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم۔۔۔۔۔۔امل نے سالار کی بات پکڑی جو وہ جلدی میں بول گیا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔ ہاں وہ مجھے۔۔۔۔ مجھے باہر کچھ لڑکوں نے بتایا۔۔۔ تھا تو وہ مجھے لگا شاید مذاق کر رہے ہوں گے۔۔۔ سالار کو امل سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔۔ وہ اچانک گڑ بڑا کر بولا۔۔

سر آرہے ہیں۔۔ چپ کرو سب۔۔۔ایک لڑکے نے آکر اطلاع دی۔۔۔

www.neweramagazine.com

سب چپ کر کے بیٹھ گئے۔۔ سالار امل کے ساتھ والی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔امل کا رویہ آج سالار کو بہت اُکھڑ سا لگا۔۔ مگر اس نے بھائی کی دوری کو وجہ سمجھ کر ٹال دیا۔۔۔

کلاس کے دوران بھی امل کافی چپ رہی۔۔۔

اُدھر سالار نے کلاس کے دوران نور کی طرف دیکھا تو اس نے ناراضگی سے آنکھیں پھیر لیں جیسے سالار کا امل کے ساتھ بیٹھنا نور کو بہت ناگوار گزرا ہے۔۔۔اور سالار تو نور کی اس ادا پر غش کھا کر گرنے ہی والا تھا۔۔ کہاں نور سالار کے سامنے بولتی تک نہیں تھی اور اب اس کی ناراضگی اور پھر غُصّہ۔۔۔ سالار تو فدا ہی ہو گیا۔۔۔ دل میں اس کلاس کے بعد امل کو بھاڑ میں ڈال کر نور کے ساتھ کافی پینے جانے کا ارادہ بنایا۔۔۔

کلاس ختم ہوئی۔۔۔۔

امل مجھے کام ہے۔۔۔ آخری کلاس میں ملیں گے۔۔۔ پلیز اپنا خیال رکھنا (کیوں کے ابھی تم سے بہت ضروری کام نکلوانے ہیں)۔۔۔ پھر ملتے ہیں۔۔۔۔

سالار بول کر باہر نکلا اور نور کو میسیج کیا باہر آنے کا۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ میں باہر آؤ۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔

سالار نے آج پھر سے پرانے انداز میں نور کو میسیج کیا۔۔۔۔

آرہی ہوں۔۔۔۔نور نے منہ بنا کر میسیج کیا۔۔۔

نور باہر آئی تو سالار گاڑی لے کر کھڑا تھا۔۔۔

آؤ بیٹھو۔۔۔۔۔سالار نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

ہن۔۔۔۔نور نے اپنی طرف سے سالار کو ناراضگی دکھائی۔۔۔۔

سالار گاڑی سے اُترا اور دوسری طرف آیا جہاں نور کھڑی تھی۔۔سالار نے آکر نور کا بازو غصے سے پکڑا۔۔اس کی پکڑ اتنی سخت تھی کے نور کو سالار کی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔شدتِ تکلیف سے نور کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔اپنا۔۔۔اگنور۔۔۔۔کیے۔۔۔جانا۔۔ بلکل

بھی۔۔۔۔پسند۔۔۔نہیں۔۔۔۔ہے۔۔۔۔نور ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔

سالار اپنی سرخ آنکھیں نور کی آنسو بھری آنکھوں میں گاڑھ کر بولا۔۔۔

جی۔۔۔نور ڈر اور خوف سے صرف اتنا ہی بول پائی۔۔اُسے آج دوبارہ سالار میں پہلے والی جھلک دکھائی دی۔۔۔۔

بلکل۔۔۔اب بولو مجھے معاف کر دیں سالار۔۔۔۔

سالار طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

نور نے حیرانگی سے سالار کی طرف دیکھا۔۔۔

کہو۔۔۔۔سالار نے نور کے بازو پر دباؤ بڑھا دیا۔۔۔

مم۔۔مجھے معاف۔۔۔معاف کر دیں۔۔۔۔ غلطی ہو۔۔ہو گئی سالار۔۔۔نور آنکھوں میں آنسوں لیے بولی۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔دوبارہ مجھے اگنور مت کرنا۔۔۔۔۔سالار نور کا بازو چھوڑ کر گاڑی میں جا بیٹھا۔۔

نور بھی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔

سالار نے بنا کچھ کہے گاڑی سٹارٹ کی اور ریش ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔

نور بھی چپ کر کے بیٹھے تھی۔۔۔۔

نور تم گاڑی میں بیٹھنا مجھے کچھ کام ہے تو میں آتا ھوں۔۔۔۔

سالار ایک جگہ گاڑی روک کر بولا۔۔۔۔

جی اچھا۔۔۔نور اب بھی خوف کے زیرِاثر تھی۔۔۔۔۔

سالار گاڑی سے اتر کر بولا۔۔۔اور سامنے اک ایسی بلڈنگ میں گیا جو کے کافی عرصے سے بند تھی اور یہ جگہ بھی کافی سنسان تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہاں اندر سے کسی کی چیخوں کی آوازیں آئیں اور پھر ایک فائر کی آواز آئی اور آخر کار وہ آوازیں بند ہو گئیں۔۔۔تھوڑی دیر بعد سالار وہاں سے باہر نکلا۔۔۔

اور گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔نور نے ڈر سے سالار کی طرف دیکھا۔۔۔۔

یہاں کے بارے میں کسی کو بھی نہیں پتہ چلنا چاہیے سمجھی نور ورنہ۔۔۔۔میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا مطلب کسی کا نہیں۔۔۔

سالار نے اپنا اصل رنگ دیکھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔سالار کے نزدیک اگر کوئی ضروری تھا تو بس صرف وہ خود۔۔۔سالار نور سے بھی محبت کا دعویٰ کرتا تھا لیکن دراصل سالار کو نور سے محبت نہیں تھی بلکہ نور کی معصومیت اُسے پسند تھی جسے اس

www.neweramagazine.com

نے محبت کا نام دے رکھا تھا۔۔۔سالار ایک خود غرض انسان تھا جسے کسی دوسرے سے کوئی مطلب نہیں تھا۔۔ناجانے سالار کی زندگی میں آگے کیا لکھا تھا۔۔۔نور بچاری جس مصیبت میں پھنس چکی تھی اس سے چھٹکارا حاصل کر بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔۔۔۔

سالار نے گاڑی ایک کافی شاپ کے آگے روکی۔۔۔نور کو اترنے کا اشارہ کرکے سلار گاڑی لاک کرتا خود بھائی اُتار گیا۔۔۔

اندر پہنچ کر ایک ٹیبل جو کے پہلے سے بک کروالی تھی اس پر وہ دونوں بیٹھ گئے۔۔۔

نور اگلے ہفتے سالگرہ ہے میری۔۔۔سالار نے پہلے کی نسبت لہجے کو نرم بنایا۔۔۔

جانتی ھوں۔۔۔نور ابھی بھی اُداس تھی۔۔۔۔

تو پارٹی میں تو آؤ گی نا تم۔۔۔سالار نے پھر پوچھا۔۔۔

کوشش کروں گی۔۔۔وہی نور کا سادہ سا جواب۔۔۔

نور۔۔۔میرے ضبط کا امتحان مت لو۔۔۔کہیں ا

ہمم۔۔۔سوری بولنا بھی چاہئے۔۔۔ایک بعد یاد رکھنا میری نور۔۔۔۔۔میں کسی کی بھی غلطی معاف نہیں کرتا۔۔۔مطلب کسی کی بھی نہیں۔۔۔

سالار اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

پر میں کسی نہیں ھوں سالار۔۔۔آپ تو محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مجھے سے۔۔۔۔ایسے۔۔۔ایسے کیسے آپ مجھے تکلیف دے سکتے ہیں۔۔۔

نور ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نور میرا دماغ خراب نہیں کرو۔۔۔میں سوچ کر آیا تھا کے تمہارے ساتھ کافی پیوں گا۔۔ایک اچھا وقت گزاروں گا مگر تم نے میرا اور اپنا دونوں کا وقت برباد کیا۔۔۔۔چلو اب امل سے بھی ملنا ہے۔۔۔۔۔

سالار غصّے سے اٹھ کر چل پڑا۔۔۔

ہاں اب امل جو آگئی ہے۔۔۔میرے لیے کہاں وقت ہو گا۔۔۔نور آج شاید سب بولنے کا سوچ کر بیٹھی تھی۔۔۔

For God sake Noor...just go to hell....

سالار غصّے سے بول کر باہر چل پڑا۔۔نور بھی جلدی سے اس کے پیچھے آئی۔۔۔

تم کہاں۔۔۔خود آنا۔۔۔سزا ہے تمہاری۔۔۔۔سالار نے نور سے کہا۔۔۔۔

مم۔۔میں کیسے خود سالار۔۔۔میں کیسے آؤں گی۔۔میں۔۔۔مجھے نہیں چھوڑ کے جائیں اِدھر۔۔۔یہ۔۔۔یہ بہت دور ہے۔۔۔۔

نور رونے لگی۔۔۔۔

میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔یہ تمہیں مجھ سے اُلجھنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا۔۔۔

سالار نے کہ کر گاڑی چلا دی۔۔۔۔۔۔پیچھے نور آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

ارے آپ یہاں۔۔۔حامد جو کسی کام سے وہاں آیا تھا نور کو بیچ راستے میں کھڑا دیکھ کر پہچانتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔وہ میں کسی کام سے آئی تھی۔۔۔

نور نے بھی پہچانتے ہوئے جواب دیا۔۔

اچھا اب چلیں میں آپ کو یونی ورسٹی چھوڑ دوں۔۔۔

حامد نے کہا۔۔۔

نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔نور نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں سر کو پتہ چلا تو نہیں چھوڑیں گے مجھے۔۔اس لیے آپ چلیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔نور کہ کر گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔

حامد نے بھی گاڑی چلا دی۔۔۔

یونی ورسٹی پہنچ کر نور اندر گئی تو سالار کو سر مراد سے بات کرتے دیکھا۔۔۔۔۔۔سالار سر کو کسی بات پر سنا رہا تھا۔۔۔۔سر بھی آگے سے چپ کر کے بیٹھے تھے۔۔۔۔نور آگے آئی۔۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔۔سرخ آنکھیں رونے کی چغلی کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔سالار۔۔۔۔نور نے آواز دی۔۔۔۔

سالار سر سے بات کرتے پیچھے مڑا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ایک منٹ سر پھر بات ہو گی۔۔۔۔ہاں بولو نور۔۔۔۔۔۔

سالار سر مراد کو بول کر نور کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

وہ سالار۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔معاف کردیں۔۔۔۔مجھے سے غلطی ہوگئی۔۔۔آئندہ نہیں بولوں گی۔۔۔۔۔پلیز آپ ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔

نور سالار سے اپنی معصومیت سے بھرپور شکل لے کر بولی۔۔۔۔۔

نور نور نور۔۔۔۔دیکھو میری بات سنو۔۔۔۔۔میرے غصّے کو ہوا مت دیا کرو۔۔۔دیکھو نہ اب تم نے مجھے غُصّہ دلایا اور میں تمہیں چور کر آگیا۔۔۔۔اور تم امل کو بیچ میں کیوں لاتی ہو

یار تم تو جانتی ہو کے امل سے منگنی صرف ایک مجبوری ہے بس اور کچھ نہیں سمجھیں۔۔

اچھا آئی کس طرح ہو۔۔۔۔۔سالار نے نور کو اپنی طرف سے سمجھانا چاہا پھر آخر میں سوال پوچھا۔۔۔۔۔

حامد مل گیا تھا راستے میں۔۔۔۔۔وہی چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔۔

نور نے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔صحیح۔۔۔۔۔۔سالار کہ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

سالار کلاس میں داخل ہوا تو امل کے پاس ازی کو کھڑا پایا۔۔۔۔سالار آگے بڑھ کر امل

کی طرف گیا۔۔۔

امل میری بات سنو۔۔۔سالار امل کے سرپر پہنچ کار تھوڑا بھرم دیکھا کر بولا۔۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔۔۔امل نے جواب دیا۔۔۔

وہ آج شام کو میں ازمیر بھائی کی دعا کرنے آؤں گا۔۔۔ تم گھر میں ہی رہنا۔۔۔۔۔

سالار نے کہا۔۔۔۔

ہاں تو میں اور کہاں جاتی ہوں۔۔۔۔آجانا تم۔۔

امل نے جواب دیا۔۔۔۔

اچھا ازی میری ایک بات سن لو۔۔۔مجھے امل کی کسی کے ساتھ بھی دوستی پسند نہیں ہے۔۔۔بہتر ہوگا جتنی جلدی تم سمجھ جاؤ۔۔

سالار کا ارادہ امل کا ہر رشتا چھیننے کا تھا۔۔۔تاکہ وآرام سے اپنا کام کرلے۔۔۔۔۔

امل کم از کم تمہارے لیے تو مجھے ایسی اُمید نہیں تھی۔۔۔ازی نے دکھ کی بھرپور ایکٹنگ کی لیکن دل میں پلان کامیاب ہوتے دیکھ کر لڈو پھوٹنے لگے تھے۔۔۔۔

میں اس کا منگیتر ہوں۔۔۔ تمہیں اس سے کوئی امیدیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔۔۔۔۔

سالار نے تھوڑا بھرم دیکھایا۔۔۔۔

اچھا امل۔۔ لگتا ہے یہ دوستی یہیں تک تھی۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔ بائے۔۔۔

اذان رخ کر چل پڑا۔۔ پیچھے امل کچھ نہ بولی۔۔۔۔

سالار بھی امل کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔ سالار امل کے گھر پہنچا۔۔۔۔۔۔

ٹن۔۔ ٹن۔۔۔ ٹن۔۔۔ امل چائے کی چیزیں تیار کر رہی تھی جب سالار نے بیل بجائی۔۔۔۔ امل کا آج دل بہت اُداس تھا۔۔۔

امل نے دروازہ کھولا تو سامنے سالار کھڑا تھا۔۔۔

ہائے۔۔۔۔ کیسی ہو امل۔۔۔۔

سالار نے پرجوش ہو کر پوچھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔تم سناؤ۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔

امل نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔فٹ ایک دم۔۔۔۔۔اندر بھی آنے دو۔۔۔۔

سالار تھوڑا شوخ ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔آجاؤ۔۔۔۔امل کہ کر ہٹ گئی۔۔۔

سالار اندر آیا۔۔۔۔

میں تمہارے لیے چائے لاتی ہوں۔۔۔ابھی تیار کی ہے۔۔۔۔۔امل بول کر کچن میں چل پڑی۔۔۔پیچھے سالار جلدی سے ازمیر خان کا کمرہ ڈھونڈنے لگا۔۔۔امل چائے لے کر آئی تو سالار کو نہ پا کر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔۔۔

اس نے اپنا رخ ازمیر کے کمرے کی طرف کیا۔۔۔

وہاں داخل ہو کر اس کی نظر سالار پر پری جو کہ ازمیر کی الماری میں غُصّہ کچھ تلاش کر رہا تھا۔۔۔۔

سالار یہ سب کیا ہے۔۔۔امل اچانک بولی۔۔۔۔

ایک پل کی لیے سلار گھبر اگیا مگر جلد ہی سّمبھلا۔۔۔

وہ امل۔۔۔ کیا کروں تمہیں حقیقت بتاؤں یا نہیں۔۔۔۔ چھوڑو سب پہلے مجھے یہ بتاؤ ازمیر کے ضروری ڈاکومنٹس کہاں ہوتے ہیں۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔ کہ کر سالار نے امل کی طرف گن کی۔۔۔۔

سلار یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔ کون سے ڈاکومنٹس۔۔۔ یہ نیچے کرو۔۔۔ چل جائے گی۔۔۔۔

امل ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہ نہ ہوشیاری نہیں۔۔۔۔ ابھی تمہیں مار نہیں سکتا۔۔۔ پر کیا ہے نہ کے تم دیکھو۔۔۔۔ کوئی نہیں ہے تمہارے پاس تو شرافت سے میرا کام آسان کر دو۔۔۔ ہو سکتا ہے کے میں تمہیں بخش دوں۔۔۔۔ سالار امل سے بولا۔۔۔

سالار تم کیسے۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ اب جو پوچھوں وہ بتانا سمجھی۔۔۔ سلار نے امل کے چہرے پر تھپڑ مارا اور اس کے بالوں کو ہاتھ میں دبوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

وہ۔۔۔وہ وہاں۔۔۔ہے۔۔۔لاکر میں۔۔۔امل ڈر کر بولی۔۔۔

سالار نے ایک جھٹکے سے امل کے بال چھوڑے کے اس کا توازن بگڑا اور وہ نیچے گری۔۔۔۔

تمہارا انتظام تو کر لوں پہلے۔۔۔سالار نے بول کر فون کیا کسی۔کو۔۔۔کچھ دیر بعد حامد اندر آیا۔۔۔جی سر بلایا۔۔۔۔

حامد نے آکر پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔کام کرو۔۔۔سالار نے امل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔جس کو سمجھ کر حامد امل کی طرف بڑھا اور ایک انجیکشن امل کے بازو پر لگایا جس سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔۔۔اسے میرے فلیٹ میں بند کرواور وہ جو نئے ڈر گز آئی ہیں پر سوں اس کا ایک انجیکشن روز اس کو لگانا۔۔۔کوشش کرنا مرے نہیں یہ سمجھے۔۔۔۔

جی سر۔۔۔جو حکم آپ کا۔۔۔حامد امل کے بے جان وجود کو گھسیٹتا چل پڑا۔۔۔۔

اگلے دن سالار یونی ورسٹی گیا تو نور کو اپنا منتظر پایا۔۔۔اس کو اپنے انتظار میں کھڑا دیکھ

کر سالار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ مغرورانا چال چلتا نور کے پاس پہنچا اور ایک ہاتھ اس کے سامنے کیا جیسے دیکھ کو نور بہت خوش ہوئی اور اپنا نازک ہاتھ سالار کی مضبوط چوڑی ہتھیلی پر رکھ دیا۔۔۔یہ دیکھ کر وہاں موجود سب لوگ حیران رہ گئے۔۔۔سالار اور نور۔۔۔۔۔جبکہ سب کو معلوم تھا کے سالار اور امل کی منگنی ہو چکی ہے مگر اس عرصے میں سالار نے اپنی اتنی دہشت پھیلائی تھی کہ اس کے سامنے بولنے کی کوئی ہمت نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔۔

سالار نور کو لے کر کلاس میں داخل ہوا۔۔۔آج اس کے چہرے پر الگ ہی مسکراہٹ تھی جو کے اس کی کسی بڑی خوشی کا پتہ دے رہی تھی۔۔

سالار۔۔۔امل کہاں ہے۔۔۔۔کل سے اس کا فون آف ہے۔۔۔مجھے کوئی میسج بھی نہیں کیا اس نے۔۔۔۔۔نمی نے آکر سالار سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں وہ کل گیا تھا میں امل کی طرف۔۔۔اس نے کہا کے کسی رشتہِ دار کے گھر جانا ہے اُسے تو وہ کچھ ٹائم کے لیے شہر سے باہر جا رہی ہے۔۔۔میں نے پوچھا بھی تو کہنے لگی تم نہیں جانتے۔۔۔۔

سالار نے تھوڑی پریشان شکل بنا کر کہا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔اس کے کون سے رشتہِ دار شہر سے باہر ہیں۔۔میں تو نہیں جانتی۔۔۔آئے تو پوچھوں گی اس سے۔۔۔۔نمی پور سوچ انداز میں بولی۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔اب سر نہ آجائیں جاؤ اپنی جگہ پر۔۔۔۔سلار کو نمی کا سر پر کھڑا ہونا کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

آہاں۔۔۔وہ میں جاتی ہوں۔۔۔۔نمی بول کر باہر چلی گئی۔۔۔۔*******************************

اذان۔۔۔بات سنو پلیز۔۔۔۔۔نمی آکر اذان سے بولی۔۔اذان کھڑا اپنے دوستوں سے بات کر رہا تھا جب نمی آکر بولی۔۔۔

ہاں ٹھیک آتا ھوں رکو۔۔۔۔۔اذان اپنے دوستوں کو فارغ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

ہاں نمی بولو کیا ہوا ہے۔۔۔۔اذان نے پوچھا۔۔۔

یار سالار سے بات ہوئی۔۔۔کہ رہا تھا امل شہر سے باہر کسی رشتے دار کے گھر گئی ہے۔۔۔اس کا فون بھی آف جا رہا ہے۔۔۔کیا کریں مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔نمی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔میں تواب اس سے بات نہیں کررہا کیوں کے سالاراس کا منگیتر ہے اور اس نے منع کر دیا ہے اُسے۔۔۔۔اذان نارمل چہرے کی ساتھ بولا۔۔۔۔

مگر اذان مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا مطلب دیکھو امل اچانک غائب ہو گئی ہے اور اوپر سے سالار کا نور کے ساتھ ہونا۔۔۔۔تمہیں نہیں لگتا کے سالار کچھ چھپا رہا ہے ۔۔۔۔نمی نے کہا۔۔۔

میں نہیں جانتا۔۔۔مجھے مت گھسیٹو اس معاملے میں۔۔۔۔میرا نہ تو امل سے کوئی تعلق ہے نہ ہی اس کے معاملے سے۔۔۔۔کیسے سالار کے سامنے کچھ نہیں بولی۔۔۔حالانکہ اُسے بولنا چاہیئے تھا لیکن اتنے عرصے کی دوستی کا بھی خیال نہیں کیا اس نے تو میں کیوں پرواہ کروں۔۔۔۔

اذان بول کر چل پڑا۔۔۔۔۔۔پیچھے نمی اُسے آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔۔

سر۔۔۔غدار کا پتہ چل گیا ہے۔۔۔۔۔۔نواز جو آپ کا خاص بندہ ہے وہ ہے۔۔۔۔۔۔کمینہ ساری خبریں فوج کو دے رہا تھا۔۔۔۔پر ایک غلطی ہو گئی ہے سر۔۔۔۔۔۔۔حامد نے سالار کو فون پر بتایا۔۔۔۔

ہاں کیاہوا۔۔۔چلواتنابڑاکام کیاہےایک غلطی تیری معاف۔۔۔۔۔۔سالارحامد سے بولا۔۔۔

وہ سر آپ کے بارے میں بکواس کر رہاتھا۔۔میں نے زبان کاٹ دی اس کی۔۔۔بس سر برداشت نہیں ہوئی آپکی توہین۔۔کیا کرتا۔۔۔

حامد تھوڑاڈر کر بولا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ارے کوئی نہیں۔۔۔۔خاطر تواضع کرواس کی آتاہوں میں کچھ دیر تک۔۔۔۔اورہاں اس امل کوا نجیکشن دیاتھانہ۔۔۔

جی سر بیہوش ہے۔۔۔۔۔بے فکر رہیں۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔چلو آتاہوں۔۔۔۔اوکے۔۔۔بائے۔۔۔

سالار آج باباآپ سے ملناچاہتے ہیں۔۔۔۔نور نے سالار سے کہا۔۔۔۔

یار نور آج توپاسبل نہیں ہے۔۔۔۔اتنے کام ہیں آج مجھے۔۔۔کل ملوں گاتمہارے ابو سے۔۔۔سالارنے اپنے آج کے کاموں کاسوچتے ہے نور سے کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک۔۔۔نور کچھ اُداس بول کر چل پڑی۔۔

پیچھے سالار بھی اپنے کام نپٹنے چل پڑا۔۔۔۔

سالار حامد کی بتائی ہوئی بلڈنگ پر پہنچا۔۔۔۔جہاں نواز کور کھا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بھئی کہاں ہے ہمارا مہمان۔۔۔ارے ہم بھی تو ملیں اس شیر جوان سے جس نے
سکور پین سے پنگا لیا ہے۔۔۔۔

سالار حامد سے بولا۔۔۔۔

جی سر اوپر ہے۔۔۔۔حامد کے بولنے پر سالار حامد کے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔

ہاں بھئی۔۔۔۔تو تم ہو نواز۔۔۔۔چ۔چ۔چ۔چ۔چ۔۔۔۔۔بھئی بہت ہی برا ہوا
تمہارے ساتھ۔۔۔۔پتہ لگ گیا ہمیں۔۔۔اُوہو۔۔۔۔۔۔یہ بات تو تم جانتے ہو گے
کے سکور پین کے ساتھ غداری کی کیا سزا ہے۔۔۔

چلو۔۔۔تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ کہ کر سالار نے اپنے ایک بندے کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔وہ بندہ ایک چمکتا ہوا چاقو لے
کر آیا۔۔۔

سالار اپنی آستین کہنیوں تک فولڈ کیں۔۔۔

سالار کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر وہ شخص نہ میں سر ہلانے لگا اور منہ سے غوں غوں کی آوازیں نکالنے لگا۔۔۔۔

نہ نہ نہ۔۔۔۔اب نہیں۔۔۔اچھا کیا حامد نے جو تمہاری زبان کاٹ دی ورنہ مجھے مزا نہیں آتا تمہیں مارنے میں۔۔۔۔اب سالار نواز کے پاس پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو زبان تو پہلے ہی تمہاری نہیں رہی۔۔اب آتے ہیں ہاتھوں کی طرف۔۔۔۔۔یہ کہ کر سالار نے چاقو اس کی ہتھیلی پر مارا۔۔۔۔چاقو اس کے ہاتھ کے آر پار ہو گیا۔۔۔وہ درد کی شدت سے چیخنا شروع ہو گیا۔۔۔۔ان آنکھوں سے سب دیکھ کر بتایا نہ۔۔۔یہ کہ کر سالار نے چاقو اس کی آنکھ میں مارا۔۔۔۔۔اس کی ایک آنکھ ناکارہ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔وہ نیم بیہوش ہو گیا۔۔۔۔۔پانی لاؤ۔۔۔سلار چیخا۔۔ٹھنڈا یخ پانی سے بھرا جگ اس کے چہرے پر پھینکا تو نیم بیہوش سے دوبارہ کچھ ہوش میں آیا۔۔۔سب کمرے سے باہر نکلو۔۔۔۔۔سلار نے سب کو حکم دیا۔۔۔

جی سر۔۔۔۔کہ کر حامد نے سب کو باہر نکالا۔۔۔۔

اب سالار نے چہرے سے اپنا کالا نقاب اُتارا۔۔۔۔

چلو۔۔مرنے سے پہلے مجھے دیکھ تولو۔۔۔کہیں کوئی خواہش ادھوری نہ رہ جائے۔۔۔۔۔

حامد لے کر آو۔۔۔۔سلار کے حکم پر حامد ایک ڈبا لے کر آیا۔۔۔۔۔

سالار نے چمکتی آنکھوں سے نواز کی طرف دیکھا۔۔۔اور وہ ڈبا کھول کر اس کی طرف اچھالا۔۔۔ڈبے میں سے بہت سارے بچھو نکل کر اس کے جسم پر پھیل گئے اور اس پر ڈنک مارنا شروع کر دیا۔۔۔پانچ منٹ کے اندر ہی اس کی موت ہو گئی۔۔۔۔

حامد۔۔۔سالار سرد آواز سے بولا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔لاش کو جلا کر آجانا۔۔۔۔

سالار نے حکم دیا۔۔۔

جی سر۔۔۔جو آپ کہیں۔۔۔۔۔

سالار باہر چل پڑا پیچھے حامد نے اس کی لاش پر پیٹرول ڈال کر آگ لگا دی۔۔۔۔

خس کم جہاں پاک۔۔۔۔۔حامد بول کر ہاتھ جھاڑتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

امل کو جہاں رکھا ہے وہاں لے کر چلو۔۔۔۔۔سالار نے حکم دیا۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔حامد نے کہ کر گاڑی موڑ دی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد شہر سے باہر دور ایک پرانے سے گھر کے باہر گاڑی رکی۔۔۔

تمہیں تو میں نے کہا تھا کے میرے فلیٹ پر رکھو۔۔۔یہاں کیوں۔۔۔

سالار نے استفار کیا۔۔۔

جی سر مگر وہاں خطرہ تھا اسی لیے شہر سے دور آیا ہوں۔۔۔۔

حامد نے بتایا۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک چلو۔۔۔۔سالار کہ کر اندر چل پڑا۔۔۔۔

پیچھے حامد بھی چل پڑا۔۔۔۔۔

اندر داخل ہوا تو امل اک کرسی پر بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔چہرے پر بکھرے بال، آنکھوں کی نیچے ہلکے، سوکھے ہونٹ۔۔۔۔وہ کہیں سے بھی چہکتی امل نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

پانی ڈالو اس کے منہ پر۔۔۔۔سلار نے حکم دیا۔۔۔

جی۔۔۔کہ کر حامد نے گلاس میں موجود ٹھنڈا پانی امل کے منہ پر ڈالا۔۔۔

پانی پڑتے ہی ایک دم سانس رکنے سے امل ہوش میں آئی۔۔۔۔

بتاؤ۔۔۔ازمیر کے کمرے میں الماری کے ساتھ والی دراز کے پیچھے جو لاکر ہے اُس کا

پاسورڈ بتاؤ۔۔۔

سالار امل کے بال ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔چٹاخ۔۔۔۔۔۔

امل کی بات ابھی منہ میں ہی تھی جب سالار نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔۔

مجھے صرف سچ بتاؤ۔۔۔سالار چیخا۔۔۔

5218638520۔۔۔۔۔۔۔۔امل نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔۔۔۔

ہن۔۔۔۔حامد انجکشن لگاؤ۔۔۔۔۔سلار بولا۔۔۔

جی سر۔۔۔کہ کر حامد نے ایک سفید لیکوئیڈ سے بھرا انجیکشن امل کے بازو میں لگایا۔۔

چلو۔۔۔۔امل کے بیہوش ہوتے ہی وہ دونوں نکل پڑے۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

گھر جا کر سب سے پہلی کال سالار نے نور کو کی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔نور کسی ہو۔۔۔۔سلار نے پوچھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔جی ٹھیک ھوں۔۔۔۔۔نور نے جواب دیا۔

اچھا تو کل میری برتھڈے پارٹی ہے اور تم اسپیشل گیسٹ ہو۔۔۔اوکے۔۔۔۔سلار نے نور سے کہا۔۔۔۔

جی اچھا۔۔۔۔خدا حافظ۔۔۔۔۔

نور نے کہہ کر کال بند کر دی۔۔۔۔

سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔اچھے سے بات کیا کر لی۔۔۔خود کو کہاں کی مہارانی سمجھ رہی ہے۔۔۔۔ہن۔۔۔۔۔۔اس سے تو کل بات کرتا ہوں۔۔۔۔مجھے اگنور کر رہی ہے۔۔۔۔۔سلار کو تو نور کا فون بند کرنا ہی آگ لگا گیا۔۔۔۔۔

سالار کی سالگرہ ہے۔۔۔۔۔کچھ تحفہ بھی لینا پڑے گا۔۔۔چلو میں اُن کے لیے مال سے کچھ لے لیتی ہوں۔۔۔۔۔نور نے اپنے دل میں بولا۔۔۔۔

آج سلار کی سالگرہ تھی۔۔۔بہت سے یونی ورسٹی کے طلباء تو سلار کے گھر کو دیکھ کر

حیران رہ گئے۔۔۔کچھ حسد اور کچھ رشک کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

نور بھی آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔امل کو غائب ہوئے ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔نور نے سلار کو ایک گھڑی تحفے میں دی۔۔۔

سالار مجھے اور تو کوئی چیز نہیں اچھی لگی تو یہی لے آئی۔۔۔۔۔نور نے کہا۔۔۔۔

ارے۔۔۔تھا بہت اچھی ہے۔۔۔مجھے پسند آئی۔۔۔

سالار نے نور کی شرمندگی کو دور کرنا چاہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار اسکو اپنے ہاتھ سے کبھی مت اتارنا۔۔۔بہت پیار سے کی ہے میں نے آپ کے لیے۔۔۔۔

نور نے سلار سے کہا۔۔۔۔

ہاں بھئی نہیں اتاروں گا۔۔۔بے فکر ہو جاؤ۔۔۔سلار ہنستے ہوئے بولا تو نور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔۔

اگلے دن سالار یونی ورسٹی پہنچا۔۔اس دین وہ بہت خوش تھا۔۔۔۔

نور۔میری جان آج میں بہت خوش ہوں تم۔۔۔تم سوچ بھی نہیں سکتی میں تمھیں کیسے بتاؤں۔۔۔۔سالار توخوشی سے ہوامیں جھومنے لگا۔

سالار خیریت۔۔۔۔آج آپ اتنے خوش ہیں۔۔۔۔نور نے پوچھا۔۔۔

ہاں میری امل سے جان چھوٹ گئی۔۔اور جی کام اٹکا تھا وہ بھی ہو گیا۔۔۔اب بس ایک ضروری میٹنگ ہے پھر میں تم سے شادی کر کے تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ فرانس لے جاؤں گا۔۔۔سالار نے پُرجوش ہو کر کہا۔۔۔

ہاں سالار پر امل کا کیاہوا۔۔وہ کہاں گئی۔۔۔۔نور نے پوچھا۔۔۔۔

اس کی فکر مت کرو۔۔ایسی جگہ بھیجاہے۔۔۔۔کہ ساری زندگی نہیں نکل پائے گی۔۔۔۔۔سالار نے امل کا ذکر نخوت سے کیا۔۔۔۔۔

کیاکیاہے اپنی امل کے ساتھ۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔نور نے چہرے پر پریشانی لائی۔۔۔۔

نور۔۔۔بار بار ذکر مت کرو امل کا۔۔۔۔مجھے نفرت ہی اس سے۔۔۔۔تمہاراکام ہو گیا

www.neweramagazine.com

نہ تو پھر کیا ٹینشن ہے۔۔۔۔۔سالار کو۔امل کا ذکر کوفت میں مبتلا کر گیا۔۔۔

جی۔۔اچھا۔۔۔نور بول کر چپ ہو گئی۔۔۔۔

اچھا آج تو آپ ابو سے ملنے آئیں گے نہ سالار۔۔۔

نور نے ایک اُمید کے تحت پوچھا۔۔۔۔

آہاں۔۔مشکل ہے آج بہت ضروری کام ہے۔۔کل تمہارے ابو سے مل لوں گا(ایک تو بوڑھا بھی جان نہیں چھوڑتا۔۔۔۔)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار کا آج کا دن بہت اچھا گزرا۔۔۔

کلاس سے نکلنے کے بعد سالار نے بلیک جیک کو کال کی جو کے اس وقت پاکستان میں ہی موجود تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔ہاں بھئی آج تمہارا دل خوش کرتا ہوں۔۔۔آج میں وہ فائل تمہارے حوالے کرنے والا ہوں۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔ارے یار شکریہ کیسا۔۔۔۔توں تو یار ہے اپنا ۔۔۔۔اچھا ہوٹل میں ملتے ہیں۔۔۔کلب بند کرا دیا فوج نے۔۔۔ہاں صحیح۔۔۔۔چل جا اب عیش کر۔۔۔۔۔مجھے بھی جینے دے سکون سے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔چل بائے۔۔۔

سالاراس وقت حامد کے ساتھ موجود تھا۔۔

ارے سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔اس کو فائل دے دیں گے تو آگیا کا پلان تو گیا۔۔۔حامد نے اپنی عقل کے مطابق بات کی۔۔۔۔۔

حامد تم۔ابھی بچے ہو۔۔۔یار دیکھو۔۔۔۔۔وہ فائل اب میں بلیک جیک کو دے سکتا ہوں کیوں کے وہ فائل اب میرے کسی کام کی نہیں۔۔۔۔۔میں اس کی کھوج میں کیوں اپنا وقت ضائع کروں۔۔۔آج رات اس کو وہ فائل دینے کے بعد میں ازمیر خان کے لاکر سے دوسری فائل نکال لوں گا۔۔۔۔بس پھر دنیا میں صرف ایک نام ہو گا۔۔۔۔اور وہ ہو گا سکور پین۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔سکور پین۔۔۔۔سالار پاگلوں کی طرح چیخنے لگا۔۔۔۔

جی۔سر بس اب آپ جلدی سے وہ فائل حاصل کریں۔۔۔۔حامد خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں مگر اس سے پہلے بلیک جیک سے آج شام کی میٹنگ فکس کرو۔۔۔۔کلب بند ہے۔۔۔ہوٹل میں ملیں گے۔۔۔اُدھر خطرہ کم ہو گا۔۔۔سالار سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

مگر سر میرا مشورہ ہے کہ۔۔۔۔

تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔۔۔ابھی حامد بول ہی رہا تھا کہ سالار نے حامد کی بات کاٹی۔۔۔

جی معافی سر۔۔۔۔حامد شرمندہ ہوتے ہوئے بولا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

Resturant .... Salar and Black Jack final meeting

😨😨😨😨😨😨

سالار اس وقت ریسٹورانٹ میں موجود تھا۔۔۔اپنی مسحور کن پرسنلٹی کے ساتھ وہاں کئی دل دھڑکا رہا تھا۔۔۔لڑکیاں مڑ مڑ کر اُسے دیکھ رہی تھیں پر وہ سب سے بنیاز بنا بیٹھا تھا۔۔۔

کہاں ہو۔۔۔کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔میں کوئی یہاں سارا دن نہیں بیٹھا رہوں گا

۔۔۔جلدی سے آو۔۔۔اور بھی بہت سے کام ہیں مجھے۔۔۔سالار نخوت سے بول کر فون بند کر چکا تھا۔۔آج تو سالار شیر شیر ہو رہا تھا۔۔آخر فائل جو ملنے والی تھی۔۔۔۔۔۔

سالار آپ یہاں۔۔۔۔اچانک جانی پہچانی آواز پر سالار نے سر اٹھایا اور نور کو سامنے کھڑا پایا۔۔۔

نور تم یہاں۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔۔کیسے یہاں۔۔۔۔مطلب۔۔۔آج سالار کچھ زیادہ ہی خوش تھا۔۔فائل اس نے اس ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

ہاں وہ میں تو یہاں سے گزر رہی تھی تو آپ کو دیکھا۔۔آپ اکیلے یہاں کیسے۔۔۔۔نور نے سالار سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں وہ کچھ بزنس ڈیل کرنی تھی تو اسی لیے یہاں ہوں۔۔۔۔سالار نے بتایا۔۔۔

اچھا چلیں آپ کام کریں میں چلتی ہوں۔۔۔۔نور بول کر اٹھ گئی۔۔۔

نہیں ابھی بیٹھو کافی پیتے ہیں۔۔۔اُن کے آنے میں ٹائم ہے۔۔۔۔سالار نے نور کو دوبارہ بیٹھنے کو کہا۔۔۔

جی۔۔۔نور کہ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ویٹر۔۔۔ویٹر۔۔۔ایک منٹ پلیز۔۔۔سالار نے ویٹر کو آواز دی۔۔

جی سر کیا لیں گے آپ۔۔۔ویٹر نے مؤدب انداز میں پوچھا۔۔

ٹو کافی۔۔۔۔سالار نے آرڈر دیا۔۔

اوکے سر۔۔۔ویٹر کہ کر چلا گیا۔۔۔

سالار وہ دیکھیں۔۔۔واؤ۔۔باہر آرمی آئی ہے۔۔۔مجھے بھی ملنا ہے۔۔۔مجھے آرمی بہت بہت بہت پسند ہے۔۔۔۔

نور نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔اِدھر ہوئے سالار کے اوسان خطا۔۔آج زندگی میں پہلی بار سالار داسکور پین ڈر رہا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔۔۔۔

یہ آرمی۔۔۔تھا یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔نور میری بات سنو۔۔۔میں ۔۔۔مجھے کچھ کام ہے تو میں چل۔۔چلتا ہوں۔۔۔تم۔۔وہ پھر ملیں گے۔۔۔۔

سالار بول کر جلدی میں اٹھا۔۔۔

ارے پر سالار۔۔۔نور کی بات منہ میں ہی رہ گئی لیکن سالار جلدی سے فائل اٹھاتا پچھلے

دروازے سے باہر بھاگا۔۔۔۔

آرمی اندر اینٹر ہو چکی

تھی۔۔۔۔❤❤

سالار پچھلے دروازے سے نکلتے ہوئے بھاگا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا اب اس کا بچنا ناممکن ہے۔۔۔وہ اب اپنی جان بچا کر جنگلوں والی سائڈ بھاگ گیا۔۔۔۔

سر سالار کی لوکیشن ٹریس ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔حاشر جو کہ ایک ہیکر بھی تھا۔۔۔سالار کی لوکیشن ٹریس کرتے ہے بولا۔۔۔

گڈ۔۔۔چلو۔۔۔ریڈی کرو سب کو۔۔۔بس اب یہ قصہ ختم ہو جانا چاہیے۔۔۔۔سفیان ملک بولے۔۔۔۔

جی سر سب تیار ہیں۔۔۔اذان پُر جوش ہو کر

بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا پہر تھا۔۔۔ہر سو اندھیرے چھا گیا تھا۔۔۔ہر کوئی جہاں اس وقت سکون کی نیند سو رہا تھا وہاں ملک کے رکھوالے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس ملک کے لوگوں کو پرسکون رات اور دن دینے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔جنگل میں جانوروں کی آوازیں اور پتوں کی سرسراہٹ تھی۔۔۔۔۔وہ سب آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔

دور جنگل میں بیچوں بیچ ایک جھونپڑی تھی

سالار اُسی جھونپڑی میں چھپا تھا۔۔۔اس کوٹریس کر کو آرمی اس جھونپڑی کے باہر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

سالار حسین۔۔۔۔آرمی نے تمہیں چاروں اطراف سے گھیر لیا ہے۔۔بہتری اسی میں ہے کہ خود کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔۔آرمی نے اس جھونپڑی کے باہر اعلان کیا۔۔۔

سالار ہاتھ میں گن لیے باہر آیا۔۔۔۔

میں تم لوگوں کے ہاتھ کسی صورت نہیں لگوں گا۔۔۔میرے ساتھ بم باندھا ہے۔۔۔مجھے جانے دو نہیں تو میں خود کے ساتھ ساتھ تم لوگوں کو بھی تباہ کر دوں

گا۔۔۔سالار باہر نکل کر بولا۔۔۔

دیکھو اب ٹیم بچ نہیں سکتے۔۔۔بہتر ہے کے تم خود کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔یہ آواز سن کر سالار کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔

اذان۔۔۔سالار کے منہ سے سر گوشی نکلی۔۔۔یہی پل تھا جب اس کا دھیان بھٹکا اور آرمی اس پر قابو پانے کے لیے آگے بڑھی مگر سالار بھاگنے کے چکر میں بارے سے پتھر سے ٹکرا کر گرا۔ نتیجتاً اس کا سر پتھر کے ساتھ لگا۔۔۔زخم اتنا گھیرا آیا کے وہ بیہوش ہو گیا۔۔۔۔

سر مشن کمپلیٹڈ۔۔۔۔۔اذان نے اپنے کان میں لگے بلیو ٹوتھ کے ذریعے سفیان ملک کو بتایا۔۔۔اور آرمی سالار کے بے جان وجود کو اٹھا کر چل پڑی۔۔۔۔۔۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

So now the climax reaches..😲😲😲

سالار کو ہوش آیا۔۔۔وہ اس وقت ایک بڑی جیل میں بند تھا۔۔۔اس کے سر پر پٹی تھی۔۔۔۔سامنے اذان کھڑا تھا۔۔۔۔

ہن۔۔۔کیا لگتا تھا وہ فائل حاصل کر لوگے۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا۔۔۔وہ فائل وہاں سے نکلنے کے بعد میں پہلے ہی بلیک جیک کو دے چکا ہوں۔۔۔اب ہاتھ ملتے رہو۔۔۔۔۔۔سالار خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیا خوش فہمی میں ہو سالار۔۔۔۔جو فائل تم نے بلیک جیک کو سے تھی وہ کے کر تو فرار ہوا ہے پر کیا تم نے اُسے وہی فائل دی ہے۔۔۔۔اُم۔۔۔۔ چلو اس سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔یہ کہ کر سالار کے سامنے اذان نے اس کا فون اٹھا کر بلیک جیک کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔سالار تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔اگر فائل نہیں دینی تھی تو نہ دیتے مگر یہ بچوں کی ڈرائنگ کے پیپر کیوں لگا دیے۔۔۔۔بھاڑ میں جاؤ۔۔اب دوبارہ مجھے فون مت کرنا۔۔۔کہ کر بلیک جیک نے فون بند کر دیا۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔میں نے خود۔۔۔۔خود اس کو دی تھی فائل۔۔۔۔۔ایسا ۔۔۔۔سالار پاگلوں کی طرح سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔تو آخری بار کس سے ملے تھے تم۔۔کیا پتہ کچھ یاد آ جائے۔۔۔۔اذان کو اسکو دیکھ کر مزا آنے لگا۔۔۔۔

میں آخری بار۔۔ہاں آخری بار تو نور سے ملا تھا۔۔۔

نور نہیں۔۔۔نمرا۔۔۔نمرا زین شاہ۔۔۔دروازے سے آنے والی آواز پر سالار نے اندر دلیل ہوتی ہستی کو دیکھا۔۔۔اس کو دیکھ کر سالار کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔۔

نور۔۔۔تم۔۔۔۔تم تو۔۔۔یہ کیسے۔۔۔نور مذاق ہے نہ۔۔۔تم تو محبت کرتی ہو مجھ سے پھر کیسے۔۔۔

سالار کو یقین نہیں آیا کیوں کے سامنے نور آرمی کے یونیفارم میں کھڑی تھی۔۔۔۔

محبت وہ بھی تم جیسے بے ضمیر انسان سے۔۔۔۔سوچنا بھی نہیں۔۔۔۔نمرا طیش میں آ کر بولی۔۔۔۔۔

مگر مجھے تو حامد نے کسی اور کی تصویر دکھائی تھی جو نمرا تھی وہ تم تو نہیں ہو۔۔۔۔

سالار کو ابھی بھی یقین نہ آیا۔۔۔۔۔

ضروری نہیں ہر بار کی دی گئی تمہیں معلومات ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔یہ آواز سن کر تو سالار کو آسمان سر پر گرتا محسوس ہوا۔۔۔سامنے حامد آرمی کے یونیفارم میں کھڑا اس کا دل دہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

حامد۔۔۔ایک۔بیقینی تھی اس کی آواز میں۔۔۔

حامد نہیں۔۔۔۔میجر حاشر ملک۔۔۔۔۔حاشر بولا۔۔۔۔

یار حاشر ایک تو تم نے اتنے گلوکوز کے انجیکشن لگائے ہیں کے حد کردی یار۔۔۔۔۔امل پیچھے سے صحیح سلامت نکل کر آئی۔۔۔۔

اوہ سسر جی سے ملو نا۔۔سفیان ملک آخری دھچکا تھے اس کے لیے۔۔۔

چلو مرنے سے پہلے اپنی بیوقوفی کے قصے تو سن لو۔۔۔کہ کر اذان اُسے اسی کے جال میں پھنسنے کا واقعہ سنانے لگا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Flash back scenes ❤❤❤❤

حامد میری سیٹ کنفرم کرواؤ پاکستان کی۔۔۔سکورپین کے حکم دینے کے بعد حامد وہاں سے چل پڑا۔۔۔۔

یس سر۔۔۔میجر حاشر ملک اسپیکنگ۔۔۔۔۔سر سالار پاکستان کی سیٹ کا کہہ رہا ہے۔۔۔۔انشاءاللہ جلد اُدھر ہوں گے۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

2. نمرا اور امل ایک ہی گاڑی میں آئیں۔۔۔جبکہ نمرا یعنی کے نور پیچھے ہی اتر

گئی۔۔۔اچھاسنوذراآڈرنے کی ایکٹنگ صحیح سے کرنا۔۔۔۔۔میری معصوم بھابھی۔۔۔۔امل کے کہنے پر نمرا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔۔ضرور۔۔۔۔

دودن پہلے۔۔۔

سب ٹیم اس وقت ہیڈکوارٹرز میں موجود تھی۔۔۔کرنل سفیان ملک اُن کے ہیڈ تھے۔۔۔

ہاں تو بھئی۔۔۔۔سب کو اپنے کریکٹرز سمجھ آ گئے۔۔۔۔سفیان ملک نے اُن سب کو پلان سمجھانے کے بعد کہا۔۔۔۔

پر سر۔۔۔۔مجھے غُصّہ جلدی آتا ہے۔۔۔میں نور کا کریکٹر نہیں صحیح سے کر پاؤں گی۔۔۔کیا کوئی اور۔۔۔ہاں نمرا کرلے۔۔۔یہ شکل سے ہی معصوم اور ڈرپوک لگتی ہے۔۔۔۔نمل نے کہا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔میں کہاں سے ڈرپوک اور معصوم لگتی ھوں۔۔۔میرا

مطلب ہے صرف ڈرپوک۔۔۔۔۔۔ نمرا اچانک بولی مگر از میر کی موجودگی کی وجہ سے اچانک گھبرا گئی۔۔۔۔

ہاں مگر پھر نمرا کیا کیا ہوگا کیوں کے سالار کو معلوم ہوا نمرا کی موجودگی کا بھی۔۔۔۔

سفیان ملک بولے۔۔۔۔۔

میں کرلوں گی۔۔۔۔ نمل بولی

ہاں صحیح ہے۔۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤ یہ تھا نمرا اور نمل سے نور اور نمی کا سفر❤❤❤❤❤

3. یونی ورسٹی میں داخل ہوتے ہوئے چہرے پر خوف رکھے نمرا۔۔۔ نور کی شکل میں۔۔۔۔ جیا یعنی کے کلاس کی بگڑی ہوئی امیر زادیاں۔۔ جن کو موقع بھی نمرا یعنی کے نور نے خود دیا تھا۔۔۔ سالار سے ٹکرانا محض اتفاق نہیں تھا۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤ اس سے ڈرنا۔۔۔ پھر امل کا بیچ میں آنا۔۔۔۔ یہ سب سوچ سمجھی پلاننگ تھی۔۔۔۔❤❤

4. جب سالار امل کی جگہ پر بیٹھا۔۔۔ امل نمرا یعنی کے نور اور نمل یعنی کے نمی سب کو پہلے ہے معلوم تھا یقیناً یہ سالار ضرور امل کے آگے پیچھے گھومے

گا۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

نمل کو امل اور ازی نمی ہی بولتے جس سے کے سالار کو لگا کے شاید یہ نمی نمرا ہے اور امل لوگوں نے بھی اس کا شک پکا ہونے دیا۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

5. سالار کا امل کو کینٹین میں پانا۔۔۔۔امل کا اُسے بیٹھنے کے لیے ہاں کہنا۔۔۔دور کھڑے ازی، نمل اور نمرا یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔امل کا نمرا (نور) کو آواز دینا بھی سالار کو نور کی طرف متوجہ کروانا تھا۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤

6. امل کا دوبارہ نمی اور ازی سے بات کرنا تاکہ سلار ایس سب کہ قصوروار نور کو سمجھے کیوں کہ نہ وہ بیچ میں آتی نہ امل کا دھیان بھٹکتا۔۔۔۔۔۔وہی ہوا سالار نور کے پیچھے لائبریری پہنچا۔۔۔۔۔اس کو دھمکایا اور نور صدا کی سالار سے خوف کھا گئی۔۔۔ ❤❤❤❤❤❤❤❤

7. آخری کلاس میں داخل ہونے سے پہلے وہ سب یہ بات جانتے تھے کہ سالار امل کی ہی سیٹ پر بیٹھا ہو گا۔۔۔وہی ہوا۔۔نمی نے تھوڑا غصہ ہونے کا ڈراما کیا۔۔۔سالار نمل کو نمرا یعنی کے امل کی کزن سمجھ رہا تھا۔۔۔❤❤❤❤❤

8. سلار کا امل کے سامنے نمبر بھڑھانے کے لیے سر سے لڑنا۔۔۔۔امل کو بے تکے

میسج کرتے وقت امل ساتھ ساتھ اپنے گروپ میں بھی کوڈوردنگ میں بات کررہی

تھی۔۔۔۔ ♥♥♥♥♥♥♥♥

9.سالار نے کینٹین کے ملک کو دھمکایا جو کہ امل نے اس کا پیچھا کر کے سنا۔۔۔سالار

کی بات ماننے پر وہ راضی ہو گیا۔۔۔امل نے جلدی سے اذان اور نمل کو بتایا پر نمل

کسی اور ضروری کام سے یونی ورسٹی سے باہر گئی تھی۔۔۔ نمرا اُن کے پاس آرہی تھی

جب راستے میں سالار اُسے ملا۔۔۔ نمرا کو اچانک کوفت ہوئی مگر اُسے اپنی ایکٹنگ پر

بھی فخر ہوا کے سالار خود اس سے بات کرنے کے مواقع ڈھونڈ رہا

ہے۔۔۔۔ ♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

10.سالار کا دماغ ہر طرف مصروف رکھنے کے لیے ازمیر خان نے پہلے سالار کی کمپنی

کو ڈیل کی پیشکش کی۔۔۔۔پھر اس کی ڈیل کو ریجیکٹ کیا۔۔۔۔۔تاکہ وہ اِدھر بھی

مصروف رہے۔۔۔ مگر اس کی بد قسمتی ہوئی کہ یہ اس کی موت کی وجہ

بنا۔۔۔۔ ♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

11.اذان نے امل کو فون کیا کہ وہ لوگ آج رات ریڈ کرنے والے ہیں تو اس لیے وہ

اپنا فون بند رکھے تاکہ امل سے سالار کا کوئی کانٹیکٹ نے ہو۔۔۔۔۔۔ حامد یعنی کہ حاشر

ملک نے پہلے ہی فون کر کے جگہ کا بتا دیا تھا۔۔۔اور نکلنے سے پہلے میسیج کر دیا تھا۔۔۔اُن کے جانے کے بعد وہ لوگ اپنی ٹیم سمیت وہاں پہنچے۔۔۔زیادہ بندے نہ لے کر جانے کا بھی فیصلہ حامد کا ہی تھا۔۔۔آسانی سے اذان لوگوں نے بچوں کو بچا لیا کیوں کے یہ بچے سالار نے مختلف شہروں سے اغواء کروائے تھے۔۔۔

12.امل لوگوں نے اگلے دن جان کر ایسی سیٹنگ کی کہ کلاس میں نور کے علاوہ کوئی جگہ ہی نہیں بچی۔۔۔نور بھی جن کر ایسی حرکتیں کرتی کے اس کی معصومیت کی طرف سالار خود ہی متوجہ ہوتا۔۔۔اصل میں سالار کا اپنا پلان ہی اس پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔۔مگر وہ تو جیت (بقول اس کے) کی خوشی میں بس بیٹھا جھوم رہا تھا۔۔۔۔سر احتشام کی کلاس سے نکلنا بھی اُن کی ملی بھگت تھی مگر اُن کو یہ معلوم نہیں تھا کے سالار سر کا یہ حشر کروائے گا۔۔۔۔بیچارے سر۔۔۔خامخواہ میں پٹ گئے۔۔۔

13۔نمرا جان کر اس دن زیادہ تیار ہوئی اور پلان کے مطابق سالار کو نمرا یعنی کے نور سے بقول سالار کے محبت ہو گئی۔۔۔اس دن جان کر وہ بس کے لیے کھڑی ہوئی تا کہ

سالار اُسے چھوڑنے جائے۔۔۔وہی ہوا اور سالار نے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔نور نے اپنے باپ کا بتایا۔۔۔باپ کا بتاتے ہوئے نور کی آنکھوں میں سچ کے آنسوں آئے کیوں کے اس کو اپنے بابا یاد آ گئے تھے۔۔۔وہاں پہنچ کر سالار نے نور کے باپ سے ملنے کا کہا تو نور اُسے لے کر گئی اور وہاں سفیان ملک پہلے سے موجود تھے جو کے نور کے باپ کا گیٹ اپ لیے ہوئے تھے۔۔۔جس کو دیکھ کر سالار کو اطمینان ہوا۔۔❤❤❤❤❤

سالار نے نور سے منگنی کی اور اس دن ان کی ٹیم نے یعنی کے ازی، امل، نمرا اور نمل نے خوب پارٹی کی۔۔۔۔۔بھئی اتنی بڑی کامیابی تھی۔۔۔۔۔۔❤❤❤❤❤

سالار نے نور کے گھر کے باہر اپنے دو خاص بندے چھوڑ رکھے تھے جو کے سالار کو نور کے آنے جانے، ملنے ملانے کی رپورٹ دیتے۔۔۔۔۔نور کا گھر باہر سے خستہ حال تھا مگر حقیقت میں اس کے چھت سے ہو کر ایک پیچھے کا دروازہ تھا جس سے نور باسانی باہر نکل جاتی۔۔۔۔کام نپٹا کر صبح کے وقت اُسے دروازے سے آ کر یونی ورسٹی کے لئے نکل جاتی۔۔۔۔❤❤❤❤❤سالار کی امل سے منگنی اور اس کے اگلے دن ازمیر خان کا قتل۔۔۔ازمیر خان پر حملے کی اطلاع حاشر کو دیر سے ملی نہیں تو وہ اُسے بھی بچا

لیتے۔۔۔۔❤

امل نے ازمیر خان کی موت پر مشکل سے خود پر قابو کیا۔۔۔۔نمرا جب سالار کے سامنے گئی تو اس کا دل بہت اُداس تھا۔۔۔۔نمرا یعنی کے نور کو رونا سالار کے غُصّہ کرنے پر نہیں آیا بلکہ اس کے سامنے اس کے شوہر کا قاتل کھڑا تھا۔۔۔اس سے یہ نہیں برداشت ہوا۔۔۔اور سالار اس کو اپنا روب سمجھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

14.سالار نے اذان اور نمی سے بھی اس کی دوستی ختم کروانا چاہی تاکہ مشکل کے وقت اس کا کوئی بھی دوست اس کی مدد کو موجود نہ ہو۔۔۔اذان نے بھی جان کر امل سے ناراض ہونے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

15.سالار نے امل کو ملنے کا کہا۔۔۔۔امل جانتی تھی سالار کا اگلا پلان۔۔۔۔حاشر سب پہلے ہی سیٹ کر چکا تھا۔۔۔۔سالار جب امل کے گھر پہنچا تو اذان اور سفیان ملک پہلے سے موجود تھے۔۔۔وہ وہاں چھپے تھے تاکہ اگر سالار امل کو جانی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ امل کا دفاع کر سکیں۔۔۔۔۔امل نے پہلے ہی دو تین نیند کی گولیاں کھانے کے بعد کھا لیں تھیں تاکہ بیہوش ہونے کی ایکٹنگ اچھے سے کر

سکے۔۔۔سالار نے امل کو تھپڑ مارا جب اذان ساتھ والے کمرے سے نکلنے لگا۔۔۔جب سفیان ملک نے اُسے روکا۔۔۔حاشر اندر آیا تو سالار نے اُسے امل کو انجیکشن لگانے کا کہا تو حامد یعنی کہ حاشر نے اُسے سالار کو دیکھنے کے لیے گلوکوز کا انجیکشن لگایا۔۔۔امل کی آنکھیں آگے نیند سے بند ہو رہی تھیں۔۔۔آنکھیں بند کرتے ہی اس کو ایکٹنگ کرنے میں آسانی ہوئی۔۔۔۔حاشر اُسے لے کر چلا گیا❤❤❤❤❤

19.سالار نے امل کو اپنی طرف سے اغواء کروایا اور اگلے دن جب نمی نے پوچھا تو شہر سے باہر رشتے دار کا کہہ کر ٹال دیا مگر جب نمی پریشان شکل کے کر وہاں سے گئی تو سالار کو تجسس ہوا اور وہ اٹھ کر اس کے پیچھے گیا۔۔۔نمل اذان کو بتانے جا رہی تھی کے سالار نے اس سے کیا کہا مگر نور نے سالار کے اٹھ کے جاتے ہی اپنے کان میں لگے بلیو ٹوتھ کے ذریعے اذان اور نمل کو خبر دار کیا اور سالار کے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے کہ امل کا کوئی دوست نہیں رہا اس نہیں نمی سے امل کے متعلق دوستی توڑنے کی بات کی جیسے سن کر سالار مطمئین ہی کر وہاں سے چل پڑا۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حاشر کے آرمی میں ہونے کے بارے میں سالار کے خاص بندے نواز کو پتہ چل گیا مگر حاشر نے اس کی زبان کاٹ کر اس کو باندھ دیا اور سالار کے ہی ہاتھوں اس کو قتل کروایا۔۔۔بچوں کے اغواء کا کیس بھی یہی لیڈ کر رہا تھا۔۔۔اس کا انجام بھی برا ہوا۔۔۔ ❤❤❤❤❤❤❤

سالار جب امل کے پاس گیا تو نمل اور نمرا نے پہلے سے اس کہ ایسا میکپ کیا کہ لگا اُسے کافی دنوں سے نشہ آور انجیکشن دیے گئے ہیں۔اور امل نے بھی بیہوش ہونے کی ایکٹنگ کی اور سلار نے یہ بھی سچ سمجھا۔۔۔❤❤❤

اگلے دن سالار نے اپنی برتھڈے پارٹی رکھی جس میں نور نے اُسے گھڑی دی۔۔۔اس گھڑی میں ٹریسر چپ لگی تھی۔۔اس چپ کے ذریعے اس کو کہیں بھی پکڑا جا سکتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سالار جب ہوٹل گیا تو نور وہاں آئی اور جب سالار آرڈر دے رہا تھا تو نور نے فائل چینج کر لی۔۔۔سالار کے وہاں سے بھاگنے کے بعد حاشر نے اُسے ٹریس کیا۔۔۔۔۔۔۔آخر کار وہ پکڑا گیا۔۔۔

تم سب دغا باز۔۔۔دھوکہ دیتے رہے مجھے۔۔۔کیا لگتا ہے تم لوگوں سے ہار جاؤں گا۔۔۔نہیں سکورپین کسی سے نہیں ہارتا۔۔۔میں نہیں ہاروں گا۔۔۔

یہ کہہ کر سالار نے اپنی قمیض میں ایک بٹن میں موجود ہیرا نکال کر منہ میں رکھ لیا۔۔ نجانے وہ ہیرا کیسے رہا گیا حالانکہ پوری جانچ پڑتال کے بعد اُسے بند کیا گیا تھا مگر شاید بٹن میں موجودگی کے باعث نہ نکلا جا سکا ہو۔۔۔

آخری بات جو سانسوں کی ڈور کھینچنے سے پہلے اس نے سنی وہ اذان کی آواز تھی۔۔۔۔

تم نے ساری زندگی خود کو اور دوسروں کو دھوکا دیا مگر آخری سفر پر بھی تم خود کو دغا دے گئے۔۔۔

سالار جا چکا تھا۔۔ان سب سے ہمیشہ کے لیے بہت دور۔۔۔کبھی نہ واپس آنے کے لیے۔۔۔اب بس اُنکی زندگی میں سکون تھا۔۔۔۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔۔

چڑیل جلدی کر بھی لو۔۔۔اذان جلدی میں تیار ہوتا امل سے بولا۔۔۔۔

کریلے میرا زیادہ دماغ خراب کیا نہ تو۔۔۔امل بھی غصے میں بولی۔۔۔۔

یار کتنا وقت لگتی ہو تم تیار ہونے میں۔۔۔بس بھی کرو۔۔۔لگتی تو تم پھر بھی چڑیل ہی ہو۔۔۔

اذان تنگ آکر بولا۔۔۔

یہ تم کیا بندر کی طرح ناچ رہے ہو۔۔۔جاؤ جانا ہے تو۔۔۔دماغ نہ خراب کرو میرا۔۔۔امل بھی ٹاپ کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖بیٹا مما بابا کہاں ہیں آپ کے۔۔۔۔۔حاشر جس کی آج شادی تھی امل اور اذان کو دیکھنے آیا تو اُن کے چار سالہ بیٹے ہادی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ انتل۔۔۔چلیل اول کلیلہ آپس میں فائٹ کل لہے ہیں۔۔۔(وہ انکل چڑیل اور

کریلا آپس میں فائٹ کر رہے ہیں)۔۔۔۔۔ہادی اپنی سمجھ کے مطابق بولا۔۔۔۔۔

یار بچہ کیا سیکھ رہا ہے۔۔۔ابھی پوچھتا ہمیں ان دونوں کو۔۔۔کہ کر حاشر اوپر چل پڑا۔۔۔۔

♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥

پانچ سال پہلے امل اور اذان کی شادی ہو چکی تھی اُن کا ایک چار سال کا بیٹا تھا ہادی۔۔۔حاشر کے لیے نمرا کو مانگا تھا جس کو نمرا نے پانچ سال بعد مسلسل منانے کے بعد ہاں کی تھی۔۔۔۔آج اُن کی شادی تھی۔۔۔

♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥❖♥

نکاح کے بعد نمرا کو سٹیج پر حاشر کے ساتھ بٹھایا گیا۔۔۔

نمرا آپ خوش تو ہیں نہ۔۔۔حاشر نے سٹیج اپر بیٹھے نمرا سے سوال کیا۔۔۔

جی۔۔۔اتنا جواب ہی دیا گیا نمرا سے۔۔۔سالوں پہلے اسی طرح ازمیر خان نے بھی نمرا سے پوچھ تھا جس کہ جواب آج نمرا کو یاد آگیا۔۔۔

ایک آنسوں خاموشی سے طور کر نمرا کی آنکھ سے نکل کر گال پر بہہ گیا۔۔۔۔

ارے اُدھر کہاں دیکھ رہے ہو یہاں دیکھو فیملی پک لینی ہے۔۔۔امل کے کہنے پر سب نے سامنے کیمرے کی طرف دیکھا۔۔۔

کلک۔۔۔۔ایک خوبصورت خوشیوں سے بھرپور فیملی پک۔۔۔۔۔۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین